بسم اللہ الرحمن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

شہنشاہ قدس

المعروف بہ

فیوضاتِ حسنیہ

ترتیب و تالیف

صاحبزادہ محمد اقبال احمد باروی

ناشر

مکتبہ حامدیہ بارویہ

جامعہ نعمانیہ رضویہ چشتیہ

لیہ ضلع مظفر گڑھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

شہباز قدس

المعروف بہ

فیوضات حسینیہ

ترتیب و تالیف

صاحبزادہ محمد اقبال احمد باروی

ناشر

مکتبہ حامدیہ بارویہ

جامعہ نعمانیہ رضویہ جتوئی

لیہ ضلع مظفر گڑھ

نام کتاب ——— شہبازِ قدس المعروف بہ فیوضاتِ حسنیہ

تالیف ——— صاحبزادہ محمد اقبال باروی

کتابت ——— ابنِ کلیم خطاط ہفت قلم - ایم یوسف جاوید

طابع ——— باہتمام کلیم آرٹ پریس حسن پروانہ روڈ ملتان

ناشر ——— مکتبہ حامدیہ بارقریہ لیہ ضلع مظفر گڑھ

تعداد ——— ایک ہزار۔

سالِ اشاعت ——— ۱۱ جمادی الاول ۱۴۰۱ھ ۱۹۸۱ء

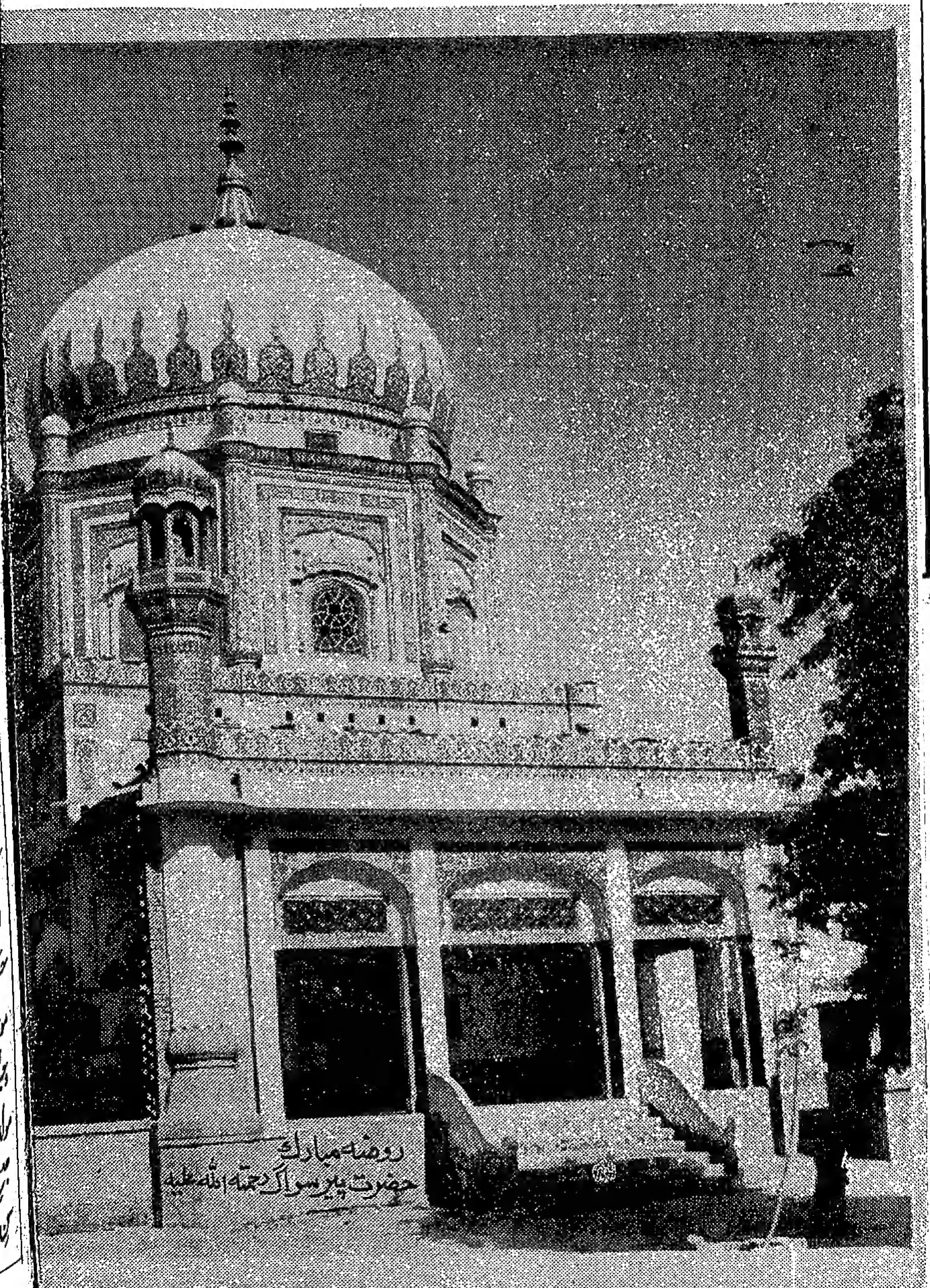
قیمت ——— پرنٹنگ پیپر سفید مجلد ۲۰/- روپے
اعلیٰ آفسٹ پیپر ولائتی مجلد ۲۵/- روپے

انتساب

بطلِ جلیل
حضرت صوفی حامد علی مرحوم
کے نام

کبھی آرزو تھی مجھے زندگی کی
ترے بعد جینا مگر بے مزہ ہے

محتاج توجہ:
محمد اقبال احمد باروی



روضہ مبارک
حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ علیہ

فہرست مضامین



افتتاحِ سخن

قرآن حکیم کا ایک عجیب اندازِ تبلیغ ہے جہاں، جس جگہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا تذکرہ فرمایا وہاں ان نفوسِ قدسیہ کا ذکر بھی ضرور ہوا جو احکامات ربانی کے زندہ جاوید مرقع تھے عقلیات کے اس دور میں عریانی و فحاشی کی گرم بازاری، عیش و عشرت کی گھما گھمی، کلبوں اور نائٹ گھروں کے رت جگے قلب سلیم کے مالک نوجوانوں کو حیران و ششدر کر دیتے ہیں کہ تاریک دور میں بایزید کی عفت، حسن بصری رح کا زہد، علی ہجویری رح کی انابت، مجدد الف ثانی رح کا جذبۂ پیروی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بگڑی ہوئی انسانیت میں کیسے جاری و ساری کیا جا سکتا ہے ——— ؟

صحیح فکر و نظر رکھنے والے نوجوان کو قعر منکرات میں جانے سے روکنے اور اسے جادۂ مستقیم پر گامزن رکھنے کے لئے ایسی برگزیدہ شخصیتوں کا تعارف ضروری ہو جاتا ہے، جنہوں نے حال کے اندھیروں میں شمع محمدی کو جلایا اور اپنی خوب سے خوب تر سیرتوں کے ذریعے ہر سو گھٹا ٹوپ اندھیروں کو اجالوں میں تبدیل کیا اور یہی ▪ لوگ ہیں جو معاشرتی، اخلاقی کج روی کے دور میں بھی خلق عظیم کا روشن مینار ثابت ہوتے رہے۔

ہم نے اس تذکرہ میں ایسے مرد قلندر کو زیب سخن بنایا ہے جسے گزرے ہوئے ابھی تھوڑا سا عرصہ ہوا ہے اس نے اپنے وقت میں زمانے کے ہر چیلنج کو قبول کیا اور ہر برائی کے سامنے سدِ سکندری بن گئے آذروں کو للکارا، ساحرانِ فرنگ کے طلسم ہوشربا کو توڑا۔ ہندو مسلم بھائی بھائی کا پرچار کرنے والوں کے مکر و فریب کو تار تار کر دیا۔ ارض ہند و پاک کے سب سے ستم رسیدہ شودر کو لا الٰہ الا اللہ کے زرنگار پردے میں جلوۂ حسن یار سے نوازا۔ دنیا شاہد ہے جس ہندو پر نظر ڈالی اسے زنار اتارتے ہی بنی اور اس کے دل کے تار اللہ ہو کی تان پر بج اٹھے۔ ایک دن کا ذکر زیب داستاں ہے ڈاکٹر شیخ محمد اکرم ایم۔ ڈی لٹ کی کتاب "رود کوثر" زیر مطالعہ تھی مصنف مذکور نے کتاب مذکور

میں اپنے مخصوص ذہنی و مذہبی رجحان کے زیرِ اثر پاک و ہند کی مذہبی فکری اور علمی تاریخ پر قلم آرائی کی ہے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقا کار کے افکار و نظریات پر تبصرہ کرتے ہوئے صوبہ پنجاب میں مجددی سلسلہ کے امام حضرت دوست محمد قندھاری اور ان کے خلفاء حضرت محمد عثمان اور حضرت خواجہ سراج الدین رحمہما اللہ تعالیٰ کی تحریک اشاعت سلسلہ مجددیہ پر سیر حاصل بحث کی ہے مصنف نے اس سلسلہ کی بعض خانقاہوں کا ذکر کیا ہے لیکن خانقاہ سراجیہ حسن آباد (کرونڈی) کا قصہ شروع سے اٹھایا ہی نہیں۔ یہ بات ہماری سمجھ سے بالا تر ہے کہ آیا مصنف کو خانقاہ سراجیہ حسن آباد کا علم ہی نہیں تھا یا اگر علم تھا تو صرف سوچ کا ایک دھارا ان کی نگاہوں میں رچا ہوا تھا اس لئے دانستہ طور پر حضرت خواجہ محمد عثمان صاحب کے ایک ایسے جید خلیفہ کے ذکر جلیل سے پہلو تہی کر گئے، جس نے ہزاروں ہندوؤں کو حلقہ بگوش اسلام کیا خانقاہ سراجیہ حسن آباد برصغیر ہند و پاک کے لئے آب و گیاہ تھل میں روشنی کا ایک مینار تھی اس کی روشن کرنوں کی بدولت آج ریگ زار کا پورا علاقہ بقعۂ نور بنا ہوا ہے۔

حضرت خواجہ غلام حسن سواگ قدس سرہٗ پر لکھے گئے تذکرے جن میں رطب و یابس کے انبار لگے ہوئے ہیں زبان اتنی فرسودہ ہے قاری کا ذہن ورق گردانی سے روگردانی کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت خواجہؒ کے موجودہ سجادہ نشین خواجہ محمد حسن صاحب اور ان کے علم دوست بھائیوں کی دلی خواہش تھی کہ آپ کے تذکرے کو از سر نو مرتب کیا جائے ـــــــ فرمان کی تعمیل سے سرتابی ناممکن تھی اور آج یہ کتاب ادب جدید کی چاشنی سے آشنا دیدہ زیب اور کتابت کی پوری رعنائیوں کے ساتھ آپ کے دستِ مبارک پر بوسہ زن ہے۔

راقم الحروف ان تمام احباب کا سپاس گزار ہے جنہوں نے اس کے منظر شہود میں آنے تک قیامت کا سا انتظار کیا اور وہ احباب بھی قابل صد شکریہ ہیں جو اس پیش کش کو منظر عام پر لانے کا سبب بنے۔ بالخصوص صاحبزادہ احمد حسن صاحب ابن حضرت غلام محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (محرک)، استاذ العلماء حضرت شیخ الحدیث محمد شریف صاحب (صاحب تقدیم) جناب مولانا سعید احمد صاحب شہید (مصحح) محمد امان اللہ صاحب کاظم، عزیزم محمد جاوید اکبر (معاونین) اور جناب حافظ اقبال احسن ابن کلیم (کاتب) سرِفہرست ہیں۔

آخر میں ایک بات اور

یہ تذکرہ لکھتے وقت مجھ سے بعض خامیاں اور کوتاہیاں بھی سرزد ہوئی ہوں گی۔ اور اصولی بات ہے کہ مجھے ان کا اعتراف کرنا چاہیئے لیکن میں ان کا اعتراف نہیں کروں گا اس لئے کہ دنیا کا وہ کون سا انسان ہے (ماسوائے انبیاءؑ) جو غلطی ہائے مضامین سے بری الذّمہ ہے۔ تاہم جب میں صاحبانِ نقد ونظر کی طرف دیکھتا ہوں تو بقول خلیق نظامی حضرت شیخ بدر الدین اسحاقؒ کے وہ اشعار زبانِ قلم پر تھرانے لگ جاتے ہیں جو انہوں نے "تعریف بدری" کے خاتمہ پر لکھے تھے

اِنّی بَسَطّتُ یدی الیکَ اِلٰھی : وَلیسیل سیل الّاثم من ماقی
کارحم بکائی واعف عما قد حویٰ : من غفلۃٍ فی ھذہٖ الاوراقِ

صاحبزادہ محمد اقبال احمد باروی

جامعہ نعمانیہ رضویہ چوبارہ
لیہ ضلع مظفر گڑھ

۴ ربیع الاول سنہ ۱۴۰۱ھ ہجری

تقدیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم. وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

نبوّت، حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکی ہے مگر فیضانِ نبوت، ولایت کی صورت میں قیامت تک جاری رہے گا. حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے بعض اولیاء تشریعی اور بعض تکوینی ہیں. تشریعی وہ اولیائے کرام ہیں، جنہیں حضورؐ کی خاص اطاعت و پیروی سے مقامِ محبوبیت و مقبولیت حاصل ہوتا ہے۔ اور جس مقام پر چالیس متقی مسلمان جمع ہوں، وہاں ایک نہ ایک تشریعی ولی ضرور ہوتا ہے۔ تکوینی اولیاء وہ ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے اختیارات و تصرفات عطا ہوتے ہیں۔ اور انکی ایک خاص تعداد مقرر ہوتی ہے. طریقت کے مختلف سلسلے ہیں. مثلاً قادری, نقشبندی, چشتی, سہروردی وغیرہ۔ ان تمام سلاسلِ طریقت کا مبدا، و منتہیٰ اور مطلوب و مقصود ذاتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

اولیائے کرام کا وجود اسلام اور مذہبِ حق اہلِ سنت وجماعت کی صداقت کی دلیل ہے. تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ اولیائے کرام نے ہر دور اور ہر زمانے میں امتِ مسلمہ کی صحیح سمت کی طرف رہنمائی کی. اللہ کی رحمتیں اور بارگاہِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات انہیں کے توسل سے نازل ہوتی ہیں. حدیث شریف میں ہے. بارشیں انہیں کی برکت سے نازل ہوتی ہیں، اور دشمنوں پر فتح بھی انہیں کے توسل سے حاصل ہوتی ہیں. حتیٰ کہ رزق بھی انہیں کے وسیلے سے دیا جاتا ہے۔

اولیائے کرام کی مجالس اصلاحِ احوال کا بہترین ذریعہ ہیں۔ اور اشاعتِ اسلام انہیں کے وجود کی مرہونِ منت ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں انہیں نفوسِ قدسیہ نے اشاعتِ اسلام اور خدمتِ دین میں جو کردار ادا کیا ہے اسے فراموش نہیں کیا جا سکتا —— ان بزرگوں نے تبلیغ کے مقدس فریضے کو جس حسن و خوبی سے انجام دیا اس سے لاکھوں گمراہ، راہِ ہدایت پر گامزن ہو گئے اور بعض نے تو مشرف بہ اسلام ہو کر سلوک و طریقت کی بھی اعلیٰ منازل طے کیں

امامِ ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ کی حیثیت ایک عظیم مجدد ہونے کے ناطے ایک ایسے چشمہ نور کی سی ہے جس سے کوئی جس قدر نور حاصل کرے اور جب تک کرے، اس کے انوار میں اضافہ ہی ہوتا چلا جائے گا۔ جب کہ علم کی کمی اور سنت متروک ہو جاتی ہے۔ اس کے مقابلہ میں جہل و شرک عروج کو پہنچ رہے ہوتے ہیں تو اس وقت اللہ تعالیٰ دین کی تجدید کرنے والے پیدا کرتا ہے جو اپنی مساعی کو بروئے کار لا کر سنت و بدعت میں امتیاز قائم کرتے ہیں۔ اور علم صحیح کی خوب نشر و اشاعت کرتے ہیں۔ تجدید و احیائے دین کا فریضہ ہر مجدد پر لازم ہوتا ہے۔
حضرت مجدد الف ثانیؒ کے سلسلہ طریقت سے وابستہ افراد نے نہ صرف خود سلوک و طریقت کی اعلیٰ منازل طے کیں بلکہ لاکھوں انسانوں کو علم شریعت و طریقت سے فیضیاب کیا۔ قدوۃ السالکین حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بھی انہیں بزرگانِ دین میں ہوتا ہے۔

احیاءِ دین کا عظیم الشان کام اس وقت مشکل اور دشوار ہے جب تک کتابِ الٰہی کے علاوہ حدیث و سنتِ مطہرہ پر بھی پورا عبور حاصل نہ ہو۔ حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ انہیں بزرگانِ دین میں سے ہیں جنہوں نے اپنے علم و تقویٰ اور عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زور سے اسلام کی وہ بے مثال خدمات انجام دیں کہ اسکی مثال خال خال ہی ملتی ہے۔

حضرت خواجہ صاحب علیہ رحمۃ سلسلۂ نقشبندیہ میں صاحبِ اجازت بزرگ ہیں۔ آپ نے تمام عمر متوکلانہ بسر کی۔ اور ذکر و اذکار میں مصروف رہے۔ حضرت خواجہ صاحب اپنے شیخِ طریقت کے سچے عاشق اور محبِ صادق تھے اور انکی ایک ایک ادا کو اپنے اندر جذب کر لیا تھا۔ ان کی محبت سے آخر دم تک سرشار رہے اور کسی نہ کسی مناسبت سے ان کا ذکرِ خیر فرماتے رہتے تھے۔ ان کے ذکرِ خیر کے وقت ایسا محسوس ہوتا تھا کہ گویا ہر بُنِ مو سے اظہارِ تشکر و امتنان اور ہر لفظ و حرف سے محبت و عقیدت کا چشمہ ابل رہا ہے۔ حضرت خواجہ صاحب کے اوصاف اتنے بے شمار ہیں کہ جن کو احاطۂ تحریر میں

لانا مشکل ہے اپنے ظاہری محاسن و اصاف اور باطنی خصائل و اوصاف کے لحاظ سے وہ قدرت کا ایک بہترین نمونہ تھے۔

شیخ طریقت حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رح کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ آپ ملاحدہ و زنادقہ اور بدعقیدہ کیلئے تیغ بے نیام اور سیف المسلول تھے۔ آپ کے دستِ حق پرست پر سینکڑوں غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا اور بعض نے تو سلوک کے مقامات طے کر کے آپ سے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ صاحبِ کرامت بزرگ تھے۔ غلط بات ہرگز برداشت نہ کرتے تھے۔ دنیا داروں کے سامنے نہایت خوددار و غیور تھے۔ حق کے معاملے میں کسی قسم کی نرمی یا سہل انگاری اور مصلحت بینی کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ مداہنت سے طبعاً نفرت تھی۔ علماء، صلحاء اور صوفیاء کے ساتھ نہایت تواضع اور انکساری سے پیش آتے تھے اور ان کا نہایت ادب کرتے تھے۔ اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسے بزرگانِ دین کے حالات اور دینی، ملی، مذہبی اور روحانی کارناموں سے عوام الناس کو روشناس کرایا جائے فاضل اجل محمد اقبال بار(ی) صاحب نے یہ سوانح حیات لکھ کر بہت بڑی ضرورت کو پورا کیا ہے۔ انہوں نے یہ کتاب نہایت سلیس اور سادہ زبان میں تحریر کی ہے تاکہ ہر خاص و عوام اس سے استفادہ کر سکے۔ ان کی اس قابلِ قدر تصنیف سے حضرت خواجہ صاحب رح کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں سے متعارف ہونے میں خاصی مدد ملے گی۔ خداوند کریم ان کی اس نیک کاوش کو قبول فرمائے، اور ہم سب کو ان نفوسِ قدسیہ کی روشن تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

ع ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد،

فقیر محمد شریف غفرلہ

خادم الحدیث جامعہ رضویہ مظہر العلوم ملتان



بطور ایک تحریک



ترجمہ: آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے والے دنیا اور آخرت میں تو ہی میرا سرپرست اور دوست ہے،
مجھے مسلمان کی حالت میں وفات دینا اور نیکوں کے زمرہ میں شامل کرنا۔ آمین،

تصوّف بطورِ ایک تحریک!

خالقِ کائنات ایک عظیم کائنات کا مالک ہے۔ یہ کائنات ہزاروں دنیاؤں کا حسین مجموعہ ہے اور ہر دنیا میں ہزاروں اقوام کا بسیرا ہے۔ اقوامِ عالم کے ہر فرد میں ایک روح موجود ہے۔ اس روح کا ایک ذاتی تقاضا یا ایک ذاتی آرزو ہے۔ اس آرزو کی تکمیل اور اتمام کا نام تصوف ہے۔ اس آرزو کا انسان کی خارجی زندگی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ انسان کی باطنی زندگی میں رجحانِ طبع کی صورت میں پیدا ہوتا ہے۔

دنیا میں صوفیانہ ادب اہلِ تصوف کے اقوال کا بنظرِ عمیق مطالعہ کیا جائے تو یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ تصوف کی ماہیت فقط اتنی ہے کہ الخیر، الجمال، الشعور یا اللہ کو اپنا محبوب قرار دیا جائے اور پھر من کی دنیا میں اسے ہی ملنے کا اشتیاق پیدا کیا جائے۔ دل و نگاہ میں فقط اسی کا ٹھکانہ ہو، انسان کی سوچ، عقل اور عرفان و گیان، میں فقط وحدت الوجود یا وحدت الشہود خالق کا ڈیرا ہو۔

خودی ہوئی ہے زمان و مکان کی زناری
نہ ہے زمان نہ مکان لا الٰہ الا اللہ

ہر مذہب، ہر قوم، ہر ملک اور ہر دَور کے تصوّف کا طریق کار ایک ہی رہا ہے۔ ماہِ تصوّف میں یکسانیت اور وحدانیت کار فرما ہے یعنی عشقِ خدا، کائنات سے محبت اور الشعور گیتی کا ہمہ تن تصور یہی مقصودِ تخلیقِ کائنات اور اساسِ تصوف ہے۔ فلوطین، فرفریوس، شنکر، ولبھ اچاریہ، منصور حلاج، شیخ اکبر، مرشد رومی، خواجہ عطار، عارف جامی، شاہ عبداللطیف بھٹائی، بہاؤ الدین شاہ نقشبند، مجدد الف ثانی، سید اجمیری، سید علی ہجویری، سلطان باہو، شاہ سلیمان تونسوی اور خواجہ غلام حسن سواگ سب نے ایک ہی ذات کو محبوبِ حقیقی بنایا اور ہر آن ہر لحظہ عشقِ حقیقی کا نغمہ سنایا۔

مرشدِ رومی نے فرمایا۔

آدمی دید است باقی پوست است
دید آں باشد کہ دید دوست است!

یہاں یہ اعتراض کیا جا سکتا ہے کہ مذہب و شریعت بھی تو محبتِ خدا و ند قدوس کا دوسرا نام ہے۔

اس صورت میں ایک گروہ اطاعت شریعت کو ہی کافی سمجھتا تھا اور عقلی استدلال کی بھول بھلیوں میں بھٹک کر صرف جنت الفردوس کو مقصود حقیقی تصور کر لیا۔ لیکن اس کے برعکس دوسرے لوگ جو تنگنائے عشق و محبت میں در آئے انہوں نے اطاعت کی معیت میں تسلیم و رضا، عشق و مستی کی آدشنی میں جنت الفردوس کی بجائے دیدار الٰہی کو ہی منزل سمجھا۔ بقول قلندر لاہوری ؎

گفت دین عامیاں ؛ گفتم شنید
گفت دین عارفاں ؛ گفتم کہ دید

اس گروہ ثانی کا نام صوفی ہے۔ کیونکہ تصوف عشق کا دوسرا نام ہے یا یہ ایک دوسرے کے مترادف الفاظ ہیں۔

وجہ تسمیہ صوفی کیا ہے؟ اس کے مادہ اشتقاق کے بارے میں صوفیاء و علماء اسلام کا اختلاف ہے۔ بقول حضرت شیخ علی ہجویری ؒ

مردماں اندر تحقیق ایں اسم بسیار سخن گفتہ اند (کشف المحجوب ص ۳۴)	لوگوں نے اس اسم کے بارے میں بہت سے اقوال نقل کئے ہیں۔

عام طور پر صفا، اہل صفا، صف، صوفہ، صوفانہ اور صوف کے مادہ کو صوفی کا مادہ اشتقاق کہا گیا ہے۔ لیکن بقول حضرت داتا گنج بخش کسی نے بھی مقتضائے لغت کو ملحوظ نہیں رکھا۔ ابوریحان البیرونی نے تو صوفی کا مادہ اشتقاق ایک یونانی لفظ السوفیۃ لکھ کر تصوف کو یونانی فلسفہ سے ملا دیا ہے۔ درحقیقت جمہور صوفیہ نے لفظ صوفی کو صوف سے مشتق قرار دیا ہے۔ شیخ ابو نصر سراج کتاب اللمع میں فرماتے ہیں۔

ا۔ صوفیۃ نسبوا الی ظاهر اللبسۃ لان لبسۃ الصوف دأب الانبیاء وشعار الاولیاء والاصفیاء (کتاب اللمع)	صوفیہ اپنے ظاہری لباس کی وجہ سے صوفی کہلائے یہ اس لئے کہ اون کے کپڑے پہننا انبیاء، اولیاء، برگزیدہ ہستیوں کا نشان خاص ہے۔

پروفیسر براؤن (E. Brown) نے اپنی تصنیف (Literary History of persia) میں بھی صوفی کے اسی مادہ اشتقاق کی

تائید کی ہے۔

اوّلین صوفی عارف جامی نے نفحات الانس میں شیخ ابو ہاشم کوفی المتوفی سنہ ۱۵۰ھ کو سب سے پہلا صوفی قرار دیا ہے۔

تصوّف کے ماخذ

تصوف کس سے ماخوذ ہے اور اس کے منابع کیا ہیں؟ یہ ایک ایسی طویل بحث ہے جس کے بارے میں علمائے اسلام و مستشرقین نے مختلف آرا کا اظہار کیا ہے۔ بعض نے اسے فلسفہ یونان کا ایک حصّہ بتایا اور بعض لوگوں کے نزدیک تصوف فلسفہ ویدانت سے ماخوذ ہے۔

درحقیقت یہ اختلاف ان لوگوں کی ذہنی پیداوار ہے جنہوں نے اسلام میں صوفی ازم کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا اور لوگوں کو متنفر کرنے کی خاطر اس کے منابع غیر اسلامی تصوف میں تلاش کرنے شروع کر دیئے۔ حالانکہ اسلامی تصوّف کی تحریک خالصتاً ایک دینی تحریک تھی اور اس چشمہ کے سوتے قرآن و حدیث کے سوا اور کوئی نہ تھے۔ چنانچہ ڈاکٹر تارا چند کہتے ہیں۔

> تصوّف کا اصل ماخذ قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی ہے ——— "ہندی ثقافت پر اسلام کا اثر"

اسی طرح پروفیسر گب رقمطراز ہیں۔

> پروفیسر میسی نیون نے اسلامی تصوّف کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد یہ رائے ظاہر کی ہے کہ مسلمانوں میں تصوف کی تحریک اس زہد و اتقا کا نتیجہ ہے جو قرآن سے ماخوذ ہیں اور پیغمبر اسلام سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

(Mohammadenism page 128)

حضرت داتا گنج بخشؒ نے کشف المحجوب میں حضرت بایزید بسطامی کا ایک واقعہ بیان فرمایا ہے کہ حضرت بایزید ایک ولی اللہ کی ملاقات کو تشریف لے جاتے ہیں۔ ولی اللہ

ایک مسجد میں کھڑا تھا اور بیت اللہ شریف کی طرف تھوک رہا تھا۔ جونہی آپ کی نگاہ اس کے اس فعل غیر مشروع پر پڑی آپ اس کو ملے بغیر واپس چلے آئے اور فرمایا جو شخص شریعت کا پاس دار نہیں ہے وہ ولی نہیں ہو سکتا۔ اس واقعہ سے یہ بخوبی علم ہو جاتا ہے کہ حقیقی تصوف کی اساس شریعت ہے اور اس کا سرچشمہ قرآن و حدیث ہے۔

تصوف کے عناصر ثلاثہ

محبت الہٰی، مکارم اخلاق اور خدمت خلق یہ وہ تین عناصر ہیں جن پر تعلیمات صوفیہ کا دارو مدار ہے بقول آرنلڈ (T.W. Arnold) اسلام کے پاس یہی وہ تین تلواریں تھیں جس سے اس نے اس سسکتی تڑپتی دنیا کو امن و آشتی کا پیغام سنایا اور انہیں تین باتوں کے بل بوتے پر نامساعد حالات میں بھی صوفیاء اسلام نے اسلامی تحریک کو ختم ہونے سے بچایا اور فریضہ تبلیغ اسلام کو احسن طور پر سرانجام دیا۔

محبت الہٰی اسلام سراسر تسلیم و رضا کا نام ہے۔ اس میں کسی شخص کی زندگی کا آغاز و انجام یعنی محور محبت الہٰی ہے۔ اللہ نہ صرف معبود ہے بلکہ مقصود، مطلوب اور محبوب بھی ہے۔ سلطان المشائخ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے مرشد حضرت بابا فرید گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ وہ ہاتھ پشت پر رکھے ٹہل رہے ہیں اور یہ رباعی بڑے ذوق شوق سے پڑھ رہے ہیں۔

خواہم کہ ہمیشہ در ہوائے تو زیم
خاکے شوم و بزیر پائے تو زیم
مقصود من بندہ ز کونین توئی
از بہر تو میرم و برائے تو زیم

انسانی کردار اور اس کی نشو و نما پر احساس محبت و عشق کا ایک قوی اثر مرتب ہوتا ہے جب قوم عقلیت کے مہلک گردابوں میں پھنس جاتی ہے اس وقت یہی وہ محبت یا عشق ہی ہوتا ہے جو عقلیت اور ضعیفت کے مسموم اثرات سے دنیائے انسانیت کو رہائی دلا دیتا ہے۔

25198

سپاہِ تازہ بر انگیزم از ولایت عشق
کہ در حرم خطرے از بغاوت خرد است

صوفیا کا کہنا ہے کہ محبت الٰہی ہی راز حیات ہے۔ عشق ہی دم جبرائیل اور دل مصطفےٰ ہے۔ عشق کی گرمی سے ہی انسانی دل انوار ربانی کا محل ہے۔

مکارم اخلاق اگر تصوف کی تمام تعریفوں (Definations) کو یکجا کیا جائے تو ان تمام کا ماحصل یہ ہوگا کہ تصوف اخلاق حسنہ کا دوسرا نام ہے۔ اور یہی مقصود ربِّ کائنات ہے چنانچہ شیخ ابوالحسن نوری کا قول ہے۔

لیس التصوف رسوماً ولا علوماً ولکنہ اخلاق۔ (کشف المحجوب ص ۱۱)	تصوف علوم و رسوم کا نام نہیں بلکہ یہ سراپا اخلاق ہے۔

اور حضرت شیخ محمد بن قصاب کہا کرتے تھے۔

التصوف اخلاق کریمۃ ظھرت فی زمانٍ کریم من رجل کریم مع قوم کریم (رسالہ قشیریہ)	تصوف اخلاقِ کریمہ کو کہتے ہیں جو بہترین زمانہ میں بہتر شخص سے بہتر قوم کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ تمام صوفیاء اور اولیاء کے نزدیک تصوف ایک مکمل اکمل ضابطۂ اخلاق کا نام ہے چنانچہ حضرت ابوحفص حداد نیشاپوری فرماتے ہیں۔

التصوف کلہ ادبٌ ولکل وقت ادب ولکل مقام ادب ولکل حالٍ ادب فمن لزم اداب الاوقات بلغ مبلغ الرجال ومن ضیع الاداب فھو البعد من حیث یظن القربُ مردود من حیث یظن القبول۔	تمام تصوف ادب ہے۔ ہر وقت ہر مقام اور ہر حال میں ادب ہے جس نے ادب کو ملحوظ رکھا وہ مردانِ خدا میں شامل ہو گیا اور جو بے ادب ہونے کے باوجود بھی اپنے آپ کو مقبول تصور کرتا رہا ــــــ وہ مردود ہوا۔

(کشف المحجوب و تذکرۃ الاولیاء)

خدمتِ خلق صوفیاء کی ساری زندگی اور تاریخ تصوف اس بات پر شاہد ہے کہ اسلامی

تصوف میں اولیاء اللہ نے اپنی زندگیاں خدمتِ خلق کے لئے وقف کر دی تھیں۔ ان کے نزدیک طریقت خدمتِ خلق کا دوسرا نام ہے۔ شیخ سعدی فرماتے ہیں۔

طریقت بجز خدمتِ خلق نیست
بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست!

ہر شیخ نے اپنے متوسلین کو سمجھایا کہ اس دنیا میں فوز و کامرانی کے الفاظ اس وقت تک شرمندۂ تعبیر ہی نہیں ہو سکتے جب تک وہ خدمتِ خلق کو اپنی زندگی کا مقصد نہ بنائیں۔ دنیا جفا کرے تو وہ وفا کرے دنیا تکلیف پہنچائے تو وہ راحت کا سامان بن جائے۔ اگر دنیا گالیوں کے طومار سے اسے نوازے تو اس کے ابرو پر ذرّہ بھر شکن نہ آئے۔ حضرت خواجہ غلام حسن سواگ نے اسی مشن کو پروان چڑھایا۔ آپ کو بدمذہبوں نے گالیاں دیں، مقدمات کئے، لیکن آپ نے بددعا کی بجائے ان کے لئے دعا کی، سراپا دعا بن گئے اور فرماتے رہے ؎

بدم گفتی و خرسندم عفاک اللہ نکو گفتی

صوفیاء کرام کے کارنامے

یہ سچ ہے کہ ملّتِ اسلامیہ پر کئی بار زوال و انحطاط کی گھٹائیں امڈ آئیں اور سیاسی نظام کو تہہ و بالا کر دیا لیکن وہ اس کے دینی نظام کو تباہ نہ کر سکیں۔ اس کی محض وجہ یہی تھی کہ صوفیاء کرام نے دورِ زوال و انحطاط میں بھی تجدید و احیائے دین کے کام کو جاری رکھا۔ اپنی بے لوث اور انتھک کوششوں سے ملت کی عروقِ مردہ میں توانائے عمل کی نئی روح پھونک دی۔ بقول پروفیسر ایچ۔ آر گب (H.R. Gibb)۔

تاریخ اسلام پر بارہا ایسے مواقع آئے ہیں کہ اسلام کے کلچر کا شدت سے مقابلہ کیا گیا ہے۔ لیکن بایں ہمہ وہ مغلوب نہ ہو سکا۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ تصوف یا صوفیہ کا انداز فکر فوراً اسکی مدد کو آجاتا تھا۔ اور اس کو اتنی قوت و توانائی بخش دیتا تھا کہ کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہ کر سکتی تھی۔ (Islamic Culture Page 265)

غرضیکہ اسلامی تاریخ میں صوفیار نے عظیم کارنامے سرانجام دیئے۔ اور قوم کے تن مردہ میں ایک نئی جان ڈال دی۔ ان کے عظیم کارناموں کا ان اوراق میں مفصل احاطہ تو نہیں کر سکتے پھر بھی بقول یوسف سلیم چشتی مختصر طور پر چند اشارات پر اکتفا کرتے ہیں (تاریخ تصوف ص۔ ۱۴۲،۱۴۱،۱۴۰)

۱۔ اسلام کی پاکیزہ تعلیمات کو اپنی خانقاہوں میں جاری کیا اور ان کو کتابی علم کی بجائے عملی جامہ پہنایا۔

۲۔ صوفیائے اسلام نے ہر سعد و نحس دور میں بھی اسلام کے اخلاقی اور روحانی نظام کو زندہ رکھا۔

۳۔ صوفیار نے تبلیغ دین اور تعمیر سیرت کا فریضہ انجام دیا۔

۴۔ جابر اور ظالم حکمرانوں کے سامنے علی الاعلان کلمہ حق کہا۔ خلفاء اور سلاطین کو بے راہ روی پر ٹوکا ؏ اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

۵۔ صوفیار نے باطنی اصلاح و تربیت تزکیہ نفس اور عبادات پر زور دیا اور بتایا کہ اسلام صرف ملک گیری کا نام نہیں بلکہ یہ اصلاح و تربیت کا ایک مکمل نظام ہے اور یہی وہ دین ہے جو انسان کو ارتقار روحانی کا راستہ دکھاتا ہے۔

۶۔ ملوکیت کے دور میں صوفیار نے خشیت الٰہی کا درس دیا۔ اور جب عقلیت اور ضعیت کا دور دورہ ہوا تب بھی انہیں صوفیار نے عشق خداوندی کی تلقین کی اور بتایا کہ نری عقلیت انفرادی و ملی زندگی کے لئے سم قاتل ہے۔

۷۔ جب فقہانے دین کے ظواہر پر زور دیا تو صوفیہ نے باطنی اصلاح اور قلبی طہارت کی طرف توجہ دلائی اور بتایا ؎

در کنز و ہدایہ نتواں دید خدا را
آئینہ دل بیں کہ کتابے بہ ازیں نیست [1]

۸۔ سرمایہ داری اور ارتکاز دولت کے مقابلے میں انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت واضح کی۔

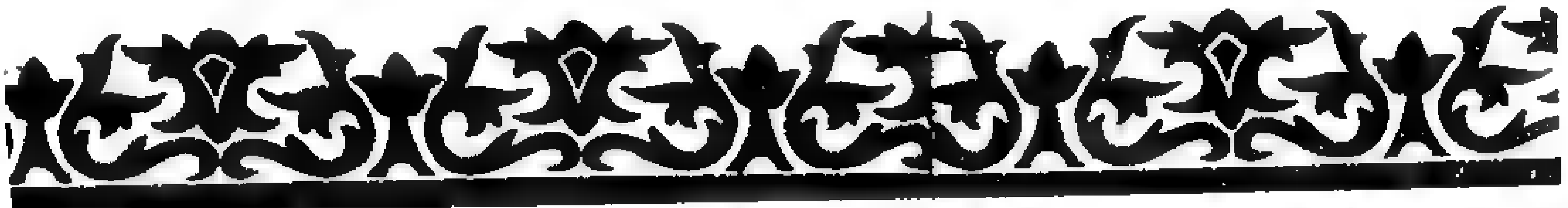
۹۔ جب معتزلہ اور متکلمین منطقی بحثوں میں الجھے ہوئے تھے اور امت کو فرقوں میں

---

[1] خدا کو کنز اور ہدایہ میں نہیں دیکھا جا سکتا آئینۂ دل کو دیکھ کہ اس سے زیادہ اچھی کتاب نہیں ہے۔

تقسیم کیا جارہا تھا تو اس وقت صوفیوں نے توحید اور یک نگاہی کا درس دیا۔ ان لوگوں نے شیرازۂ ملت بکھرنے نہ دیا اور جامِ وحدت پلایا۔ گروہ بندی کو ختم کرنے کی کوشش کی اور انسانوں کو الخلق عیال اللہ کا سبق دیا۔

۱۰۔ ظاہر بین علماء اور فقہاء نے خدائے واحد کی ذات و صفات میں اُلجھایا اور مسلمانوں پر پھر کفر و شرک کے گولے برسائے۔ اس کے مقابلے میں صوفیاء نے اپنی پاکیزہ زندگی کے ذریعے کافروں کو مسلمان بنایا۔





بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

ه

نہ حسنش غایتے دارد نہ سعدی را سخن پایاں
بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچناں باقی

حیاتِ مبارکہ



فتبارك الله احسن الخالقين

القرآن پ۱۸ رکوع ۱ آیت ۱۴



خدا جو سب سے بہتر بنانے والا بڑا بابرکت ہے

ہو المستعان وہو المقصود

رب ذوالجلال والاکرام نے اس ارضی کائنات پر آخری اتمام حجت کے طور پر حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گم گشتہ راہ انسانوں کی ہدایت کے لئے نبوت سے سرفراز فرمایا خاتم النبین (پ ۲۲) کے زیرِ عنوان نبوت سیدالانبیار پر اختتام پذیر ہوئی اور آپ کے بعد رشد و ہدایت اور تبلیغ دین کا کام اُمت کے ان برگزیدہ افراد نے سنبھالا جسے عامۃ الناس اولیاء اللہ کہتے ہیں یہ پر اسرار اور مقدس گروہ براہِ راست مہرِ منیرِ نبوت کی روشن کرنوں سے فیض یاب ہوتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر دور میں ابلیس نے فواحش و منکرات کو نت نئی شکلوں سے پیش کیا اور ابلیسی قوتوں نے مختلف ہیئت ترکیبی سے کام لے کر حضرت انسان کو بہکایا۔ لیکن یہی اولیاء اللہ ہی تھے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ روحانی قوتوں کے ذریعے ان ضلالت و غوایت کے طوفانوں میں ابلیسی وساوس اور اذعان کا بھرپور مقابلہ کیا۔ یہ فقط ان لوگوں کا حوصلہ تھا کہ شب و روز نانِ جویں پر اپنی قوتِ لایموت کا انحصار کیا، پابندِ سلاسل ہوئے بے خانماں ہونا منظور کیا اور ضرورت پڑی تو جادۂ عشقِ محمدی پر چلتے ہوئے اپنی جانوں کا نذرانہ بھی پیش کر دیا وہ اس بات کو سمجھ چکے تھے کہ ان کی زندگی کا مقصد دینِ حق کی سربلندی اور مقامِ مصطفےٰ کا تحفظ ہے۔

حزب اللہ کے اس مقدس سلسلہ میں ایک مردِ حری فردِ فرید قدوۃ السالکین عارف کامل حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی ہے ــــ یہ وہ عارف کامل ہے جس کو تاریخ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں ایک خاص مقام حاصل ہے۔ آپ کا دور سلطنتِ مغلیہ کے انحطاط کا دور تھا انگریز تمام ہندوستان پر چھا چکے تھے اور مسلمانوں کے ازلی دشمن ہندو اور سکھ انگریز کی آنکھوں کا تارا تھے اور ان کی قسمت کا ستارہ اپنے پورے عروج پر جگمگا رہا تھا " الکفر ملۃ واحدۃ " کے تحت انگریز اپنے ان دونوں چیلوں کی معیت میں

مسلمانانِ ہند کو مٹانے کی کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔ یہی وہ دَور تھا جس میں پنجاب کے جنوب مشرق میں شیرِ ربّانی حضرت شیر محمد شرقپوری شیرِ یزدانی کے رُوپ میں گرج رہے تھے اور اس گھن گرج سے ہنود تو کیا انگریز بھی لرزہ بر اندام تھا اور شمال مغرب تھل کے ریگزاروں میں حضرت خواجہ غلام حسن سواگ ملّتِ کفر پر قہرِ خداوندی بن کر برس رہے تھے یہ دونو حضرات اپنے دَور کی نابغۂ روزگار ہستیاں تھیں۔ اور ان ہر دو عبقری شخصیتوں میں باہمی وجہِ مماثلت تھی دونوں دودمانِ نقشبند کے فیض یافتہ تھے کفر کے خلاف برہنہ شمشیریں تھیں۔ اتباعِ سنت کا جذبہ اتنا تھا کہ دونوں ریش تراشیدہ اشخاص کو جماعتِ صلوٰۃ کی صفِ اوّل میں بھی نہیں دیکھ سکتے تھے بلاشبہ ان ہر دو قدسی نفوس نے اس دَور میں اعلائے کلمۃ الحق کی خاطر سَر دھڑ کی بازی لگا دی تھی جب ہنود تو کیا نام نہاد مسلمان جے ہند کا نعرہ لگانا عروجِ زندگی متصور کرتے تھے۔ لیکن اللہ کا نام لینا جرم تھا

ہوا ہے گو تند و تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے!
وہ مردِ دَرویش جس کو حق نے دیئے ہیں اندازِ خسروانہ

حسب و نسب بزرگانِ دین نے کبھی بھی اپنے حسب و نسب کو بطورِ تفاخر بیان نہیں کیا اور نہ ہی اس بنا پر فخر و مباہات کی عمارت تعمیر فرمائی۔ سالکین کا عقیدہ تو یہ تھا ــــــــ

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی!
کہ دریں راہ فلاں ابنِ فلاں چیزے نیست

لیکن جب ایک تذکرہ نگار کسی عبقری شخصیت کی سوانح حیات مدوّن کرتا ہے۔ تو اس کے پیشِ نظر صاحبِ تذکرہ کے دوسرے خصائص کے علاوہ حسب و نسب بھی ہوتا ہے۔
خواجہ خواجگان کا سلسلہ نسب جو حضرت کے یادداشتوں سے تذکرہ نویسوں کو ملا ہے وہ من وعن دَرج کیا جاتا ہے۔

خواجہ غلام حسن سواگ بن ملک لعل محمد بن ملک احمد یار بن غلام صدیق بن غلام محمد بن کرم دین بن کبیر احمد بن صلاح الدین ..... بن قطب شاہ بن عنایت شاہ بن محمد شاہ بن حمزہ بن النبریہ۔

موشانِ اعلیٰ

یہ بات یقین سے نہیں کہی جاسکتی کہ آپ کے آباؤ اجداد کہاں سے تشریف لائے۔ لیکن قرین قیاس یہی ہے کہ آپ کے بزرگ حضرت محمد بن قاسم کے ساتھ عرب سے ہندوستان میں تشریف لائے ملتان کے حملے میں محمد بن قاسم کی معیت میں تھے ملتان کی فتح کے بعد لیہ میں نقل مکانی کی اور اس وقت لیہ کو سندھ میں ایک خاص اہمیت حاصل تھی۔

یہ بات زبان زدِ خلائق ہے کہ آپ کے آباؤ اجداد میں سے ایک بزرگ صاحب سلوک اور بڑے پائے کے بزرگ تھے آپ اکثر شیروں کی سواری کرتے تھے دور و نزدیک کے لوگ آپ کی اس کرامت کو دیکھ کر شینہ واگ (شیر کو لگام ڈالنے والا) کہا کرتے تھے مرورِ زمانہ کے ساتھ یہ لفظ بگڑتے بگڑتے سواگ بن گیا۔

مولد و مسکن

ضلع مظفر گڑھ کی سرزمین مردم خیز ہے اس سرزمین نے نابغۂ روزگار سپوت پیدا کئے حضرت مولانا عبد العزیز پرہاروی، مولانا سید امیر بخش صاحب بستی امیر شاہ خلیفہ حضرت محکم الدین سیرانی اویسی، سید عنایت شاہؒ، شیخ جلال الدینؒ، حضرت نور شاہ خلیفہ حضرت شاہباز قلندرؒ، مولانا نور محمد صاحبؒ، مولانا نور الدین مسکینؒ، حضرت پیر محمد عبد اللہ المعروف پیر بارُوؒ اور حضرت مولانا حامد علی صاحبؒ جیسے قابلِ فخر مردانِ خدا پیدا کئے۔ حضرت لعل عیسن (کروڑ) حضرت راجن شاہؒ (دونو خالو زادہ حضرت بہاؤ الحق زکریا ملتانیؒ سے تعلق رکھتے ہیں) حضرت دین پناہؒ (جن کا روضہ شہنشاہِ اکبر نے تعمیر کرایا تھا) حضرت سخی شاہ حبیبؒ حضرت شاہ اشرف بغدادیؒ، اور حضرت شاہ عالم پیر بخاریؒ جیسے بزرگ دور دراز کی مسافتیں طے کرکے ضلع مظفر گڑھ کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے منور فرمایا۔ شبانہ روز کے مجاہدوں

ریاضتوں کے ساتھ ساتھ انہوں نے رشد و ہدایت کے چشمے جاری کئے۔ اور بالآخر یہیں پیوندِ خاک ہوئے۔ یہی وہ خاک پاک ہے جہاں سے خواجہ غلام حسن سواگ قدس سرہٗ جیسی باجبروت شخصیت نے جنم لیا آپ کا وطن قصبہ کروڑ لعل عیسن ہے یہ وہی قصبہ ہے جہاں حضرت لعل عیسن نے شب و روز گزارے تھے اور اسی جگہ آپ کا مزار پر انوار مرجع خلائق ہے اس قصبہ کے مشرقی جانب ایک موضع گاڑے والا کو آپ کے مولد و مسکن ہونے کا شرف حاصل ہے ۔

خوشا شہرے کہ دروے دلبر است

صبح ظہور

یہ قانونِ فطرت ہے جب زمین پر شدت کی گرمی پڑتی ہے۔ تمازتِ آفتاب، اس کے رگ و ریشہ سے نمِ زندگی چوس لیتی ہے بادِ سموم سے ہر تازگی و شگفتگی جھلس جاتی ہے۔ تو اللہ تعالےٰ کا سحاب رحمت اپنی جواہر پاشیوں سے دامنِ ارضی کو پھر سے زندگی عطا کر دیتا ہے۔ بالکل اسی طرح ریگ زار تھل کے شجرِ زندگی سے نمی ختم ہو چکی تھی حسن عمل کے سوتے خشک ہو چکے تھے ہر سو بدعت و ضلالت کا بازار گرم تھا۔

رب ذوالمنن کا سحاب کرم برسا۔ ایک حسین صبح کو اس علاقہ میں ایک ایسا مردِ مسلمان خواجہ غلام حسن پیدا ہوئے جس نے اپنی تابناک زندگی سے علاقے کی کایا پلٹ دی۔ بدعت اور ضلالت کے خلاف جہاد کیا۔ روحانی و اخلاقی قدروں کے محل کو از سرِ نو تعمیر کیا۔ وہ صبح کس قدر حسین ہوگی جو اپنے جلو میں ایک مردِ خود آگاہ کو لائی۔ وہ وقت کس قدر جمیل ہوگا جس میں آپ نے شکمِ مادر سے عالمِ دنیا میں رکھا۔

زندگی گفت کہ در خاک تپیدم ہمہ عمر
تا ازیں گنبدِ دیرینہ درسے پیدا شد

سنِ ولادت

امام العارفین کا سنِ ولادت کسی معاصر تذکرہ یا ملفوظ میں درج نہیں ہے۔ لیکن راقم الحروف کے مرشد کریم حضرت پیر محمد عبداللہ المعروف پیر بار د قدس سرہ فرمایا کرتے تھے کہ آپ نے نوّے سال کی عمر میں اس جہانِ فانی سے رختِ سفر باندھا تھا۔ شیخ طریقت کے اس بیان کی بنیاد پر سنِ پیدائش کا اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے۔ اس اندازے کے مطابق آپ کی ولادت کا سال ۱۲۶۷ھ بنتا ہے۔

مژدۂ جانفزا

آپ کے والد ماجد جناب ملک لعل محمدؒ بسلسلہ ملازمت بھکر شہر میں تعینات تھے وہیں آپ کو آپ کے طالع بیدار فرزند کی ولادت باسعادت کا مژدہ ملا۔ خبر خوش نوا سنتے ہی گھر تشریف لائے اور فرزند کے نظارے سے قلبی سرور حاصل کیا۔ فرزند ارجمند کی پیدائش پر گھر بھر میں خوشیوں کے دیپ جلائے گئے اور ہر طرف سے تہنیت و مبارکباد کے پیغام آنے لگے۔

لامحدود طاقت کا کرشمہ

لیکن ادھر قدرت اپنی لامحدود بے پناہ قوتوں کو آزما رہی تھی آپ کی پیدائش کے چند روز بعد آپ کی والدہ ماجدہ لختِ جگر کو بظاہر بے سہارا چھوڑ کر راہیٔ ملک عدم ہوئیں، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بے سہارا بچپن

والدہ کی وفات کے بعد آپ کے والد مکرم کو دو مشکلات کا سامنا تھا ایک تو نہال کی پرورش دوسرا گھر سے دُوری۔ یہ دونوں باتیں ایسی تھیں جو آپ کے لئے سوہانِ روح ثابت ہو رہی تھیں۔ اس کا حل یہ سوچا کہ ملازمت کو چھوڑ کر اپنے نونہال کی خود پرورش کرنے لگے۔ انہی دنوں آپ کی قوم میں سے ایک نہایت عابدہ، زاہدہ خاتون مسمات فاطمہ نے مخدوم زماں کو اپنی گود میں لے لیا اور سعادت ازلی سے فیض یاب ہوئیں۔

قادرِ مطلق کے نرالے کام

خداوند لم یزل کے سب کام نرالے ہیں جن کو کچھ دینا ہوتا ہے اُن سے سب کچھ چھین لیا جاتا ہے چنانچہ حضرت مخدوم زماں دھو کے کی اس قوت سے پہلے ہی آزاد ہو چکے تھے جسے لوگ مادرِ مشفق کا حسین نام دیتے ہیں۔ اب نمود کے چند ہی دنوں بعد اس غلط بھروسے کا تکیہ بھی آپ کے سر سے کھینچ لیا گیا جسے اہلِ دنیا باپ کہتے ہیں۔ گویا قادرِ مطلق نے اس قطب وقت کی اٹھان اپنی تربیت کے مقدس سایہ میں رکھی۔

ایامِ طفولیت

اس عالم رنگ و بو میں فقط ذاتِ واحد کے سوا سب اشیاء تغیر و تبدل کے قانونِ ازلی کی زد میں ہیں۔ اس میں ہر ایک پر بچپن بھی آتا ہے اور اس کا گزر لڑکپن کی مدہوش وادی سے بھی ہوتا ہے۔ امام العارفین نے بھی ان راہوں کو طے کیا۔ دوسرے بچوں کی طرح آپ نے اپنا وقت کھیل کود میں نہ گزارا بلکہ مستقبل کی جہانبانی کے اصول سیکھنے کے اہل دہ کی گلہ بانی کرتے رہے آپ کی رضاعی والدہ کو آپ سے بہت زیادہ پیار تھا جب کبھی کوئی آپ سے شرارت کرتا مائی صاحبہ فرمایا کرتی تھیں۔

"میڈے پتر کوں نہ چھیڑ دمٹاں تے بہہ کے دعظ کریسی" ——— !

یعنی میرے بچے کو مت ستاؤ یہ ایک روز خلقِ خدا کی ہدایت کا باعث بنے گا اور منبر پر بیٹھ کر لوگوں کو وعظ و نصیحت کرے گا۔

گلہ بانی

اگرچہ آپ کی رضائی والدہ نے گزر اوقات کے لئے ایک قطعہ اراضی دے رکھا تھا اس کے باوجود بھی آپ اہل دیہات کی خدمت کرنا فرض سمجھتے تھے اور معمولی معاوضے پر ان کے مویشی چراتے تھے یہ ایک حقیقت ہے گلہ بانی کرنا سنتِ انبیاء علیہم السلام ہے دورِ فرعون کے حضرت کلیم ہوں یا حضرت اسماعیلؑ کے پیارے ابا حضرت خلیل علیہ السلام صحرائے شام کے حضرت عیسیٰ اور وادی حجاز کے دُرِّ یتیم حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم۔ ان تمام اولوالعزم انبیاء نے اپنے ایامِ طفولیت میں ریوڑ چرائے ——— دراصل قدرت نامعلوم انداز سے آپ کو اس سنّت پر عمل کرا کے تربیت کا سامان پیدا کر رہی تھی خداوند قدوس کا صرف آپ سے مویشی چرانا مقصود نہ تھا بلکہ اس بھولی بسری دنیا کا ایک عظیم مقتداء اور پیشوا بنانا ہی مشیت ایزدی تھی۔ اہل موضع اس بات سے بے خبر تھے کہ ان کے مویشی چرانے والا غلام حسن ایک دن غلامِ حسن بن کر نکھرے گا، یہ ایک دن دنیا کا مقتدا بنے گا اور دنیا کے بڑے بڑے علماء اور فصحاء اس کے آگے زانوئے تلمذ تہ کرنا فخر محسوس کریں گے اور لوگ اس کی غلامی میں اپنا نام لکھوانا سعادت دنیک بختی تصوّر کریں گے۔

ابتدائی تعلیم

سعادت ازلی رہنما تھی آپ کے دل میں تحصیلِ علوم ظاہری کا شوق پیدا ہوا اور آپ نے اس سلسلے میں اپنے رضاعی بھائی ملک احمد یار کو بھی تیار کر لیا حصولِ علم کے لئے ڈیرہ اسماعیل کو تجویز کیا اور مولانا غلام حسن صاحب ڈیرویؒ[1] سے قرآن حکیم اور ابتدائی کتب کی تعلیم حاصل

---

[1] مولانا غلام حسن حضرت دوست محمد قندھاری رحؒ کے خلیفہ تھے۔

کرنی شروع کر دی۔

تکمیلِ علومِ ظاہری

کچھ عرصہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں رہنے کے بعد آپ تنہا جھنگ میں مولانا علی محمدؒ جھنگوی کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا اور علمِ صرف حاصل کیا۔ دریں اثنا بعض ناگزیر وجوہ کی بنا پر اپنے وطن مالوف مراجعت فرمائی اور کرڈ کے ایک خدا رسیدہ بزرگ حضرت مولانا جان محمد کے حلقہ درس میں شریک ہو گئے تشنگی ذوقِ علم یہاں بھی نہ بجھ سکی اور آپ کندیاں کے مشہور عالم دین حضرت مولانا غلام محمد کے ہاں چلے گئے۔ بعد ازاں علوم کی تکمیل کی خاطر حضرت مولانا نور خاںؒ کی خدمت اقدس میں رسائی حاصل کی اور کافی عرصہ تک کسب فیض علم کیا۔

شاہباز بارگاہِ عثمانی میں

المومن ینظر بنور اللّٰہ مولانا نور خان کی ژرف نگاہی نے اپنے ہونہار شاگرد کے کمالات کا اندازہ لگا لیا تھا اور ان کو اپنے مرشد شہباز قطب عالم حضرت خواجہ محمد عثمانؒ کی بارگاہِ اقدس میں موسیٰ زئی تشریف لے گئے۔ حضرت غریب نواز کی جب قیوم زماں کے رُخِ انور پر نظر پڑی تو عجیب کیفیت طاری ہوئی مرشد کامل کی نگاہ نے دل کی دنیا کو تہ و بالا کر دیا۔ ذکرِ الٰہی، جذب و مستی کا ایک بحرِ ذخار موجزن ہو گیا۔

خرم آں لحظہ کہ مشتاق بیارے برسد ؎
آرزو مند نگارے بہ نگارے برسد!

لہ یہ وہ مولانا ہیں جن سے شیخ کلیم اللہ نے دربارہ فرعون مناظرہ کیا تھا حضرت خواجہ سراج الدین قدس سرہ کے استاد تھے۔ (فوائد عثمانی) ڈیرہ اسماعیل خاں سے ۸ میل غربی جانب

لہ مولانا نور خان

آپ نے سرور و انبساط میں بازیافت مرشد پر شکر خدا ادا کیا اور فرمایا۔

للہ الحمد کہ گم گشتہ گہر پیدا شد

اپنے استاد مکرم کی وساطت سے بارگاہِ مرشد میں درخواست بیعت پیش کی حضرت قیوم زماں نے بکمال شفقت اپنے حلقہ بگوشاں میں شامل کر لیا آپ کئی روز تک دربار عالیہ میں رہے اور انوار و تجلیات سے دامنِ مراد بھرتے رہے۔ ایک دن حضرت قیوم زماں کی زبان فیض ترجمان نے آپ کے بارے میں فرمایا کہ —— " یہ بچہ ایک دن اپنے وقت کا قطب بنے گا —— " چند روز فیوض و برکات حاصل کرنے کے بعد اپنے استادِ محترم کی معیت میں واپس تشریف لائے۔

مراجعت وطن اور شادی خانہ آبادی

تکمیل علوم ظاہری کے بعد آپ اپنے وطن مالوف کردڑ واپس آ گئے اور آپ کی برادری کے ایک شخص ملک بہادر نے اپنی نیک سیرت صالحہ بہن کا نکاح آپ سے کر دیا۔

تکمیلِ سلوک

مرشد کی بارگاہ میں پہلی ہی حاضری نے دل کی دنیا میں ایک عظیم انقلاب برپا کر دیا تھا۔ اور یہ شاہین نگاہ مرشد کے زیر دام آ گیا تھا قرار و سکون رخصت، دل اُچاٹ، جی کسی کام میں نہیں لگتا تھا تصور مرشد آنکھوں میں گھوم رہا تھا بالآخر آپ بے تاب و بیقرار ہو کر بارگاہِ مرشد میں حاضر ہونے کے سوا چارہ نہ پایا موسی زئی شریف پہنچ کر دیدار پر انوار سے قرار پایا۔

عرش کا ہے کبھی کعبہ کا ہے دھوکا اس پر
کس کی منزل ہے الٰہی میرا کاشانۂ دل!

آپ نے زیادہ تر بارگاہ مرشد کو اپنا مسکن بنایا اور وصالِ یار کے مزے لوٹنے لگے

کبھی کبھی متاہلانہ زندگی کا فرض ادا کرنے کے لئے بھی اجازت مل جاتی تھی تو اپنے گھر تشریف لاتے آپ کے ذمّے لنگر کے مختلف کام تھے۔ دربارِ عالیہ میں ان دنوں تعمیر کا کام شروع تھا۔ گارا بنانا آپ کی ذمہ داری تھی۔ ایک دن آپ والہانہ انداز میں گارا بنانے میں اتنے منہمک تھے کہ دیکھنے والے عش عش کر اٹھے اور قیوم زمان کی دربار میں آپ کے انہماک اور محبت کا ذکر کیا تو حضرت نے جوش میں آکر فرمایا —— اس کے گارے بنانے کی آج تم تعریفیں کر رہے ہو لیکن ہم نے جو معرفت کا گارا اس کو لیپ دیا ہے کل تمام دنیا اس کمال کی تعریف کرے گی —— آپ خود فرمایا کرتے تھے میں نے اکیس سال قیوم زمان کی خدمت میں رہا سات سال تک یہ بھی نہ پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ کہاں کے رہنے والے ہو؟ لیکن آپ کی نظر سے مجھ پر ایسے اسرار و رموز کھلتے رہے مراتب سلوک اور مقامات مجدّدیہ کی تکمیل ہوتی رہی۔

ایک دن حضرت قیوم زمان کے خلیفہ حضرت میراں[1] بخش قلندر نے آپ کی خدمت میں عرض کیا —— اعلحضرت! مولوی غلام حسین جناب کا ایک سچا اور مخلص خادم ہے اور تمام مراتب سلوک مجدّدیہ طے کر چکا ہے میں استدعا کرتا ہوں کہ حضور والا کمال شفقت و رافت سے خادم مذکور کو شرف خلافت اور اجازت طریقۂ اشاعت مجدّدیہ سے مشرف فرمادیں۔

حضور نے اس استدعا پر متبسّم ہو کر اپنی دستارِ مبارک حضرت سواگ کے سر پر رکھی اور آپ کو اشاعت سلسلہ عالیہ اور لوگوں کو اللہ اللہ سکھلانے کی اجازت مرحمت فرمادی۔ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء ——

قادری، چشتی، سہروردی سلاسل کی اجازت

حضرت قیوم زماں رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کے بعد جب سراج السالکین حضرت خواجہ[2]

---

[1] حضرت میراں بخش قلندر علاقہ پشین کے رہنے والے تھے حضرت قیوم زمان نے اپنی زندگی میں ہی ہند و سندھ و خراسان میں اشاعت طریقہ نقشبندیہ کی اجازت دے رکھی تھی۔ (فوائد عثمانی)

سراج الدین رح سریر آرائے مسند رشد و ہدایت ہوئے تو آپ کی خدمت شیخ اور باقیات شیخ سے والہانہ محبت اور اتباع شریعت میں پختگی دیکھ کر ہر سہ سلاسل قادری چشتی سہروردی کی اجازت عطا فرمادی حضرت سراج السالکین فرمایا کرتے تھے "مولوی غلام حسن ہیں اور والدہ ماجدہ آپ کے لئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دین و دنیا کا بادشاہ بنائے۔"

حضرت خواجہ سواگ نے حصول ہر سہ سلاسل کا واقعہ یوں فرمایا کہ جب دوسری بار زیارت حرمین شریفین نصیب ہوئی تو بے سایہ سایہ بانِ عالم کے روضہ اقدس کے قریب عالم خواب میں مجھے تین تربوز ملے ان تینوں تربوزوں کا رنگ مختلف تھا ان کے ملنے پر مجھے بہت خوشی ہوئی جب فقیر وطن واپس لوٹا تو آستانہ عالیہ مرشد میں حاضری دی تو تربوزوں کی تعبیر حضرت سجادہ نشین کی ہر سہ سلاسل کی اجازت میں مل گئی۔

مگر آپ نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کو باقی سلاسل پر ترجیح دی کیونکہ حضرت مجدد الف ثانی اور آپ کے رفقاء کار کے کارناموں سے زیادہ متاثر تھے جو انہوں نے شریعت مطہرہ کو جاری اور سنت نبویہ کے زندہ کرنے میں انجام دیئے اس لئے آپ نے تمام عمر اسی ایک سلسلہ کو رواج دیا۔

قیام خانقاہ سراجیہ

آپ حضرت قیوم زماں سے تکمیل سلوک کے بعد سیدھے اپنے وطن آئے اور پھر یہ قانونِ فطرت ہے کہ جہاں شمع جلتی ہے پروانے دیوانہ وار آتے ہیں ؎

ہر کجا چشمہ شیریں بود !
مردم و مرغ و مور گرد آیند

شمع مصطفوی جگمگائی تو لوگ پروانہ وار جمع ہونے لگے درِ دولت پر حاضری دیتے اور دامن عقیدت گوہر مراد سے بھر کر واپس ہوتے آپ کا وعظ اتنا پُر تاثیر ہوتا تھا کہ سامعین کے باطن میں حیرت انگیز انقلاب برپا ہو جاتا۔ دریں اثناء کرڑ کے نشیب میں ڈھپی ملوڑی کے بااثر زمینداروں عقیدت مندوں نے آپ کو اپنے ہاں رہائش پذیر ہونے کی دعوت دی آپ نے ان

کی استدعا کو شرفِ قبولیت بخشا۔ چنانچہ محمد خاں ذیلدار نے آپ کے لئے ایک کنواں بنوا دیا اور فتح محمد نے ایک مسجد تعمیر کرادی مسافروں کی رہائش کے لئے علاقہ کے مخیّر زمیندار بھر خاں نے مہربانی سے چار مسافر خانے بنوا دیئے آپ نے اس مقام کا نام خانقاہِ سراجیہ رکھا تقریباً تیس سال تک مرشد کے تعمیل ارشاد میں تشنگان علوم ظاہری باطنی کو سیراب فرماتے رہے عوام الناس کے قلوب کو تصوف وسلوک کی مقدس تعلیمات سے منوّر کرتے رہے یہیں پر اسرار تصوّف کھلتے تھے اور غیر مسلم اسلام کی دولت سے دامن مراد بھرتے تھے۔

خانقاہِ سراجیہ حسن آباد تھل

موضع ڈگر سواگ تھل میں آپ کے کچھ رقبے ویران بے آب و گیاہ پڑے تھے ان کی آبادی کا آپ کو خیال آیا تو آپ نے وہاں کنواں اور دیگر مکانات تعمیر کرائے چند دنوں کے بعد آپ کے فرزند ارجمند خواجہ فقیر محمد صاحبؒ کا اس دار فانی سے انتقال ہوا تو آپ نے ان کا مدفن بھی اسی جگہ تجویز فرمایا اور پھر جب آپ کے پوتے حضرت خواجہ غلام حسینؒ صاحبؒ کا وصال ہوا تو وہ بھی وہیں سپردِ خاک ہوئے۔ دراصل آپ بھی اپنی ابدی قیام گاہ اِسی خطہ کو تجویز کر چکے تھے اور اس مقدس خطہ کو مرکز فیض بنانا مقصود تھا۔

زیارتِ حرمین شریفین

ملفوظات حسنیہ میں صرف آپ کے نام کے ساتھ لفظ حاجی لکھا ہوا ہے باقی تفصیل کہیں نہیں ملتی کہ آپ نے کب، کیسے، اور کتنے حج ادا کئے تھے۔ راقم الحروف کو مولانا محمد رمضان صاحب (جو کہ آنحضرت کے شاگرد خاص ہیں) نے فرمایا کہ آپ نے تین حج کئے تھے۔

پہلا حج تو اس وقت کیا جبکہ ظاہری طور پر بے یار و مددگار اور تہی دست تھے زیارتِ دیارِ حبیب کا دل میں ولولہ اٹھا سمندِ شوق کو مہمیز لگائی متوکل علی اللہ ہو کر سپردم بتو مایۂ خویش را،

کہتے ہوئے وجد کناں چل دیئے۔

یارسول اللہ مدد فرما کہ آیم سوئے تو
با مژہ رُوبم غبار و خار و خس از کوئے تو!
ز اشتیاقت جاں بلب دارم ندارم زادِ راہ
تا کنم صد جاں فدا بر رُخصۂ دل جُوئے تو!

دُعا قبول ہوئی ایک زمیندار نے الہامی طور پر زادِ راہ مہیا کر دیا۔ دوسرا حج پردہ کتمان میں ہے۔ تیسرے حج کی تفصیل خود فرمائی کہ اس حج میں اللہ تعالیٰ نے مجھے سلوک کے مقام عروج تک پہنچا دیا مراجعت پر جانشین حضرت قیوم زماں نے باقی سہ سلاسل کی بھی اجازت فرما دی تھی۔

نالہ از بہر رہائی نہ کند مرغِ اسیر حضرات اولیاء کی زندگی مصائب و آلام سے عبارت ہے جو بڑے ظرف کا مالک ہوگا اس پر مصائب و آلام کی بارش بھی زیادہ ہوگی۔ اعلائے کلمۃ الحق کے جرم پر حالات کی نامساعدت اور ماحول کی برہمی قدم قدم پر ان کے دامن کو پکڑتی ہے۔

دوسرے صوفیاء کی طرح حضرت خواجہؒ پر بھی مصائب و آلام کے ابر مہیب برسے۔ مقدمات کی کالی گھٹاؤں نے راستہ روکا۔ قید و بند کی صعوبتیں سدِ سکندری بن کر راہ میں حائل ہوئیں۔ لیکن ان باتوں سے آپ کی عزت و عظمت گھٹنے کی بجائے اور بڑھی۔ گرفتاری تو جمال عظمت و اجلال کا زیور بنی۔ قید کے شب و روز روشن مستقبل اور ترقی درجات کا باعث بنے چنانچہ حضرت مولانا شیخ کلیم اللہؒ کہتے ہیں۔

▪ اعلیٰ حضرت کی گرفتاری کے دوران مجھے داتا گنج بخشؒ کے مزار پر ایک مجذوب نے کہا تھا۔ مولوی صاحب گھبرائیو مت! تیرے مرشد پر یہ مصائب مقاماتِ جلالی طے کرانے کے لئے نازل ہوئے تھے انہوں نے یہ مدارج طے کر لئے ہیں اب جلد رہائی ہو جائے گی۔"

رہائی کے بعد آپ اکثر ارشاد فرماتے تھے۔

"جس قدر عبادت کی لذّت اور سرورِ ذکر الٰہی جیل
کی قید میں آیا تھا وہ اور کہیں ملنا مشکل ہے۔"

گرفتاری یہ واقعہ غالباً ۲۸ اگست ۱۹۲۲ء کا ہے جب آپ اپنے ایک مخلص مُرید شیخ عبدالرحیم صاحب کی دعوت پر نُور پور تشریف لے گئے۔ ایک سید نور زمان شاہ (جس کا پُورا خاندان شیعہ تھا) نے آپ کو باعثِ برکت سمجھتے ہوئے اندرونِ خانہ آنے کی دعوت دی۔ آپ نے کافی حیل وحجّت کے بعد اس کی دعوت کو منظور فرمالیا اور حکم دیا کہ پردہ کا مکمل انتظام کرکے اطلاع دینا لیکن پھر اس کے چچا سید ولائت شاہ (شیعہ) کے منع کرنے پر ارادہ ترک فرماکر شاہ والہ کی طرف روانہ ہوگئے۔ دریں اثنا نور زمان شاہ کو جب حضرت خواجہ صاحب کی روانگی کی اطلاع ملی تو وہ غصّہ میں بھرا ہوا گھر آیا اور مدمقابل امیر حسین شاہ کو قتل کر دیا اس پر تمام ساداتِ شیعہ نے نور زمان شاہ سمیت حضرت صاحب پر مقدمہ دائر کر دیا اور آپ دلیپ سنگھ مجسٹریٹ کے حکم سے گرفتار ہو کر سرگودھا جیل تشریف لے گئے۔

میانوالی جیل میں آمد چونکہ مقدمہ سپرد سیشن ہو کر میاں احسان الحق ایڈیشنل جج شاہ پور کے پاس آچکا تھا۔ صاحب مذکور نے ۲۸ جنوری ۱۹۲۳ء میں حضرت خواجہ صاحب اور نور زمان شاہ صاحب کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی اور آپ کا چالان میانوالی میں کر دیا گیا۔ مخلصین اور متوسّلین کو شدید صدمہ ہوا لیکن آپ نے صبر و رضا کی تلقین فرمائی میانوالی جیل میں بھی آپ نے رشد و ہدایت کا کام جاری رکھا۔ ہزاروں لوگ سابقہ گناہوں سے تائب ہوئے۔

تشریف آوری جھنگ

اپیل اور ڈسٹرکٹ جیل میں شیخ کلیم اللہ اور قاضی فضل رحیم صاحبان نے اس فیصلے کے خلاف لاہور اپیل دائر کر دی اور ہائی کورٹ نے اپیل منظور کرلی۔ لیکن دریں اثنا آپ کو ڈسٹرکٹ جیل جھنگ بھیج دیا گیا۔ جھنگ جیل میں ڈاکٹر روشن دائن

اور سپرنٹنڈنٹ جیل میاں غلام رسول صاحب آپ سے اعتقاد رکھتے تھے۔ ابھی آپ کو آئے ہوئے چند روز ہی ہوئے تھے زائرین کا ہجوم اس قدر تھا کہ پاؤں رکھنے کی جگہ بھی نہیں ملتی تھی۔ ڈپٹی کمشنر انبوہ مردماں سے گھبرا گیا اور آپ کو لاہور لے جانے کا حکم صادر کر دیا۔ اسی حکم کے دوران اس نے جیل کا معائنہ کیا لیکن جب اس کی ملاقات حضرت خواجہ سے ہوئی تو وہ اس قدر فریفتہ ہوا کہ اس نے اپنا سابقہ حکم منسوخ کر دیا۔

رہائی

الغرض ۱۰ اپریل ۱۹۲۳ء میں ہائی کورٹ نے آپ کو رہا کرنے کا حکم دے دیا۔ آپ کی رہائی پر احباب نے خوشیوں کے دیپ جلائے جیل کے دروازہ پر انبوہ کثیر جمع ہو گیا۔ ہر طرف نعرہ تکبیر اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہوئیں اور حضرت خواجہ صاحب نعرۂ رسالت کے جلو میں حضرت قبلہ عالم مخدوم حضرت محمد ابراہیم صاحب سجادہ نشین موسیٰ زئی شریف کی معیت اور قیادت میں جھنگ سے سیدھے پیران کبار کے دربار گوہر بار پر حاضری دی۔ اور پھر وہاں سے روانہ ہو کر خانقاہ شریف سراجیہ میں تشریف فرما ہوئے۔ اس کے کچھ عرصہ بعد نور زمان شاہ بھی رہا ہو گیا۔

زندگی کا مقام بقاء

یہ کائنات ارضی دو طرح کے انسانوں کا مسکن ہے۔ بعض لوگ اس دنیا ڈوں کو اپنا اصلی ٹھکانہ سمجھ لیتے ہیں اور اسی زندگی کو شیرِ مادر کی طرح نوش جاں بناتے ہیں۔ اور لہو و لعب میں گزر بسر کر کے چل دیتے ہیں۔

دوسرے ان حضرات قدسیہ کی زندگی ہوتی ہے جب آئے تو تلاش یار تھی اور جب رخصت ہوئے تو وصلِ یار کی تمنا نے راستہ دکھایا اور بے دھڑک چل دیئے۔ وہ اس دنیا کو سجن مومن خیال کرتے ہیں زندگی امتحان ہے دنیا امتحان گاہ۔ وہ وصال کے لئے قاصد یار کے منتظر رہتے ہیں۔ حضرت خواجہ صاحب پر بڑھاپے کے آثار ہویدا ہو چکے تھے اور اب آپ رفیقِ اعلیٰ کی معیت کے خواہشمند تھے آخری ایام تھے ضعیفی اپنے زوروں پر تھی

بخار اور اسہال نے کمزور کر دیا دوا بھی جاری تھے لیکن غذا کا اقتصار مزید کمزوری و ضعیفی کا باعث بن گیا تھا۔ تاہم پیروی سنت نبوی صلعم ملاحظہ فرمائیے کہ اتنی نقاہت اور کمزوری کے باوجود نماز تراویح باجماعت ادا فرماتے رہے اسی کیفیت میں رمضان کا ماہِ مقدس آیا اور گزر گیا ربیع الاول میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذکر جمیل سے قلوب مستنیر فرمائے لیکن جونہی ربیع الثانی کا چاند طلوع ہوا وصالِ حبیب کی عطر بیزیاں مشام ناز کو معطر کرنے لگیں۔

آفتابِ ولایت قصرِ موت پہ

موت کا ایک دن معین ہے۔ اجل آنی ہے مگر انبیاء و صلحا پر فقط آنی ہے دنیا میں جو بھی آیا وہ جانے کے لئے آیا۔ کوئی پہلے چل دیئے کوئی بعد میں "سبحان اللہ" انبیاء و اولیاء کا جانا عجب ہوتا ہے ان کو ہر وقت اس گھڑی کا انتظار ہوتا ہے، وصالِ یار میں بے تابی دیدنی ہوتی ہے ـــــ آخر کار جمادی الاول کا مہینہ وصلِ حبیب کا مژدہ لے کر آیا۔

۱۲ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ[1] اتوار کی رات تھی جب اس شہبازِ ولایت نے اپنی جان، جانِ آفریں کے سپرد کی ـــــ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

حضرت خواجہ کا انتقال پر ملال متوسلین اور مریدین پر بجلی بن کر گرا۔ تاریک عہد کی روشنی بجھ گئی ہر سو اندھیرا ہی اندھیرا سمٹ آیا۔ وہ ہمہ صفت انسان جو ایک روح دلنواز تھا۔ پیکرِ حسن و خوبی ستاروں کی تنک تابی اور شبِ ماہ کا ایک کیف جاوداں تھا۔ جو رونقِ چمن اور چراغِ انجمن ہستی تھا۔ وہ جس نے امام ربانی مجدد الف ثانی کی تحریک خدا مست کا ایک پورا باب رقم کیا تھا۔ وہ دنیا کی مادی نظروں سے دور کہیں سربستہ افق میں ڈوب چکا تھا۔ آپ کے وصال کی خبر آناً فاناً دور دراز علاقے تک پھیل گئی۔ ہندوؤں نے خوشی منائی کہ آج تیغ براں نیام میں چلی گئی دشمن خوش تھے کہ آج اسلامی تصوف کی درخشاں کرن روپوش ہو گئی لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ ؎

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ٭ ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

---

[1] بمطابق ۱۹۳۹ء

آپ کا جنازہ قصبہ کروڑ سے گزر رہا تھا۔ ایک ہندو نے بڑے غرور سے کہا کیا یہی وہ تھا جو ہندوؤں کو بیک نگاہ مسلمان کر لیتا تھا۔ آج تو مسلمان کر کے دکھائے۔ خدا شاہد ہے جونہی جلوس جنازہ نگاہوں سے اوجھل ہوا۔ لوگوں نے دیکھا کہ وہی ہندو ——— "کلمہ نبی دا ساری عمر دا گانڑ ھا ——— " پڑھتا جلوس جنازہ کی طرف رواں دواں تھا۔

آپ اپنے دور کا ایک مستجل (شعلہ) تھے جس کی شعلہ نوائی سے شمع ایمان جل اٹھی تھی۔ آپ ایک سچائی تھے جس کی صداقت نے بیگانوں سے بھی خراج تحسین وصول کیا۔ آج بھی جس کا تصور آہوں کے شرارے اور دل کی صدا بن جاتا ہے۔

دل کو تڑپاتی ہے اب تک گرمی محفل کی یاد
کھو چکا ساحل مگر محفوظ ہے ساحل کی یاد

آپ کے وصال پر مختلف تاریخیں کہی گئی ہیں ——— مولانا محمد افضل صاحب مرحوم نے یہ قطعہ وفات لکھا۔

دریغا حسرتا صد آہ و ہیہات	کہ عالم پر شد از رنج و آفات
چرا نبود اندر جہاں غم !	کہ شد ترحیل حضرت قطب عالم
غلام شہ حسن نور ہدایت !	امام اہل جہاں شمس ولایت
بگفتا سال از اندوہ بے حد '	دگر گفتا بتاریخ از غم و قلق سے
مقام یافت در جنت ز ایزد ' ۱۳۵۸ھ	ولی ایزدی و مرشد خلق سے ۱۳۵۸ھ

ایضاً منہ

غلام حسن حامی دین الٰہی
۱۳۸۵ھ

علامہ عبد الرسول صاحب بھکری نے فرمایا

گفت تاریخ باسر اندوہ . کہ غلام حسن منیب اللہ ۱۳۵۸ھ

دوست محمد صاحب شائق نے کہا۔

غلام حسن صاحب زہد و عرفاں . یہ منظور سرکار خیر البشر ہے ۱۳۵۸ھ

اولاد و اخلاف

حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب — حضرت خواجہ غلام محمد صاحب — حضرت خواجہ محمد ابراہیم صاحب

(حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب کی اولاد:)

حضرت خواجہ غلام حسین صاحب "در خورد سالگی وفات یافت" — حضرت خواجہ غلام محمد صاحب

(حضرت خواجہ غلام محمد صاحب کی اولاد:)

صاحبزادہ محمد حسن صاحب — صاحبزادہ احمد حسن صاحب — صاحبزادہ فیض الحسن صاحب — صاحبزادہ نور الحسن صاحب — صاحبزادہ منظور الحسن صاحب — صاحبزادہ محمود الحسن صاحب

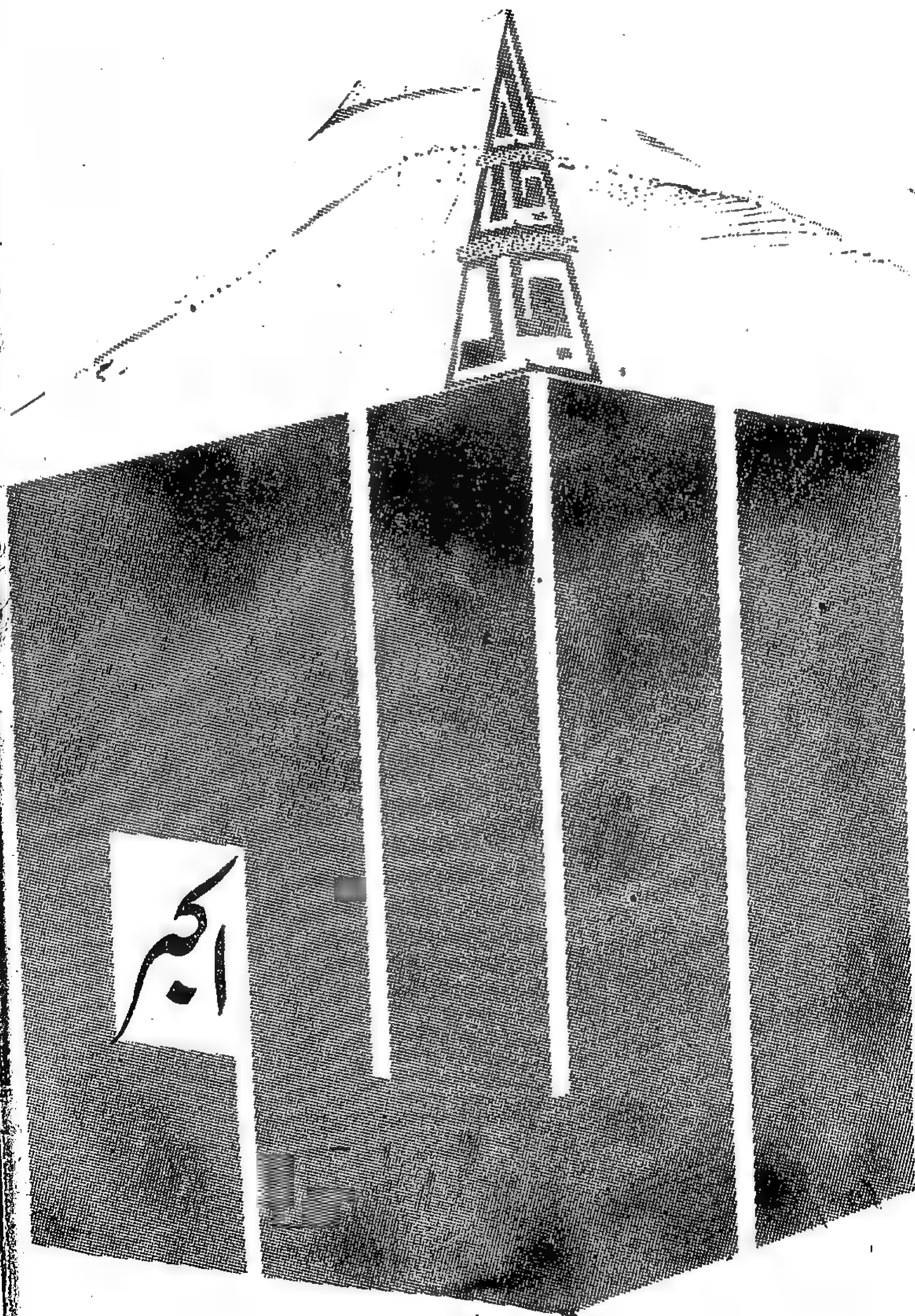
موجودہ سجادہ نشین (صاحبزادہ محمد حسن صاحب)



۱۔ حضرت خواجہ فقیر محمدؐ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۲۔ حضرت خواجہ غلام حسین صاحب

۳۔ حضرت خواجہ غلام محمدؐ صاحب، رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
موسوم بہ حضرت ثانی


اکبر

حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب قدس سرہٗ

کون کھو سکتا ہے دل سے انکی یاد
جن کا ایمان ہو گئی ان کی یاد !

آپ حضرت خواجہ صاحب قدس سرہٗ کے نہایت ہونہار فرزند تھے۔ مادر زاد ولی تھے! اور صحیح معنوں میں ایک مردِ مومن کی سچی تصویر تھے۔ اگر زندہ رہتے تو ان کی مقدس زندگی سے ہزاروں انسانوں کو روحانی تربیت ہوتی۔ لیکن افسوس کہ عمر نے وفا نہ کیا اور آپ جلد ہی اپنے والدِ گرامی حضرت خواجہ صاحب کی زندگی میں ہی رحلت فرما گئے۔

ولادت آپ کی ولادت غالباً ۱۳۰۶ھ میں ہوئی۔ حضرت خواجہ صاحب نے آپ کا نام فقیر محمد رکھا۔

ابتدائی تعلیم جب آپ پانچ سال کے ہوئے تو حضرت خواجہ صاحب نے مولانا گل حسن صاحب کے سپرد فرما دیا۔ مولانا گل حسن نے آپ کو ابتدائی تعلیم دی۔ قرآن مجید ناظرہ پڑھایا۔

تکمیل علوم ظاہری آپ نے ظاہری علوم کی تکمیل فرمائی تھی۔ آپ کے اساتذہ میں سے مولانا فتح محمد صاحب۔ مولانا جان محمد صاحب مولانا فضل حق صاحب اور مولانا مرید احمد صاحب زیادہ مشہور ہیں۔ درسِ نظامی سے فارغ ہونے کے بعد اکثر و بیشتر مطالعۂ کتب میں مشغول رہتے تھے۔

تکمیلِ سلوک آپ نے سلوک کی تمام منازل اپنے والدِ گرامی قدس سرہٗ سے سیکھیں۔ چونکہ آپ جلی طبیعت رکھتے تھے۔ اس لئے جلد ہی تمام مراحل سلوک، طے کر لئے اور حضرت خواجہ صاحب نے آپ کو دستارِ خلافت سے سرفراز فرمایا۔ آپ کے مرشدِ کریم اکثر و بیشتر فرمایا کرتے تھے کہ اگر فقیر محمد زندہ رہتا تو لوگوں کو سراج الاولیا حضرت خواجہ سراج الدین قدس سرہٗ کا زمانہ یاد دلاتا۔ افسوس کہ اس کی عمر نے وفا نہ کیا۔

وفات آپ ہر وقت بیمار رہتے تھے چونکہ صرع کی بیماری کا اثر اتنا شدید تھا کہ بہت علاج کرایا گیا لیکن قدرت کو ان کی شفا یابی منظور ہی نہ تھی۔ بالآخر جب خانقاہ سراجیہ پر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریب منائی جارہی تھی۔ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ کا دن تھا اور ۱۳ کی رات تھی۔ آپ کو اسی بیماری کا دورہ ہوا اور آپ واصل باحق ہو گئے۔

توعزم سفر کردی رفتی زبرما
بستی کمر خویش شکستی کمر ما

مزار آپ کی قبر انور روضہ کے اندر حضرت خواجہ غلام حسن رحمتہ اللہ علیہ کے مغربی جانب دوسری ہے۔

تاریخ وصال مولانا عبدالرسول نے تاریخ وصال لکھی۔

بگفتا از غم ایں صدمہ سخت
ولی وعالم کامل جواں بخت!
۱۳۴۶ھ

حضرت خواجہ غلام حسین صاحب مرحوم

آپ حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب کے فرزند ارجمند تھے۔ خواجہ غلام حسین صاحب بھی حضرت خواجہ صاحب کے خلیفہ تھے۔ جوانی میں وصال فرما گئے۔

ولادت آپ کے سالِ ولادت کا کوئی علم نہیں ہو سکا۔

ابتدائی تعلیم آپ نے اپنی ابتدائی کتب حضرت خواجہ ثانی کے ساتھ مولانا غلام محی الدین صاحب سے پڑھیں۔ قرآن مجید ناظرہ بھی انہی مولانا صاحب سے پڑھا۔

اعلیٰ تعلیم آپ نے درسِ نظامی کی تمام متداولہ کتب حضرت مولانا عبدالکریم صاحب خلیفہ حضرت خواجہ صاحب قدس سرہٗ سے پڑھیں۔

تکمیلِ سلوک آپ نے سلوک کے مراحل حضرت دادا صاحب کی زیرِ نگرانی طے کیے چونکہ طبیعت رسا رکھتے تھے اس لئے جلدی تکمیل سلوک کر لی اور حضرت خواجہ صاحب

نے ۱۲ ربیع الاول ۱۲۵۶ھ میں عرس کے موقع پر دستارِ خلافت اور اجازت طریقہ سے نوازا۔

علاج آپ کو دِق الامعا کی بیماری تھی۔ بڑے بڑے حکماء اور ڈاکٹروں سے علاج کرایا گیا لیکن شفایاب نہ ہو سکے۔

وفات بالآخر اسی بیماری میں ۱۲ ذی قعدہ ۱۲۵۷ھ بروز جمعہ ۱۳ جنوری ۱۹۳۹ء اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

تاریخ وصال مولانا محمد افضل صاحب نے آپکی وفات پر ایک پُر درد مرثیہ لکھا۔ اس میں تاریخِ وصال کو مرقوم کیا ہے۔

محمد افضل مہجور و مغموم!
سنِ تاریخ ذلش کرد مرقوم!

باہ ودرد ہاتف از پئے یاد! ۱۲۵۷ھ
بگفتا داخل جنت بریں باد!

مزار آپ کا مزار بھی روضہ میں اپنے والد کی مرقد کے مغربی جانب ہے۔

حضرت خواجہ غلام محمد صاحب (حضرت ثانی)

تو مگو اندر جہاں یک، بایزید ے بود و بس
ہر کہ واصل شد بجاناں بایزید ے دیگر است

آپ حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب کے فرزند اکبر تھے اور حضرت خواجہ غلام حسن صاحب کو آپ سے بہت اُنس و محبت تھی۔ اور فرمایا کرتے تھے . . . . .

"ایک روز تمام مشائخ روزگار اس کے محکوم ہوں گے۔"

آپ ہر وقت سفر و حضر میں حضرت خواجہ صاحب کے ہمراہ ہوتے تھے۔ آپ نہایت

سادہ اور درویش صفت انسان تھے۔

ولادت باسعادت آپ کی ولادت کرولی شیب میں خانقاہ سراجیہ پہ ہوئی تھی۔ کسی معاصر تذکرہ نے آپ کا سنِ ولادت مرقوم نہیں کیا۔ لیکن قرینِ قیاس یہی ہے کہ آپ کی ولادت ۱۹۲۲ء کے لگ بھگ ہوئی تھی۔

ابتدائی تعلیم حضرت ثانی صاحب نے سب سے پہلے قرآن مجید ناظرہ پڑھا اور اس کے بعد ابتدائی کتب فارسی کا علم حضرت غلام محیّ الدین سے حاصل کیا۔ آپ ذیرک تھے جلد ہی ان کتابوں کو عبور کر لیا۔

تکمیل علوم ظاہری آپ نے تمام کتب متداولہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سے پڑھیں۔ چنانچہ صاحب ملفوظات حسینہ کہتا ہے۔

"وکتب صرف وکتب نحو تا عبدالغفور ...... تفسیر جلالین ومدارک و صحاح ستہ نزد احقر (عبدالکریم مولانا) باتمام رسانیدند"

یعنی کتب صرف سے لے کر تفسیر جلالین وصحاح ستہ پر عبور حاصل کر لیا۔ بہرحال آپ ایک متبحر اور جیّد عالم دین تھے۔ راقم الحروف (احقر اقبال باروی) نے آپ کے کتب خانہ کی زیارت کی ہے۔ اس میں کوئی ایسی کتاب نہیں ہے جس کا آپ نے بالاستیعاب مطالعہ فرمایا ہو۔ تمام کتب پر آپ کے دست مبارک سے فٹ نوٹ (حاشیئے) لکھے ہوئے ہیں۔

تکمیل سلوک ظاہری علوم سے فارغ ہونے کے بعد حضرت خواجہ صاحب نے آپ کو ولایت کبریٰ تک تدریجاً اسباق پڑھائے۔ چونکہ آپ طبیعت رسا رکھتے تھے اس لئے جلد ہی تمام سلوک کے مراحل اور مراقبات کو طے کر لیا۔ بالآخر ۱۳۵۶ھ میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حسین اور مبارک موقع پر تمام خلفاء علماء حاضرین مجلس کے سامنے آپ کی اور آپ کے بھائی حضرت مولانا غلام حسین صاحبؒ کی دستار بندی فرمائی۔ اس روز آپ کو اجازتِ طریقہ عالیہ نقشبندیہ کی اجازت بھی مرحمت کی گئی۔

سفر سرہند شریف چونکہ حضرت خواجہ غلام حسین صاحب مرحوم دق الامعاء کے مریض تھے آپ کو حضرت خواجہ قدس سرہٗ، حضرت ثانی صاحب کی

معیت میں لاہور لے گئے حضرت صاحبزادہ غلام حسین مرحوم کو لاہور برائے علاج پہنچا کر وہاں سے سرہند شریف حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس کی حاضری کا شرف حاصل کیا۔ مزار حضرت مجدد رضی پر حضرت خواجہؒ نے ہدایات سے نوازا جس سے حضرت ثانی کے فیض باطنی میں گراں قدر اضافہ ہوا۔

وصیت حضرت خواجہ صاحب قدس سرہٗ حضرت خواجہ صاحب قدس سرہٗ کے وصال سے تین یا چار ماہ پہلے کی بات ہے آنحضرت نے حضرت ثانی صاحب کو یاد فرمایا۔ خادم نے اطلاع دی آپ بارگاہِ حسنؒ میں حاضر ہو گئے۔ وہاں آپ سے جو گفتگو ہوئی تذکرہ نویسوں نے اسے من وعن درج کیا ہے۔

فرمایا : ——— غلام محمد ہو ——— ؟

حضرت ثانی : جی ہاں ——— فقیر حقیر حاضر ہے۔

فرمایا : جب مجھ پر حضرت قبلہ عالم خواجہ محمد عثمان صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے مہربانی فرمائی تھی تو ارشاد کیا تھا ——— "غلام حسن تم کو اللہ کے نام کی اجازت ہے، یہ نام بڑی برکتوں والا ہے سوتے جاگتے۔ اُٹھتے بیٹھتے پیادہ ہو یا سواری پر ہر وقت لوگوں کو سکھاؤ۔ شریعت کی اتباع کرنا۔ لیکن شاہ وگدا کی پرواہ نہ کرنا" ——— میں بھی نہیں یہ کہتا ہوں جو کچھ مجھے میرے حضرت کریم سے ملا تھا وہ سب کچھ میں تمہیں دیتا ہوں۔

آنحضرت کی گفتگو سننے کے بعد آپ نے اپنے دل میں سوچا کہ میں اتنا بارِ گراں کیسے اُٹھا سکتا ہوں اس لئے جلال خاں ذر دلیش (حضرت صاحب کا جس کے ساتھ بہت پیار تھا) کی معیت میں دوبارہ آنحضرت کی خدمت میں عرض کی یا حضرت میں اکیلا ہوں مجھ سے اتنا بڑا کام اکیلے میں نہیں ہو سکے گا ——— آپ نے جوش میں فرمایا۔

"بابو مصلیٰ تم نہ چھوڑنا تمام دنیا تمہارے قدموں پر سرنگوں ہو گی۔ یہ فقیر بھی ہر وقت سایہ کی طرح تمہارے ساتھ ہو گا۔"

بیعت کا آغاز اس فرمان کے بعد اب انکار کا کوئی چارہ ہی نہ تھا اور آپ نے عوام الناس کو اللہ اللہ سکھانا شروع کر دیا۔ لوگ جوق در جوق آپ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہونے لگے۔

سجادگی آنحضرت کے وصال کے بعد تمام خلفاء اور متوسلین نے آپ سے تجدید بیعت کی اور آپ باقاعدہ طور پر حضرت خواجہ صاحب کے سجادہ نشین بن گئے۔

معمولات حضرت ثانی صاحب کے معمولات بھی وہی تھے جو حضرت خواجہ قدس سرہٗ کے تھے آپ کا اٹھنا بیٹھنا حضرت خواجہ کے نقشِ قدم پر تھا۔ صبح و عصر کو مراقبہ، حلقہ بندی، وعظ و تبلیغ مطالعہ کتب آپ کے معمولات میں سے تھے۔

تبلیغی کارنامے آپ نے حضرت خواجہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی طرح تبلیغی جد و جہد کو جاری رکھا ہندوؤں کو مسلمان بنانے میں کوشاں رہتے تھے۔ لوگوں کو بد مذہبوں سے بچنے کی تلقین فرماتے تھے۔ سرگودھا، میانوالی، جھنگ، ملتان اور ملک کے دوسرے علاقوں میں سینکڑوں لوگ تائب ہو کر دستِ حق پرست پر بیعت ہوئے تھے۔

سلسلہ کی اشاعت حضرت ثانی صاحب نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی ترویج میں بہت زیادہ کام کیا۔ آپ ہر شخص کو مرید کر لیتے تھے اور جن لوگوں کو حضرت خواجہ صاحب قدس سرہٗ سے خلافت مل چکی تھی ان کو سلسلہ آگے چلانے کا حکم فرماتے تھے۔ راقم الحروف نے اپنے مرشد کریم حضرت بادو کریمؒ سے سنا تھا۔ کہ میں نے (حضرت بادو کریمؒ) حضرت ثانی صاحب کے حکم پر بیعت کرنا اور سلسلہ کی اشاعت کا کام شروع کیا تھا۔ ورنہ اس سے پہلے مجھے اس کا خیال ہی نہ تھا۔

تعمیرات آپ کو تعمیرِ عمارت کا از حد شوق تھا۔ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے دس سال بعد آپ نے خانقاہ سراجیہ حسن آباد دھکل کی ہیئت ہی تبدیل کر دی تھی جہاں تا حدِ نگاہ ریت کے ٹیلے ہی ٹیلے تھے وہاں شگوفے چٹکنے لگے، کلیاں مہکنے لگیں پھولوں کے انبار لگ گئے۔ سرسبز و شاداب درخت عجب بہار دکھلانے لگے۔ غرضیکہ ہر طرف ایک نئی زندگی، ایک حیاتِ تازہ جھومتی مسکراتی مچلتی وجد کناں ہونے لگی۔

آپ نے حضرت خواجہ صاحب کے عظیم الشان روضہ مبارک کو تعمیر کرایا۔ مزار اقدس کیساتھ عظیم مسجد عجیب و دلکش منظر پیش کر رہی ہے۔ مسجد کے سامنے ایک حسین تالاب اور اس کے جنوب میں ایک شاندار بنگلہ اپنے مہمان کی عظمتِ رفتہ کی یاد دلا رہا ہے۔ یہ وہ بنگلہ ہے جو خواجہ نظام الدین رح تونسوی کی مہمان نوازی کے لئے آپ کی حسن آباد آمد سے انہیں دن قبل تعمیر کیا گیا تھا۔

حملہ ۱۹۶۰ء میں میانوالی کے تبلیغی دورے کے بعد چند دنوں کی بات ہے۔ ایک دن ایک بدبخت اور ناہنجار شخص نے موقع پاکر حملہ کر دیا۔ آپ پر آٹھ بار دس دفعہ چاقو کے بھرپور وار کیے گئے۔ لیکن بفضلِ تعالیٰ آپ اس کے ہر شدید وار سے بچ گئے۔ قاتل کو گرفتار کر لیا گیا۔ گرفتاری کے بعد قاتل نے بتایا کہ مجھے بعض لوگوں کی طرف سے یہ حکم دیا گیا تھا کہ میں آپ کو قتل کر دوں کیونکہ آپ بدمذہبوں کا جارحانہ قوت سے دفاع کرتے تھے اور اس سلسلہ میں آپ نے ایک عدد رسالہ بھی تصنیف فرمایا تھا۔ جس کا نام آپ نے تحقیق الحق رکھا تھا۔ آپ نے کمالِ جرأت سے اپنے قاتل کو معاف کر دیا۔

وصال آپ اس حادثۂ فاجعہ کے تقریباً" دو سال بعد تک زندہ رہے۔ لیکن زخم اتنے کاری تھے کہ ہزار علاج کے باوجود بھی وہ صحیح طور پر مندمل نہ ہو سکے بالآخر ۱۳ محرم الحرام ۱۳۸۲ھ میں آپ اس دارِ فانی سے دار البقاء میں کوچ فرما گئے۔

آن جانِ پاک بود فروغِ حیاتِ ما!
چوں رفت نظمِ زندگی ایں و آں برفت

تصنیفات عجائبات محمدی۔ صدریات محمدی اور بیاض محمدی یہ وہ کتب ہیں جن کو آپ نے تصنیف فرمایا تھا۔ یہ کتابیں غیر مطبوعہ ہیں اور آپ کے کتب خانہ میں موجود ہیں۔


صلى الله عليه وآله وسلم



۵

برگ و سازِ اُو زِ قرآنِ عظیم
مردِ درویشے نہ گنجد در گلیم

حلیہ مُبارک

آپ کا قد مُبارک متوسط تھا. اَبرو کشادہ اور چہرے کا رنگ گندمی مائل سفیدی تھا. ریش مُبارک دَراز تھی. سر کے بال متوسط نہ لمبے اور نہ مختصر، دندان صاف و چمکدار تھے. چہرے پر دائمی مُسکراہٹ تھی. بولتے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پھُول جھڑ رہے ہیں. آنکھیں سُرمگیں جس پر نگاہِ ناز ڈالی اپنا بنا لیا. یہی وجہ تھی کہ ہندو دُور دُور رہتے تھے اور حضرت خواجہ صاحب کو جادُوگر تصوّر کرتے تھے.

عادات و خصائل

انبیاء ہوں یا اولیاء ان کا ہر فرد اخلاقی قدروں سے مزیّن ہوتا ہے. حضرت خواجہ حلیم الطبع، صاحبِ خلقِ عظیم، مرنجانِ مرنج اور صاحبِ دل تھے. خوش مزاجی، زندہ دلی آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی. آپ اپنے تمام مُریدین و متوسلین کو اپنی اولاد سے بھی زیادہ پیار فرماتے ہر فرد یہ سمجھتا تھا کہ حضرت خواجہ صاحب سب سے زیادہ میرے ساتھ محبّت کرتے ہیں. یہ شفقت و نوازش صرف اپنوں تک محدود نہ تھی بلکہ بیگانوں نے بھی آپ کے دربار دُرّبار سے دُرّ بے بہا لُوٹے. آپ حتی الوسع ذاتی طور پر کسی پہ خفا نہیں ہوتے تھے گویا آپ کی زندگی اس شعر کی جیتی جاگتی تصویر تھی.

نارسائی سے دَم رُکے تو رُکے
میں کسی سے خفا نہیں ہوتا

آپ پر مختلف ادوار میں دشمنانِ دین و ملّت نے مختلف طریقوں سے حملے کئے. قید و بند کی صعوبتیں بھی آپ نے برداشت کیں. زبان مُبارک پر کلمہ خیر ہی رہا.

ہر کہ در راہ ما خارے نہد من گل نہم

آپ فرمایا کرتے تھے۔

ہر کہ مارا رنج دہد راحتش بسیار باد
ہر کہ مارا یار نبود ایزد اورا یار باد
ہر کہ خارے بر نہد در راہ ما از دشمنی
ہر گلے کز باغ عمرش بشگفد بے خار باد

اتباعِ سُنت خیر الانام

ویسے تو سلسلۂ نقشبندیہ کا یہ طرۂ امتیاز ہے کہ اس کا ہر فرد جہاں جس جگہ پہنچا اس کا ہر قدم فرمودات سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی میں اُٹھا شریعت کی پابندی طریقت کی اساس ہے۔ خواجہ صاحب خلافِ شریعت کام کبھی برداشت نہ کرتے تھے

"تابع شرع شریف و حامئ دین نبی، خادم اسلام مرشدِ اہلِ حق قطب زماں
نماز باجماعت کی خود بھی پابندی فرماتے اور مُریدین کو بھی تلقین فرمایا کرتے تھے۔
آپ کے آستانہ عالیہ پر نماز جماعت کی پہلی صف میں سب ڈاڑھی والے اشخاص کا مقام ہوتا تھا۔ آپ اکثر اصلاحی تقاریر فرمایا کرتے تھے احیائے سُنت اور اِماتت بدعت سئیہ کے لئے ہر وقت کوشاں رہتے تھے۔ آپ فرماتے ....

"محال است سعدی کہ راہِ صفا۔ تواں رفت جز در پئے مصطفےٰ"

لِباس

زیبائش ظاہری کو قطعاً پسند نہ فرماتے، سادگی اور صفائی آپ کے لباس کا طرۂ امتیاز تھا عموماً سفید لباس پہنا۔ ہاتھ میں عصا رکھتے تھے، قمیص کا گریبان چاک اور سینہ

کھلا رکھتے تھے تہبند نیلگوں یا سیاہ استعمال فرماتے تھے اس کے علاوہ سُرخی مائل لُنگی بھی زیرِ استعمال رہتی تھی۔ کلاہ[1] پر سفید عمامہ آپ کا معمول تھا۔

مہمان نوازی

آپ بڑے مہمان نواز تھے ہر وقت لنگر جاری رہتا تھا شفیق باپ کی طرح ہر قسمی بندوبست خود فرماتے۔ امیر و غریب ہر شخص کو موسم سرما میں حلوا اور گوشت ملتا تھا۔ لیکن موسم گرما میں گوشت کے علاوہ دال نخود ملتی تھی۔ آپ اس بات کے قائل تھے۔

گر فرق مراتب نہ کنی زندیقی

علماء و فضلاء، اور طلباء دین کے لئے مرغی کا گوشت پکتا تھا اور بوقت روانگی سفر خرچ بھی ان کو عنایت فرماتے مہمان کو اللہ کی رحمت سمجھتے اور اپنے متوسلین کو بھی مہمان کی عزت و توقیر کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔

مسلک

آپ گروہ بندی اور فرقہ پرستی سے کوسوں دُور تھے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا مقتدا اور پیشوا مانتے تھے اختلافی مسائل کو خود نہیں چھیڑتے تھے لیکن اپنا عقیدہ کھول کر واضح طور پر بیان فرماتے آپ عاشقِ رسولؐ تھے اس لئے آپ کا ہر قدم سُنت نبوی کے مطابق تھا حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور علم کو ترازو میں نہیں تولتے تھے۔ علم غیب، حاضر و ناظر اور دیگر اختلافی مسائل میں آپ کی سوچ وفکر وہی تھی جو اعلیٰحضرت احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تھی میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عراس بزرگان میں خود بھی شرکت فرماتے اور اپنے مخلصین کو شریک ہونے کا حکم فرماتے تھے۔

---

[1] کلاہ سے مراد کپڑے کی ٹوپی ہے۔

معمولات

اولیاء اللہ وہ نفوس قدسیہ ہیں جن کا ہر لمحہ یادِ الٰہی میں گزرتا ہے۔ سوتے، جاگتے، اُٹھتے، بیٹھتے ہر وقت شریعت کا پاس ہوتا ہے حضرت خواجہ بھی ایک کامل ولی تھے۔ آپ کی ہر ادا سے سُنّت نبوی کی خوشبو آتی تھی۔ امامت خود فرماتے تھے اور نمازوں میں قرات طویل فرماتے تھے۔ نماز اشراق اور تہجّد کبھی قضا نہ ہوئی، جمعہ کے روز بعد نماز اشراق صلوٰۃ التسبیح بھی پڑھ لیا کرتے تھے تلاوت کلام مجید، دلائل الخیرات، حصن حصین اور دُعائے حزب البحر پڑھتے تھے۔ عُرس شریف، عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر عیدوں کے موقع پر خود بھی ختم کلام پاک فرماتے اور دُوسروں کو بھی تلقین فرماتے تھے۔

تہجّد کے وقت لوگوں کو خود بیدار فرماتے تھے۔ نماز فجر اور عصر کے بعد مراقبہ فرمایا کرتے تھے، موسم گرما میں چارپائی پر سوتے تھے۔ سُنّت قیلولہ کی ہمیشہ پابندی فرماتے تھے نمازِ ظہر کے بعد کبھی آپ گھر تشریف لے جاتے اندر مستورات کو اپنے فیوضات و برکات سے نوازتے۔

انداز تناولِ طعام

جب طعام کھانے کا وقت آتا زمین پر چٹائیاں بچھ جاتی تھیں اور حاضرین دو، دو تین، تین کا گروپ بنا کر بیٹھ جاتے اور آپ خواجہ صاحب پہلے اپنے دستِ مُبارک سے طعام تقسیم فرماتے اور پھر اہلِ مجلس کے ساتھ بیٹھ کر سنّتِ نبویہ کے مطابق طعام تناول فرماتے یعنی بائیں پاؤں پر بیٹھ کر دائیں پاؤں کو گھٹنے تک کھڑے رکھتے اور دعا خیر کے ساتھ کھانا تناول کرنا شروع کر دیتے کھانے کے بعد آپ پھر مسنون طریقے سے دعا مانگتے اور دسترخوان لپیٹ لیا جاتا۔

طریقِ غسل

جمعہ اور عیدین کا غسل کبھی ناغہ نہیں فرمایا تھا۔ آپ سر کو مٹی سے دھوتے رِیش مُبارک اور باقی بدن پر صابن استعمال فرماتے تھے بعدہٗ خوشبودار تیل اور عطر لگاتے تھے۔ ہر وضو پر مسواک کرتے اور ہر نماز تازہ وضو سے ادا کرتے تھے وضو کے بعد ریش مُبارک کو کنگھا کیا کرتے تھے۔

ادائیگی نمازِ جنازہ و تعزّیت

اگر آپ کے قرب وجوار میں کوئی فوتگی ہو جاتی تو آپ خود جا کر نماز جنازہ پڑھاتے اور بعد نمازِ جنازہ دُعا بھی مانگا کرتے تھے اور قرب وجوار میں تعزیتی محافل میں بھی شرکت فرمایا کرتے تھے۔

عُسرت کی زندگی

حضرت خواجہ سواگؒ نے اپنا ابتدائی زمانہ نہایت عُسرت اور تنگی میں بسر کیا تھا پیدائش کے چند روز بعد والدہ داغِ مفارقت دے گئی۔ بچپن کی منزل میں والد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ جائداد و زمین بے نام و نشان تھی اپنی اس کیفیت کے متعلق خود ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ فقیر نے دو سال بغیر پگڑی کے اور ایک سال بغیر چادر کے کسمپرسی کی حالت میں گزارے ہیں۔

جب آپ حضرت خواجہ محمد عثمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حضور پیش ہوئے تو اس وقت آپ کی کفالت آپ کے استاذ کر رہے تھے۔ کچھ عرصہ بعد جب فتوحات کا سلسلہ

شروع ہوا تو دنیا کی ہر نعمت آپ کے قدموں میں آگئی تھی آپ کی خانقاہ میں جو کچھ آتا فوراً ہی تقسیم ہو جاتا تھا۔

لنگر

حضرت خواجہ سواگؒ کا لنگر نہایت وسیع تھا ہر خاص و عام کو ان کے مرتبے کے مطابق کھانا ملتا تھا۔ درویشوں اور طلباء کو خورد و نوش کے علاوہ بھی ہر قسم کی سہولتیں میسر تھیں لنگر کے انتظام کے لئے ایک پورا محکمہ تھا۔ میر لنگر پہلے ایک محمد حسین درویش تھا۔ اس کے وصال کے بعد آپ نے صاحبزادہ صاحب کو میر لنگر بنا دیا تھا اور مولوی اللہ بخش صاحب مطبخ خانہ کے کلرک تھے۔ باورچی، حجام اور گوالے وغیرہ سب درویش تھے اور تمام تفویض شدہ کام فی سبیل اللہ سرانجام دیتے تھے۔

سفر اور نمازِ قصر

آپ سفر سنتِ نبویہ کے مطابق کرتے تھے روانگی جمعرات یا پیر کے روز ہوتی تھی لیکن اس کے باوجود آپ کسی دن کو نحس تصور نہیں فرمایا۔ شرعی سفر کی مدت کے متعلق صاحب ملفوظات حسینیہ نے ۸ میل کا تذکرہ کیا ہے حقیقت یہ ہے کہ مؤلف سے تسامح ہو گیا ہے۔ علماء احناف کے نزدیک شرعی سفر کی مدت ۴۸ میل ہے راقم الحروف کہتا ہے کہ حضرت خواجہ صاحب اور اعلیحضرت بریلوی کی تحقیق کی بنا پر شرعی سفر کی مدت ۵۴ میل ہی بنتی ہے اور حضرت خواجہ کا عمل بھی اسی پر ہو گا۔

تواضع و انکساری

آپ تواضع اور انکساری کا پیکر تھے۔ حضرت خواجہ صاحب ہر کام خود اپنے ہاتھ

سے سرانجام دینے کی کوشش فرماتے تھے یہاں تک کہ لنگر شریف کا اکثر و بیشتر کاروبار خود فرماتے آپ فرماتے تھے میاں میں ایک جٹ قوم سے تعلق رکھتا ہوں میں اپنے ہاتھ سے کام کرنے کو عار محسوس نہیں کرتا۔ علماء کی عزت و توقیر بھی تواضع و انکسار کا بیّن ثبوت ہے۔

توکّل بر خُدا

آپ متوکل تھے آپ مخلصین سے فرمایا کرتے تھے کہ اسم ذات "اللہ" میں سب دُکھوں کا مداوا ہے —— "مجھے مرشد نے اللہ اللہ سکھایا ہے"۔

بگو اللہ چہ لفظ دیا چہ نام است

کہ او وردِ زبانِ خاص و عام است

اتنے بڑے لنگر کا انتظام و انصرام اور پھر نقد رقوم کی تقسیم ہی لوگوں کو اس بات پر اُکساتی تھی کہ آپ ایک بہت بڑے کیمیا گر ہیں لیکن معاملہ برعکس تھا۔ آپ نے وقتِ وصال اپنے جانشین حضرت خواجہ غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ کو فرمایا تھا کہ اسم اللہ کی ضرب اور مصلّیٰ درویشی تم نہ چھوڑنا میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمام کائنات تیرے قدموں پر سرنگوں ہوگی یہی وہ چیز ہے جس کا نام توکّل ہے۔

رُعب و دَبدبہ

آپ شفیق اور ملنسار انسان تھے لیکن حق گوئی اور کلمۃ الحق کے بیان کرنے میں آپ کی جُرأت اور دلیری قابلِ دید تھی۔ حضرت خواجہ صاحب کے سامنے بڑے بڑے رؤساء اور اُمراء کا پتہ گم ہو جاتا تھا۔ آپ کے رُعب کی وجہ سے پوری مجلس پہ سناٹا چھا جاتا تھا۔

تبلیغی جدوجہد

آپ کی پوری زندگی تبلیغ اسلام میں صرف ہوئی۔ آپ کے تقاریر کا سلسلہ غیر متناہی تھا جہاں اور جس جگہ تشریف لے گئے اپنی مسیحا نفسی سے مُردہ دلوں کو حیاتِ جاوداں بخشتے رہے ہزاروں راہ گم کردہ لوگوں نے آپ کے دستِ حق پرست پر بیعت کر کے ہدایت پائی۔ آپ کی تقریر قلوب و اذہان کو اس قدر متاثر کرتی کہ لوگ رسم و رواج کو چھوڑ کر احکام شریعت پر عمل کرنا شروع کر دیتے تھے۔ خصوصی طور پر غیر مسلم "ہندو" آپ کی توجہ کا ہدف تھے، ہزاروں ہندوؤں نے اپنے زنّار توڑ کر رشتہ تسبیح ہاتھ میں لے کر حلقۂ بگوش اسلام ہو گئے، یہ نگاہِ ولی کی تاثیر تھی کہ ایک دفعہ اگر جس غیر مسلم پر پڑ گئی اس کی عاقبت سنور گئی۔ ہندوؤں کو مسلمان بنانے پر آپ کو کتنے مقدمات میں ملوث کیا گیا مگر آپ کا بال بیکا بھی نہ کر سکے۔ حضرت خواجہ نظام الدین تونسوی فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے تو ایک ہندو کو مسلمان بنایا مصائب و آلام کے چکر میں پھنس گئے کتنا خوش قسمت ہے مولانا غلام حسن جس نے ہزاروں کو غلام محمد بنا دیا اور ہندو اس کا کچھ نہ کر سکے۔

محبتِ شیخ، صحبتِ مرشد

حضرت خواجہ کو اپنے شیخ سے بہت محبت تھی تقریباً چالیس سال حضرت خواجہ محمد عثمانؒ و خواجہ سراج الدینؒ کی خدمت عالیہ میں گزارے اپنے شیخ کی خدمت میں چالیس چالیس اونٹ غلے کے نذرانہ پیش کیا۔ قطب العالم کے تمام خلفاءِ عظام سے زیادہ خدمت گزار و جاں نثار تھے۔

آپ ہمیشہ فرمایا کرتے مجھے جو کچھ حاصل ہوا ہے، وہ اپنے مشائخ کی محبت اور

ان کی صحبت سے حاصل ہوا ہے۔ حضرت خواجہ محمد عثمان علیہ الرحمۃ کے وصال کے بعد ہر سال عرس مبارک میں شرکت کرتے یہاں تک آخری عمر میں جب آپ بیمار ہو گئے اور چلنا پھرنا مشکل تھا اس وقت بھی آپ نے عرس کی حاضری کو نہ چھوڑا پالکی میں بیٹھ کر موسیٰ زئی کے کٹھن سفر پر چل نکلے۔ آپ فرمایا کرتے تھے "اپنے پیر و مرشد میں گم ہو جانا اور اسی کے رنگ میں رنگ جانا کہ " کَاَنَّہٗ ھُوَ " کے مظہر نظر آئیں یہی فنا فی الشیخ کا مقام ہے۔ حضرت خواجہ اپنی ہر ادا اور ہر بات میں مرشد کا رنگ پیدا کرنے کی سعی فرماتے تھے اور یہی بات اپنے متوسلین میں پیدا کرنے کے آرزو مند رہتے تھے۔

بزرگانِ دین کی زیارت

حضرت خواجہ سواگ رح دوسرے مشائخ کی طرح مختلف بزرگانِ دین کی خدمت میں حاضر ہوتے اور انکی مزارات کو مرکز تجلیاتِ ربانی تصوّر کرتے تھے۔ آپ نے ابن تیمیہ اور محمد بن عبدالوہاب کے موقف کا بار بار رَد فرمایا" انہوں نے صالحین کے آستانوں کی زیارت کو منع کیا ہے۔"

آپ کا طریقہ کار یہ تھا کہ سفر و حضر میں ہر جگہ علماء، فضلاء، بزرگانِ دین سے ضرور ملاقات کرتے اور مزاراتِ اولیاء پر حاضری دیتے اور فرماتے حصولِ فیوض و برکات کے لئے بہترین مقامات اولیاء اللہ کے مزارات ہیں اولیاء اللہ اپنی مزارات میں زندہ ہیں اور ان کے تصرفات دنیوی زندگی سے زیادہ ہیں۔

گر تو سنگ خارہ و مرمر شوی
چوں بصاحبدل رسی گوہر شوی

آپ حضرت سلطان باہو رح، حضرت مجدد الف ثانی رح، حضرت مخدوم لعل عیسن کروڑ، حضرت غوث بہاؤ الحق والدین زکریا ملتانی رح کی مزارات پر کئی بار حاضری دی اور ان سے فیوض حاصل کئے۔

حضرت لعل عیینؒ کے احسانات کا تذکرہ آپ کھلے بندوں فرمایا کرتے تھے آپ پر جب بھی مصیبت نازل ہوئی حضرت لعل عیینؒ کے روضہ کو جائے پناہ تصوّر کر کے حاضر ہوتے

نظامِ تعلیم و تربیت مُریدین

حضرت خواجہ کے ہاں تربیت مُریدین کا ایک باقاعدہ نظام جاری تھا آپ ان کی اصلاح و تربیت میں خاص دلچسپی کا مظاہرہ فرماتے تھے اور ہر مُرید کو اس کی استعداد و صلاحیت کے مطابق سلوک کے اسرار و رموز بتاتے تھے آپ کا یہ ارشاد تھا کہ خانقاہ سراجیہ ایک دارالشفاء ہے اس میں ہر قسم کے مریض آتے ہیں اور ان کا ان کے مرض کے مطابق علاج کیا جاتا ہے. آپ لوگوں کو درستیٔ اخلاق اور اتباعِ شریعت کا درس دیا کرتے تھے. ہر مُرید کو برائی سے بچنے، تقویٰ، محبّتِ الٰہی، خدمتِ خلق کی ہمت پیدا کرنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ جو بھی در پہ آیا اُسے غنی کر دیا ——— چور نے چوری سے توبہ کی، شرابی نے شراب پینا چھوڑ دیا غرض کہ آپ کی تلقین و صحبت کا یہ اثر ہوتا تھا کہ آنے والے کی کایا پلٹ جاتی تھی. آپ ہر آنے والے کو درج ذیل عناصر خمسہ کی تلقین فرماتے تھے

۱. ادب و احترام پیدا کیا جائے.
۲. اِحیاء سنت اور اماتت بدعت کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے.
۳. اشاعت سلسلہ میں سعی و جہد مسلسل سے کام لیا جائے.
۴. مرشد کی صحبت اختیار کی جائے.
۵. غیر مسلموں سے بہتر سلوک کیا جائے.

اشاعت سلسلہ عالیہ مجدّدیہ

آپ ہمیشہ اشاعت سلسلہ اور تبلیغ دین میں مگن رہتے، نامساعد حالات میں

بھی ترویج سلسلہ میں کوتاہی نہ کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ کلور کوٹ تشریف لے گئے، وہاں سے آپ کو "بلند" لے جایا گیا دریں اثناء آپ کو ٹانگوں کا درد لاحق ہو گیا درد کی شدت کے باعث قابلِ سفر نہ رہے لونڈ پور لوّانہ کے احباب نے عرض کیا ہماری دعوت قبول فرماویں باوجود شدید تکلیف کے وہ دعوت منظور فرمائی وہاں دستِ حق پرست پر ہزاروں لے توبہ کی اور ہزاروں سلسلہ عالیہ میں بیعت ہوئے۔ آج آپ کے مُرید کراچی سے لے کر پشاور اور بلادِ عرب تک موجود ہیں۔

نظامِ خلافت

حضرت خواجہ غُلام حسن رحمۃ اللہ نے خلافت کا ایک مکمل اور مضبوط نظام قائم کیا ہوا تھا۔ یہاں پر آئے ہوئے کسی شخص کو فیضِ ازلی سے محروم نہیں کیا جاتا تھا۔ حصّہ بقدر جُثّہ ہر شخص فیض یاب ہوتا تھا۔ مگر خلافت کے بارے میں بڑے حزم و احتیاط سے کام لیا جاتا تھا۔ ہر کہ ومہ کو دستار خلافت نہیں دی جاتی تھی۔ طریقہ کار خلافت وہی مستعمل تھا جو کہ سلسلہ عالیہ میں حضرت مجدّد الف ثانیؒ سے آج تک مروّج ہے۔ جس کو خلافت دینا مقصود ہوتا تھا اس کی سب سے پہلے دستار بندی کی جاتی اور پھر اجازت نامہ تحریری طور پر اس کے حوالے کر دیا جاتا تھا۔ اجازت نامہ کے الفاظ بایں طور مرقوم ہوتے تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

الحمد لولیہ والصلوٰۃ علی نبیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

اجازت طریقہ شریفہ من جانب فقیر حقیر لاشئ غلام حسن عفی عنہ امروز درویش

"فلاں بن فلاں" "قوم" "فلاں" بروز .... بوقت .... بتاریخ ....

اجازت از قلب تا لاتعین دادم کہ سلوک یعنی طریقہ حضرات کرام نقشبندیہ قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہم الاقدس لفیوضاتِ ایشاں ہمہ خلق را بدہید اللھم ارزقنی من فیوضاتھم ولا تحرمنی من برکاتھم آمین یارب العٰلمین۔

فقیر حقیر لاشئ غلام حسن عفی عنہ
از خانقاہ شریف سراجیہ
حسن آباد کروڑ

آپ نے سینکڑوں مریدین کو خلافت عطا فرمائی تھی۔ ان میں بعض مشہور خلفاء کے نام درج ذیل ہیں۔ سب سے پہلے ان خلفا کا ذکر کریں گے جنہوں نے سلسلہ عالیہ جاری کیا اور ساری عمر اس سلسلہ کی ترویج و ترقی میں کوشاں رہے۔

۱۔ حضرت خواجہ غلام محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ حسن آباد تھل۔
۲۔ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب جامپوری استاد حضرات مخدوم زادگان۔
۳۔ حضرت مولانا گل حسن صاحب مرشد آباد جبجول شریف ضلع میانوالی آپ نے حضرت خواجہ سواگ رح کی زندگی میں وصال پایا ان کے بعد مولانا عبدالغفور صاحب ان کے سجادہ نشین ہوئے صاحب مذکور بھی حضرت خواجہ سواگ رح سے خلافت یافتہ تھے۔
۴۔ حضرت مولانا عبدالغفور صاحب سکنہ دریا شریف ضلع کیمپلور۔
۵۔ حضرت مولانا خان محمد صاحب سکنہ بستی بزدار ڈیرہ غازیخاں۔
۶۔ حضرت حافظ عبدالرحمٰن صاحب سکنہ آڑی لعل خان ضلع مظفر گڑھ۔
۷۔ حضرت صوفی محمد اسد خان صاحب آڑی لعل خاں گجرات ضلع مظفر گڑھ۔
۸۔ حضرت سید محسن شاہ صاحب راڑہ شم لورالائی بلوچستان۔
۹۔ حضرت سید حافظ اسمٰعیل شاہ صاحب راڑہ شم لورالائی بلوچستان۔
۱۰۔ حضرت سید شیر شاہ صاحب سکنہ بستی لعل شاہ لودہراں۔
۱۱۔ حضرت سید عبداللہ شاہ صاحب بستی کالے واہ ڈیرہ غازیخاں۔
۱۲۔ حضرت سید اکبر علی شاہ صاحب اچھرہ لاہور۔
۱۳۔ حضرت صاحبزادہ محمد زاہد صاحب موسیٰ زئی شریف۔
۱۴۔ حضرت صاحبزادہ اخوند حزب اللہ صاحب موسیٰ زئی شریف ڈیرہ اسماعیل خاں۔
۱۵۔ حضرت غلام قاسم صاحب کمبوہ شریف۔

۱۶۔ حضرت شیخ سعد الدین صاحب سکنہ اُڈرہ جھنگ۔
۱۷۔ حضرت مولانا مولوی عبد اللہ صاحب المعروف حضرت پیر بارد"
۱۸۔ حضرت مولانا علامہ غلام نبی صاحب حافظ مثنوی مولانا روم لودھراں۔
۱۹۔ حضرت مولانا فقیر سلطان علی صاحب شاہ دالہ سرگودھا۔
۲۰۔ حضرت صوفی خیر محمد صاحب سکنہ لغلانی تونسہ شریف۔

وہ[1] حضرات جن کو آپ کی طرف سے اجازتِ توسیع سلسلہ تو مل چکی تھی مگر کسی سبب سے اشاعتِ سلسلہ عالیہ مجددیہ نہ کر سکے۔ ان کے نام حسب ذیل ہیں۔

۱۔ حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب قدس سرہٗ آپ کا مفصل تذکرہ آئندہ اوراق میں کیا جائے گا۔
۲۔ حضرت جلال خاں صاحب مرحوم چوٹی زیریں۔
۳۔ حضرت حاجی تصدق خاں صاحب ڈیرہ اسماعیل خاں۔
۴۔ حضرت مولانا کریم بخش صاحب مصنف مسیحائی صادق آڈہ اکبر شاہ مظفر گڑھ
۵۔ حضرت بہاؤ الدین صاحب قریشی میانوالی۔
۶۔ حضرت مولانا شیخ کلیم اللہ صاحب کوٹلہ جام۔
۷۔ حضرت صوفی نور محمد صاحب بصیرہ قندرانی ضلع مظفر گڑھ۔
۸۔ حضرت سید عبد اللہ شاہ صاحب اڈہ ششم بلوچستان۔
۹۔ حضرت سید اللہ بخش صاحب سکنہ عنایت شاہ فتح پور۔
۱۰۔ حضرت سید مہربان شاہ صاحب وزیرستان۔
۱۱۔ حضرت مولانا غلام حیدر صاحب قندھاری افغانستان۔

---

[1] راقم الحروف نے یہ نام حضرت صاحبزادہ احمد حسن سلمہ الرحمٰن کی تحقیق کے مطابق درج کیے ہیں تاہم میری تحقیق کے مطابق ان میں بعض وہ خلفاء بھی ہیں جنہوں نے حضرتِ ثانی سے دستارِ خلافت حاصل کی۔

۱۲۔ حضرت حاجی پُھلا خاں چوٹی زیریں ڈیرہ غازیخاں۔
۱۳۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب داسو آستانہ جھنگ۔
۱۴۔ حضرت شیخ عبد الرحیم صاحب نور پور تھل۔
۱۵۔ حضرت مولانا محمد حیات صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔
۱۶۔ حضرت مولانا سید محمد بخش صاحب ڈیرہ غازیخاں۔

شیعہ سُنی تنازعات

خانقاہ سراجیہ حسن آباد نشیب اسی جگہ واقع ہے جہاں اِرد گرد شیعہ حضرات کی کثرت تھی اور پھر کروڑ لعل عیسن کے مخادیم (جو کہ حضرت لعل عیسن کی اولاد سے منسوب ہیں) وہ بھی شیعہ تھے آپ کے ساتھ اکثر مخاصمت، بغض و عناد رکھتے تھے باوجود اتنی شدید عداوت کے آپ ان لوگوں سے محبت و شفقت سے پیش آتے تھے بعض شیعہ آپ سے کرامت کے طلبگار بھی ہوتے تھے۔ آپ ان کو بھی نامراد نہ لوٹاتے تھے۔ نُور پور تھل کا واقعہ بھی اسی شیعہ سُنی تنازعہ کا ایک شاخسانہ تھا۔

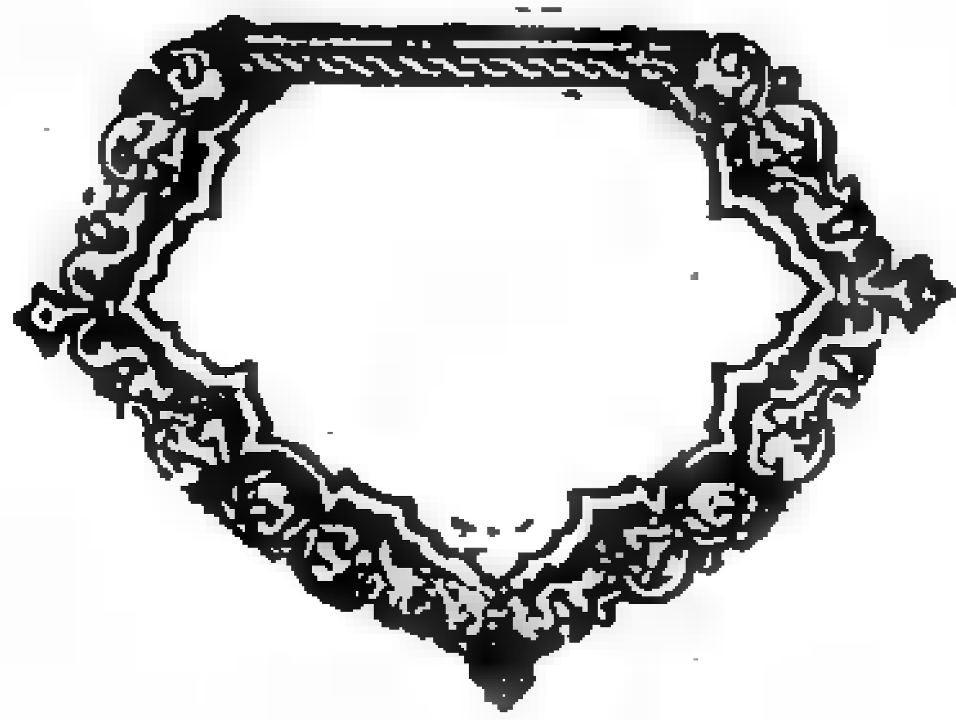
چنانچہ کئی بار ایسا ہوا کہ بعض شیعہ آپ کی خدمت میں دنیاوی کام کے سلسلے میں حاضر ہوتے تو آپ اُن کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آتے اور ان کے جائز کام کو فوری طور پر کر دینے کا حکم صادر فرماتے۔

اتنی ملاطفت اور رحمدلی کے باوجود سبّ صحابہؓ کرنے والے شیعہ کے بارے میں فرماتے تھے کہ ان سے توبہ کی اُمید نہ رکھو کیونکہ ان کا ایمان بغضِ صحابہؓ سے جل چکا ہے۔

غیر مسلم دربار سواگ میں

آپ کا دَور اِفتراق و انتشار کا دَور تھا امن و سکون چھن چکا تھا لیکن

اُس دورِ بے ہنگم میں آپ کی خانقاہ غیر مسلم کے لئے مامن تھی۔ چونکہ آپ نہایت وسیع المشرب بزرگ تھے اپنے متوسلین سے دوسرے مذاہب کے ساتھ اُنس و محبت کے برتاؤ کرنے کا حکم دیتے تھے۔ آپ کی تلقین تھی اپنے مذہب، تہذیب و تمدن پر عمل پیرا رہو اور غیر مذاہب کے لوگوں سے نفرت کا رویہ نہ برتو۔ بدیں سبب ہزارہا ہندوؤں اور سکھوں نے آپ کے دستِ مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا، اور دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ غیر مسلموں کی طرف سے اپنے خلاف دائر کردہ مقدمات کی خود پیروی کرتے تھے۔ نومسلم شیخ صاحبان کی بے حد خدمت کرتے اور ان کو قرآنِ کریم پڑھنے اور دینی علوم حاصل کرنے کی ترغیب دیا کرتے تھے۔ اگر ہم اس تذکرے میں تمام نومسلم لوگوں کے حالات فرداً فرداً تحریر کریں تو ایک دفتر بے پایاں کی ضرورت ہے ہم ان میں سے چند ایک کے نام لکھنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ مولانا قاضی شیخ کلیم اللہ صاحب، مولانا شیخ محمد عبداللہ صاحب، مولانا شیخ غلام رسول صاحب، مولانا شیخ سعدالدین صاحب، مولانا شیخ غلام حسن صاحب وغیرہ۔ یہ وہ حضرات ہیں جنہوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد علوم دینیہ پر عبور حاصل کیا اور اپنے وقت کے متبحر علماء کی صف میں شامل تھے۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

از دل نرود لذتِ حرفِ دل او،
در بست کہ از گوش بروں نتواں کرد

اِرشاداتِ عالیہ



یہ وہ تاریخی محل ہے جو حضرت خواجہ نظام الدین تونسوی کی آمد سے قبل انکی رہائش کے لئے صرف پندرہ دن میں حضرت ثانیؒ نے تعمیر کرایا تھا۔

حضرات اولیاء کی زندگیاں اُمتِ مسلمہ کے لئے مشعل راہ ہوتی ہیں ان کا اُٹھنا، بیٹھنا، بولنا، چلنا پھرنا عام مسلمانوں کے لئے درسِ عمل ہوتا ہے۔ حضرت شیخ عطار رحمۃ اللہ علیہ نے تذکرہ الاولیاء میں سید الطائفہ حضرت جُنید بغدادیؒ کا یہ قول نقل فرمایا کہ مردان راہِ خدا کا ذکر وفکر اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں ایک لشکر ہے۔ ذکر اولیاء شکستہ دلوں کی مرہم اور کفارہ گناہ ہے ــــــ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

ذکر الانبیاء من العبادۃ و ذکر الصالحین کفارۃ

انبیاء علیہم السلام کا ذکر عبادت ہے اور صالحین کی یاد منانا ماحی الذنوب ہے۔

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ کا ارشاد ہے۔

عِندَ ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ

ذکر اولیاء پر رحمت نازل ہوتی ہے۔

جس طرح بارش سے اُجڑی کھیتیاں، چٹیل میدان سرسبز و شاداب ہو جاتے ہیں اسی طرح ذکر اولیاء سے قلوب و اذہان میں تسکین پیدا ہوتی ہے۔ اولیاء اللہ کے ارشادات ان کی صحبت اور مجلس کی یاد دلاتے ہیں وہ کتاب جس میں تذکار اولیاء اور نصائح صلحاء ہوں انسانی زندگی کے لئے اس کا مطالعہ بہترین راہِ عمل ہوتا ہے۔ کسی ولی کا تذکرہ پڑھتے وقت جو فیوض و برکات صاحبِ مطالعہ کو حاصل ہوتے ہیں وہ صد سالہ طاعت بے ریا سے بھی بالاتر ہوتے ہیں۔ راقم الحروف یہ بات علیٰ وجہ البصیرۃ کہتا ہے کہ مردان خدا کے اقوال زرّیں دل ذگاہ کو مسلمان بنا دیتے ہیں صوفیاء کے ملفوظات تعلیم اخلاق کے سلسبیل و کوثر ہوتے ہیں جس کی خاموش روانی "بحر ذخار دل" کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ اور مردہ دلوں کے لئے آبِ حیات کا کام دیتی ہے اقوال و ارشادات زندہ ولی سے زندہ رابطہ پیدا کرنے کا وسیلہ بن جاتے ہیں۔ اس تذکرہ میں ہم نے سراج الاولیاء حضرت خواجہ سواگ قدس سرہ کے اقوال کو عنوانات کے تحت پیش کیا ہے تاکہ اہلِ دل کے لئے رابطہ شیخ کا کام دے سکیں اور قاری مرشد کے اقوال کو پڑھ کر اپنی عارضی دنیا کو یقینی طور پر سنوار سکے۔

ارشاداتِ عالیہ

مقصد سلوک و بیعت مرشد

ایک روز آپ نے ارشاد فرمایا کہ منازل سلوک کو طے کرنے اور مشائخ کرام کی اتباع کا اصل مقصد مقام احسان کو حاصل کرنا ہے۔"

آپ نے مقام احسان کی تفصیل بتانے کے لئے تسبیح خانے سے مشکوٰۃ شریف منگوائی اور حدیث جبریل علیہ السلام کو بیان فرمایا۔

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال بینھما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم اذ طلع علینا رجل شدید بیاض الثیاب شدید سواد الشعر لا یرٰی علیہ اثر السفر ولا یعرفہ منا احد حتی جلس الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسند رکبتیہ الی رکبتیہ و وضع کفیہ علی فخذیہ وقال یا محمدؐ اخبرنی عن الاسلام قال الاسلام ان تشہد ان لا الٰہ الا اللہ ان محمد رسول اللہ وتقیم الصلوٰۃ وتوتی الزکوٰۃ وتصوم رمضان و تحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا قال صدقت فعجبنا لہ یسئلہ ویصدقہ قال فاخبرنی عن الایمان قال ان تؤمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ قال صدقت قال فاخبرنی عن الاحسان قال ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک الحدیث

مذکورہ بالا حدیث شریف بطور دلیل بیان فرمائی۔ آپ کا اصل مقصد یہ تھا۔ انسان جب اللہ کا عبد بن جاتا ہے تو پھر اس کی نگاہ ہر طرف "ہُو" کے نظارے دیکھتی ہے آنکھوں میں اسی کا جلوہ سما جاتا ہے۔

سمایا ہے تو جب سے نظر دل میں میری
جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے

بوقت عبادت اس کی نظر اللہ پر ہوتی ہے اور اسے قیام و سجود میں جلوۂ یار بے پردہ نظر آتا ہے اور بے اختیار پکار اٹھتا ہے۔

چشم بکشا کہ جلوۂ دلدار متجلی است از در و دیوار

خواب و تعبیر خواب

دریا خاں میں آپ نے ایک خواب دیکھا ایک جم غفیر ہے جس میں انسان اور ملائکہ شامل ہیں ان تمام نے میرے اوپر ایک سبز چادر ڈال دی اور پھر کچھ عرصہ بعد سفید چادر ڈال دی ہے تعبیر بتانے میں لوگوں نے معذوری ظاہر کی تو آپ گویا ہوئے کہ سبز چادر مصائب و آلام کی آمد کا نشان ہے اور سفید چادر تمام مصائب ختم ہونے کی دلیل ہے کہ آخر عمر میں سکون و اطمینان سے گزرے گی۔

ولائت صغریٰ و احساس خطر

ایک دفعہ آپ نے یاران طریقت کی محفل میں فرمایا کہ منبدی جب مقام ولائت صغریٰ پر پہنچتا ہے تو بہت سے خطرات اس کو گھیر لیتے ہیں یہی وہ وقت ہوتا ہے کہ سالک کو اپنے عیوب و نقائص مرشد کامل میں نظر آتے ہیں اور نظر باطنی نہ ہونے کے سبب گمراہ ہو جاتا ہے ان خطرات کے دفعیہ کے لئے رابطۂ شیخ کو محکم سے محکم تر کرے اور شیخ کامل کے وجود کو ایک نعمت تصور کرے۔

ولائت صغریٰ کا مقام طے کرنے کے بعد اگرچہ خطرات وارد ہوتے ہیں مگر وہ بجائے نقصان، ترقی درجات کا باعث بنتے ہیں بشرطیکہ مرشد سے متعلق خلل اعتقاد کے مرض میں مبتلا نہ ہو نیز فرمایا کہ نسبت جلی سے ہمہ قسمی مبشرات کا ظہور ہوتا ہے۔ یہ مبشرات ابتدائی مراحل کے غماز ہیں ان پر خوشی لاحاصل ہے

قبض و بسط

آپ کے ارشاد لکھنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ قبض و بسط کی تشریح کر دی جائے تاکہ آپ کا فرمان سمجھنے میں آسانی پیدا ہو۔

یہ دونوں تصوف کی اصطلاحات ہیں ایک دوسرے کی متضاد۔ بسط اہل نظر کے نزدیک اس کیفیت کا نام ہے جس وقت طالب مرشد کی نگرانی میں ذکر و فکر اور مراقبہ شروع کرتا ہے تو دل میں لذت و سرور کا عنصر پیدا ہوتا ہے۔ ذوق و شوق کی فراوانی ہو جاتی ہے قلب سالک میں اتنی وسعت و کشادگی پیدا ہوتی ہے کہ وہ بے اختیار پکار اٹھتا ہے ؎

دل دریا سمندر وں ڈونگھا کون دلاں دیاں جانڑے ہو

اس جذبۂ انبساط کا نام بسط ہے۔

اور اس کے برعکس جب کبھی کسی لغزش کی وجہ سے لذت و سرور معدوم ہو جاتے ہیں بد ذوقی طاری اور کشادگی قلب مٹ جائے تو اس کیفیت کو قبض کہتے ہیں۔ اب اس تشریح کی روشنی میں حضرت خواجہ کے ارشادات سمجھنے کی کوشش کی جائے۔

قدسیہ فرمایا اگر قبض کا باعث گناہ کبیرہ یا صغیرہ یا اتباع شریعت میں کمی کا شائبہ ہو تو استغفار پڑھنا چاہیئے جب تسبیح تمام ہو جائے تو آخر میں

استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ

پورا پڑھا جائے۔ اور قبض کا باعث ان میں سے کوئی بات نہ ہو تو فکر کرنے کی کوئی بات نہیں بلکہ ترقی درجات ہوتی ہے۔

سیر آفاقی و انفسی

کسی نے سوال کیا کہ سیر آفاقی اور انفسی سے کیا مراد ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا:

اگر سالک کو اپنے سے باہر آفاق میں انوار الٰہی کا مشاہدہ ہو تو اس کو سیر آفاقی کہتے ہیں۔ اور اگر اس کے وجود کے اندر انوار الٰہی درخشاں ہوں تو یہ سیر انفسی ہے۔

مشاہدہ سیر آفاقی

آپ نے فرمایا سالک کو ابتدا میں سیر آفاقی بہت ہوتی ہے اور کبھی یہ سلسلہ بالکل ختم ہو جاتا ہے بہر حال سالک کو اس پر خوش ہونا چاہیئے اور اگر وہ دکھائی نہ دے تو غمگین ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

وقوفِ قلبی

عبادت میں سستی کا ذکر ہو رہا تھا آپ نے ارشاد فرمایا کہ سلسلہ نقشبندیہ میں وقوفِ قلبی شرط ہے۔ حضرات مشائخ عظام نے لطیفہ قلب پر اسم ذات کی تعداد بارہ ہزار مقرر فرمائی ہے اور دیگر لطائف پر دو دو ہزار کا تقرر کیا تاکہ آسانی سے کئے جا سکیں۔

تصوّرِ شیخ

تصوّرِ شیخ کے بارے میں سوال کیا گیا؟ آپ نے فرمایا تصوّرِ شیخ جائز ہے اور تصوّف کی جان ہے کوئی وقت اور لمحہ تصوّرِ شیخ سے خالی نہ ہو البتہ نماز میں منع ہے۔ اگر بے اختیار نماز میں تصوّرِ شیخ قائم رہے تو سالک کے لئے یہ نعمتِ عظمیٰ ہے۔

مراقبہ

ایک روز مراقبہ کے متعلق ارشاد فرمایا کہ دن رات میں تین دفعہ مراقبہ ضرور کرنا

چاہیئے بعد نماز فجر، بعد نماز عصر اور بعد نماز تہجد اور ہمیشہ باوضو رہنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

سالک محفلِ شیخ میں

فرمایا جو سالک محفلِ شیخ میں بیٹھے تو دل کو قابو میں رکھے ذکر و فکر سے احتراز کرے بلکہ مرشد سے فیض آنے کا انتظار کرے اگرچہ مرشد کسی کام میں مشغول ہو یا کسی سے محوِ گفتگو ہو۔ ان حالات میں بھی سالک منتظرِ فیض ہو۔

خانقاہ سراپا فیض

ارشاد فرمایا کہ خانقاہِ فقیر میں ہمیشہ وہ لوگ آتے ہیں جن کی قسمت میں فیض لکھا ہوا ہوتا ہے آج تک اس میں کوئی بے نصیب قدم نہیں رکھ سکا۔

در پہ منگتا جو آیا غنی کر دیا

ایک روز آپ نے حضرت خواجہ خواجگاں محمد عثمان مجددیؒ کے متعلق فرمایا، آپ کا فرمان ہے جو شخص تین بار خانقاہ (دربار موسیٰ زئی شریف) آئے گا وہ خالی نہیں جائے گا۔ اور یہ فقیر (خواجہ سواگؒ) بھی کہتا ہے جو شخص خلوصِ نیت سے خانقاہ سراجیہ حسن آباد تھل میں آئے گا محرومِ فیض نہیں ہوگا۔

تقسیمِ ایّام

ایک دن خلیفہ سید محسن شاہ ساکن راڑہ شم نے خدمت عالیہ میں عرض کیا کہ تحفہ

نصائح میں مختلف حاجات کے لئے مختلف ایام کا تعین کیا گیا ہے۔ یہ تقسیم درست ہے
آپ نے فرمایا شریعت محمدیہ میں تعین ایام کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ یعنی ایام سعد و نحس
کا کوئی تذکرہ نہیں ہے۔

رابطۂ شیخ

سید راجن شاہ سکنہ نواں کوٹ کو حضور نے بیعت کرتے ہوئے فرمایا رابطۂ شیخ
دو قسم ہے ایک کسبی اور دوسرا ذاتی اللہ تعالیٰ تمہیں رابطۂ ذاتی عطا فرمائے۔ ایک طالب
سلوک میں کسبی قابلیت ہوتی ہے اور دوسرے کی استعداد ذاتی ہوتی ہے کسبی اپنی محنت
اور لگاتار عبادت کرنے سے رابطۂ شیخ حاصل کرتا ہے ذاتی کا سینہ صاف و شفاف
ہوتا ہے مرشد گرامی کے انوار باطنی شعاع آفتاب کی طرح ہر وقت اس کے قلب پر
پڑتے رہتے ہیں۔ یہ رابطہ ذاتی کہلاتا ہے۔

ادب پہلا قرینہ ہے

حکیم کریم بخش صاحب آڑہ اکبر شاہ کو ایک دن قدمبوسی نصیب ہوئی آپ حکایت
فرما رہے تھے ——— ایک بادشاہ کے سامنے وزیر کھڑا تھا بادشاہ کسی معاملہ میں
اس سے محو گفتگو تھا۔ دریں اثناء وزیر بند قبا درست کرنے لگا بادشاہ کو غصہ آ گیا اور
کہا تو عجیب ملازم ہے کہ آقا تجھ سے مخاطب ہے تو اپنے کپڑے کے بند درست کرنے میں
مصروف ہے۔ آپ نے فرمایا جب اہل دنیا کے سامنے اس قدر ادب کی ضرورت ہے
تو احکم الحاکمین کے سامنے نہایت مودب ہونا اشد ضروری ہے۔

مردودِ طریقت

آنحضرت نے سید محسن شاہ سے مخاطب ہو کر فرمایا جو شخص اپنے مرشد کی امورِ دین یا امورِ دنیا میں کسی کی مخالفت کرے وہ مردودِ طریقت ہوتا ہے۔

نمازِ تہجّد

حضرت خواجہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ فقیر کو ملنے کے لئے آنے والے اکثر نمازِ تہجّد کے لئے سستی برتتے ہیں اس لئے ان کو جگانے کا بندوبست کرنا چاہیئے۔ اسی لئے کئی بار آپ بوقت سحر ہاتھ میں لالٹین لے کر مخلصین اور درویشوں کو تہجّد کے لئے جگاتے تھے آپ نے مزید فرمایا کہ حضرت قیوم زماں خواجہ محمد عثمان رحمۃ اللہ بھی بہ نفسِ نفیس لوگوں کو تہجّد کے لئے جگایا کرتے تھے۔

قیومِ زماں اور خدمتِ شیخ

ایک روز اپنے پیر و مرشد حضرت محمد عثمان رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق فرما رہے تھے کہ جب ہمارے حضرت اپنے مرشد قطب الاقطاب حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں طالب سلوک ہوئے تو اپنے مرشد کی خدمت کو فرض سمجھ لیا۔ آپ ان کے خطوط کا جواب لکھتے، صلوٰۃ خمسہ کی امامت کرتے، درویشوں کے مکانات کی لپائی کرتے اور تقسیم لنگر بھی آپ کے ذمہ ہوتا تھا۔ اگر حضور بیمار ہوتے تو پنیتالیس میل پیدل سفر کر کے ڈیرہ اسماعیل خاں کے اطباء سے دوائی لے کر شام کو واپس لوٹ آتے غرض کہ حضرت قیوم زماں نے اپنے شیخ کی بہت خدمت کی اور یہ ثمرہ خدمت ہے جو قیوم زماں بنے

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد
ہر کہ خود را دید او محروم شد

علمِ کُلی و جزی

حضرت خواجہ سراج الدین رحمتہ اللہ علیہ وادیٔ سون میں ایک دن آرام فرما رہے تھے فقیر نے عرض کیا لوگ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کلی و جزی میں اختلاف رکھتے ہیں ہمیں کیا اعتقاد رکھنا چاہیئے؟ حضرت خواجہ نے فرمایا کہ میں لوگوں کو سختی سے منع کرتا ہوں کہ وہ ان مباحث کو نہ چھیڑیں بس اتنا اعتقاد کافی ہے کہ جس قدر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم دینا تھا عطا فرما دیا دینے کی نہ حد ہے اور نہ کوئی شمار ہم اس عطیۂ الٰہی پر مکمل ایمان رکھتے ہیں ہمارے پاس پیمانہ نہیں ہے کہ ماپتے پھریں۔

کمالِ خدمت

ایک روز آپ نے فرمایا کہ دریا خاں میں بنگلے کی تعمیر جاری تھی۔ اس دوران مجھے اپنے فرزند کی علالت اور پھر فوتگی کی خبر ملی لیکن حضرت صاحب کے حکم کے مطابق تکمیلِ عمارت تک گھر نہ گیا حضرت خواجہ سراج الدین رحمتہ اللہ علیہ نے بنگلے کا معائنہ فرمایا اور فقیر کو دعا دی فرمایا تو نے مجھے خوش کیا ہے اللہ تعالیٰ تمہیں خوش کرے گا اور بہشتی بنگلہ تجھے نصیب ہوگا۔ ہر طالب سلوک کو اپنے مرشد کے ساتھ کمالِ اخلاص اور بے اندازہ محبت سے پیش آنا چاہیئے۔

بمے سجادہ رنگین کن گرت پیرِ مغاں گوید
کہ سالک بے خبر نبود ز راہ و رسم منزلہا

علاج بالا دویہ سُنت نبوی ہے

ایک روز فرمایا فقیر بیماری کی حالت میں علاج کرانا سُنت نبوی سمجھتا ہے صرف سُنتِ نبوی پر عمل پیرا ہونے کے لئے ورنہ ان اطباء کو ہمارے امراض کی کوئی خبر نہیں ہوتی۔

تین بزرگوں سے محبت

ایک بار فرمایا مجھے تین بزرگ سے بہت محبت ہے۔ سُلطان العارفین حضرت سلطان باہو۔ حضرت غوث بہاؤ الحق زکریا اور حضرت مخدوم لعل عیین کروڑ رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔

رانجھا صاحب کمال

ایک روز رانجھے کے متعلق ارشاد فرمایا لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ فاسق وفاجر تھا حالانکہ وہ صاحب کمال تھا لوگوں کا گمان غلط ہے۔

مرشد کا آنِ واحد میں آنا

ایک دن آپ کی خدمت میں مولانا محمد بخش صاحب سوکڑی حاضر ہوئے تو ان سے ارشاد فرمایا کہ بستی گرہ سواگ کے نزدیک وڈ ڈھراں میں قاضی محمد عثمان صاحب رہتے تھے سیّد محمد زاہد شاہ سکنہ بستی خیر شاہ کے ساتھ ان کی دوستی تھی ایک دن شاہ صاحب بیمار

ہوئے تو قاضی صاحبؒ عیادت کے لئے بستی خیر شاہ تشریف لے گئے اور مراقبہ میں دیکھا کہ شاہ صاحب کا وصال قریب ہے بستی والوں سے فرمایا کوئی شخص اگر اپنی زندگی شاہ صاحب کو دے دے تو شاہ صاحب کی زندگی تمہارے لئے باعث خیر و برکت ہو گی کسی نے حامی نہ بھری تو خود ہی فرمایا بارے الہا! میں نے اپنی زندگی شاہ صاحب کو دے دی یہ کہہ کر واپس اپنے گھر چلے آئے راستہ میں جب چاہ گھلو والے پہنچے تو اپنے ایک مخلص مرید ملک مبارک سواگ اور اس کی والدہ مائی حوّا سے فرمایا میں آج آدھی رات کو مر جاؤں گا۔ میرا غسل، کفن و دفن تو نے کرنا ہے لیکن میری نماز جنازہ میرے پیر و مرشد نیلی سے آکر پڑھائیں گے وہ جھنڈی دیتے ہوئے تشریف لائیں گے حسب وصیت ان کا جنازہ رکھ دیا گیا بستی کے قریب ایک "ڈھنڈھ" (دریا کی شاخ) سے ایک سفید ریش سبز گھوڑے پر سوار بزرگ ظاہر ہوئے نماز جنازہ پڑھا کر اسی طرح غائب ہو گئے۔

بارِ امانت

مریدانِ با صفا کا تذکرہ ہو رہا تھا آپ نے حسب حال یہ حکایت بیان فرمائی۔
قاضی صاحب مذکور کا ایک خلیفہ میاں حبیب اللہ تھا جو سفر و حضر میں آپ کے ساتھ رہتا تھا دورانِ سفر کسی مرید نے حضرت قاضی صاحبؒ کو روٹی، مکھن اور لسی پیش کی آپ نے تھوڑی سی کھا کر باقی میاں حبیب اللہ کو دے کر فرمایا اس کو محفوظ رکھنا جب بھوک لگے گی کھائیں گے اس بات کو پورا ایک سال گزر گیا ایک دن اسی راستہ پر میاں حبیب اللہ سے وہی روٹی مانگی یہ دیکھ کر کہ میاں حبیب اللہ صاحب نے وہی روٹی اسی طرح اپنے وظائف میں رکھی ہوئی ہے۔ آپ کو حیرت ہوئی فرمایا تو امین و دیانت دار ہے معرفت الٰہی کی امانت میاں صاحبؒ کو عطا کر دی میاں حبیب اللہ کی مزار حویلی قاضیاں کروڑ میں ہے اپنے پیر کی پائنتی میں ابدی نیند سو رہا ہے

ناقص کامل بن جاتے ہیں

ایک روز ارشاد فرمایا اگر کوئی کامل درویش وفات کے وقت کسی ناقص کو قائمقام

بنا دے تو وہ کامل بن جاتا ہے اور تمام فیوض و برکات اس کو حاصل ہو جاتے ہیں تمام نسبتیں بھی مل جاتی ہیں مگر اس شخص کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا جس نے کامل سے منازل سلوک طے کی ہوں۔

ادبِ آستانۂ مُرشد

آپ کا فرمان ہے کہ جب مُرید آستانۂ مرشد پر حاضری دے تو وہ خورد و نوش اور شب باشی کا خیال بھی دل میں نہ لائے آمد کا مقصد وحید صرف اللہ کی ذات کا تقربّ اور فیض حاصل کرنا ہو۔

انکشافِ حالات

سردار کرم داد خاں حاضرِ خدمت تھا۔ آپ نے سردار صاحب کو فرمایا جب کوئی ارادتمند مرشد کی بارگاہ میں حاضری دے تو خاموشی اختیار کرے۔ اور اپنے حالات کا اظہار نہ کرے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پیر کو مُرید کے تمام حالات سے آگاہ کر دیتا ہے اور وہ اپنے مرید کی تمام دینی و دنیوی حاجات پوری کر دیتا ہے۔ پھر مولانا رومؒ کا یہ شعر پڑھا۔

بندگانِ خاصہ علام الغیوب!
در جہاں دانی جواسیس القلوب!

افضلیت مُرشد

ایک دن ارشاد فرمایا کہ تمام اولیاء اللہ برگزیدۂ علام الغیوب ہیں لیکن اپنے شیخ کے بارے میں ہر مرید کو یہ اعتقاد رکھنا چاہیئے کہ میرا شیخ افضل ہے۔ اس کے درجات

سب سے بلند ہیں۔

مقاماتِ مقدسہ کسوٹی ایمان

مجلس میں تذکرہ حجاج چھڑا تو آپ نے فرمایا مقاماتِ مقدسہ ایمان کی کسوٹی ہیں۔ حاجی ایمان لے کر واپس آتا یا ایمان سے خالی ہو کر آتا ہے تجربہ شاہد ہے بعض لوگ حج سے واپس آنے پر پہلے سے زیادہ نیک بن جاتے ہیں اور کچھ کی حالت دگرگوں ہو جاتی ہے۔

حج یا کج

ایک مولوی صاحب حج سے واپس آکر قدمبوسی کے لئے حاضر ہوئے آپ نے پوچھا ملک عرب کا کیا حال ہے؟ مولوی صاحب نے عرض کیا عرب میں نجدی بادشاہ کی حکومت ہے ہمہ قسم کے ظلم و ستم روا ہیں۔ روضے اور خانقاہیں تباہ ہو چکی ہیں کربلے بڑھے ہوئے ہیں۔ آپ نے بات سن کر فرمایا۔ مولوی صاحب آپ نے حج نہیں کیا کج کیا ہے۔ عرب پر حکومت اللہ تعالیٰ اور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشیت کے بغیر نہیں ہو سکتی اللہ نے اولیاء اور اقطاب کو بھی اتنی طاقت دی ہے کہ سلطنتوں کا عروج و زوال انہیں مقبولان بارگاہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ رہی یہ بات کہ روضے اور خانقاہوں کا گرانا اس میں نجدیوں کا قصور نہیں ہے۔ بلکہ وہابی مولویوں نے انہیں اس بات پر مجبور کیا ہے۔

بزرگ کامل

ایک دن ارشاد فرمایا بزرگ کامل اپنے تصرف سے اپنی اولاد کو سات پشتوں

تک ولائت صغریٰ کا سلوک طے کرا دیتا ہے۔

خواجہ فقیر محمد صاحب قدس سرہٗ

خواجہ فقیر محمد سے آپ کو بہت محبت تھی آپ کے وصال کے بعد ایک روز آپ نے فرمایا اگر میرا فرزند مولوی فقیر محمد زندہ رہتا تو مخلوق کو قطب العالم خواجہ سراج الدین رحمتہ اللہ علیہ کا زمانہ یاد دلاتا مگر افسوس لوگوں کی قسمت میں یہ بات نہ تھی۔

کشفِ عیانی

حاجی نور محمد صاحب واڑیوالہ اور سید عبداللہ شاہ کالے والہ متعلق ارشاد فرمایا کہ امامِ ربانی مجدد الف ثانی رح کے مریدوں کی طرح ان کو کشف عیانی حاصل ہے۔

خودی

ایک دن حضرت خواجہ سواگ رح کی زبان فیض ترجمان سے یہ ہندی بیت سُنا۔

پیر سکھائی ایہا رِیت ۔ بہہ حجرے یا وِچ مسیت
پھٹیا، پُرانا کپڑا پا ! ۔ رہیا پر وتھا ٹکڑا کھا
غیر دے دَرتے مُول نہ جا ،

فقر تسلیم و رضا

ایک روز اپنے متعلق فرمایا کہ فقیر نے ابتدائی نو سال مفلسی میں گزارے۔ اِس کے

باوجود کسی کے آگے دستِ سوال دراز نہیں کیا۔ مقصد یہ تھا کہ انسان کو تسلیم و رضا کا پیکر ہونا چاہئیے جس میں تسلیم و رضا نہیں ہے وہ فقیر نہیں کہلا سکتا۔ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی فقر پر ناز تھا الفقر فخری فرمایا ہے۔

فقر ذوق شوق تسلیم و رضا است
ما امینیم ایں متاع مصطفٰا ست (اقبال)

مولوی حسین علی اور علمِ غیب

آپ نے فرمایا میں گرہ سواگ میں رہائش پذیر تھا دریں اثنا فقیر نے مولوی حسین علی (یہ بھی حضرت خواجہ محمد عثمانؒ کا مرید تھا) کو خط لکھا کہ وہ مراقبہ کر کے فقیر کے مقامات اور حالات کے متعلق اطلاع دے۔ مولوی صاحب مذکور نے جواب دیا کہ آپ کے لطائف کے انوار بحر ذخائر کی مانند ہیں۔ آپ متبسّم ہوئے اور فرمایا مولوی صاحب خود فقیر سے کوسوں دُور بیٹھ کر فقیر کے متعلق غیب کی باتیں جان لیتا ہے لیکن اُدھر مرکزِ کائنات سرورِ دوجہاں کے علمِ غیب کا منکر ہے۔

قبضہ سے کم ڈاڑھی

ایک روز مجلس میں فرمایا جس شخص کی ڈاڑھی قبضہ سے کم ہو وہ مطابق سُنت نہیں ہے اس کی اقتدا جائز نہیں ہے اگر اقتدا کر لی تو اعادہ واجب ہے۔

جمعہ و احتیاطِ ظہر

ارشاد فرمایا کہ ایک روز کسی شخص نے حضرت خواجہ محمد عثمانؒ سے عرض کیا کہ

موسی زئی شریف ایک بڑا قصبہ ہے تقریباً" پانچ سو کے قریب آبادی ہے یہاں جمعہ کیوں جائز نہیں ہے آپ نے دس روپے دے کر فرمایا جاؤ کستوری لے آؤ. اس نے عرض کیا یہاں کستوری نہیں ملتی آپ نے جواباً" ارشاد فرمایا جہاں ضروریاتِ زندگی کی چیزیں نہ مل سکیں وہاں جمعہ جائز نہیں ہے وہ شہر بستی تو ہوسکتا ہے مصر جامع کی تعریف اس پر صادق نہیں آتی .

حضرت خواجہ سواگ کا معمول تھا آپ جس شہر میں تشریف لے جاتے تو جمعہ نماز ادا فرماتے احتیاطی ظہر کی ضرورت محسوس نہ فرماتے .

چالیس سال مُدت کاملیت

ایک روز محفل میں فرمایا کہ حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس سال کے بعد نبوت سے سرفراز فرمایا گیا. بلاشبہ فقیر نے بھی چالیس سال تک اپنے شیخ کی خدمت کی پھر درِ اقدس سے فیض حاصل ہوا. یہ عجیب دَور ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ایک رات خانقاہ میں رہنے پر راتوں رات کامل بن جائیں. یہ صرف ان کا واہمہ ہے.

سبّی شیعہ

آپ سبّی شیعہ کے خلاف تھے. وہ شیعہ جو اکابر صحابہ کو العیاذ باللہ گالیاں دیتے ہیں ان کا ایمان جل جاتا ہے غیر مسلم کے کنوئیں پر پانی بھی پیا جا سکتا ہے نماز بھی ادا کی جا سکتی ہے کیونکہ ان میں ایمان لانے کی استعداد موجود ہے. مگر شیعہ پر قطعاً" امید نہیں کہ وہ ایماندار بن جائے.

اس کے بعد فرمایا نواسۂ رسول جگر گوشہ بتول حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

نے اہلِ تشیع کو تین بددعائیں فرمائی تھیں کیونکہ یہی لوگ تھے جنہوں نے کوفہ میں شیعانِ علی بن کر بلایا اور پھر خود تلواریں لے کر آپ کے خلاف صف آرا ہوئے تھے۔ آپ نے بددعا دی۔

۱۔ اے خدا! مجھے جن لوگوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ کی زیارت سے محروم کیا ہے ان کو کبھی روضہ رسول اللہ پر جانا نصیب ہو۔

۲۔ ان لوگوں نے مجھے تلاوتِ قرآن سے محروم کیا اے رب ان کو اس دولت سے بے نصیب کر۔

۳۔ اے خدا ان لوگوں نے مجھے نماز باجماعت سے روکا ہے ان کو کبھی نماز باجماعت نصیب نہ ہو۔

یہ تین دعائیں درگاہِ رب العزت میں منظور ہوئی ہیں آج تک اللہ تعالیٰ کے ان انعامات سے محروم ہیں۔

عظمتِ قرآن حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ نور پور کے واقعہ فاجعہ کی بنا پر جیل میں تھے ایک روز ڈپٹی سپرنڈنٹ نے لوگوں کی تلاشی لی۔ ایک قیدی کے قرآن مجید سے دو آنے کی رقم ملی۔ ڈپٹی سپرنڈنٹ نے جیل کے قانون کی خلاف ورزی پر اس کی سزا میں اضافہ کر دیا۔ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کو جب اس واقعہ کا علم ہوا تو آپ ڈپٹی صاحب پر بڑے ناراض ہوئے۔ اسے فرمایا کہ:

تمہارے ایمانوں کو کیا ہوا، تم عظمتِ قرآن بھی نہیں جانتے؟

کیا قرآن کریم سے تلاشی لینا جائز ہے؟

اس نے عرض کی گورنمنٹ (سرکار) کا یہی قانون ہے اور ہم اس قانون کے پابند ہیں ——— آپ نے جوش سے فرمایا۔ مردہ شوی تو وسرکار تو" تو اور تیری سرکار مر جائے۔

سہ کساں محروم مانند از فضل شیخ: ایک روز حضرت خواجہ صاحب قدس سرہ

نے فرمایا تین شخص شیخ (مرشد) کے فیوض و برکات سے محروم رہتے ہیں۔ زوجہ (بیوی)۔ رشتہ دار۔ قرب وجوار کے لوگ۔

فَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

ایک روز ملک مظفر کی دعوت پر واں بھچراں تشریف لے گئے سیّد محبوب شاہ صاحب حاضر تھے آپ نے فرمایا:

شاہ جی! یار اج مَیں خواب وچ شیطان نال کُشتی کیتی اے۔ اُدکوں زمین تے ڈے ماریم ایہنہ خواب دی تعبیر میں ایہہ سمجھداں کہ اَج میرا وعظ پُر تاثیر ہوسی۔

یعنی شاہ صاحب آج میں نے خواب میں شیطان سے کشتی لڑی ہے۔ اور اس کو اٹھا کر زمین پر دے مارا۔ آپ نے فرمایا اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آج میرا وعظ مؤثر ثابت ہوگا۔ اور پھر فرمایا شاہ صاحب فقیر نے بلخ بخارا، پنجاب، ہندوستان وغیرہ تمام ممالک پر نظر ڈالی ہے آج فقیر کے برابر کا کوئی ولی اللہ نہیں ہے۔ لیکن مجھے اس پر فخر نہیں ہے بلکہ یہ سمجھتا ہوں کہ یہ خالق کائنات کا فضل ہے اور اس کی نعمت ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ـــــ

ملکوں ملکوں ڈھونڈو گے نہیں ملنے کے نایاب ہیں ہم

ایک روز آپ حلقہ میں تشریف فرما تھے اعلحضرت حضرت خواجہ محمد عثمان صاحب قدس سرہٗ کا تذکرہ کیا جا رہا تھا۔ آپ نے سرد آہ بھر کر فرمایا میرے مرشد کریم فرمایا کرتے تھے ـــــ "جو کچھ کرنا ہے کر لو آج عثمان تم میں موجود ہے کل آسمان پر چلا جائے گا تم تلاش کرو گے نہ پا سکو گے۔"

آپ نے فرمایا میں بھی اپنے متعلق یہی کہتا ہوں۔ جو کچھ کرنا ہے کر لو نہیں تو پھر پچھتاؤ گے ـــــ

در طریقہ ما محرومے نیست

ایک روز مولانا محمد رمضان صاحب منگیروی حاضر خدمت ہوا۔ دست بستہ عرض کی فلاں شخص رافضی ہو گیا ہے حالانکہ وہ آپ کا مرید تھا۔ حضرت خواجہ قدس سرہٗ نے فرمایا نہیں وہ ہمارا مرید نہیں تھا۔ ہمارے طریقہ میں جو داخل ہوتا ہے وہ امن و امان میں رہتا ہے یعنی فتنۂ ارتداد سے بچ جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا حضرت قبلہ عالم بہاؤ الدین شاہ نقشبند فرماتے ہیں کہ

"در طریقہ ما محرومے نیست ــــــ"

نماز باجماعت کی تلقین

آپ نماز باجماعت ادا کرنے کے سختی سے پابند تھے۔ مریدین و متوسلین کو نماز باجماعت ادا کرنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے ایک روز فرمایا کہ الحمد اللہ سات سال کا طویل عرصہ گزرا ہے کہ فقیر سے نماز باجماعت کبھی فوت نہیں ہوئی۔ اسی طرح آپ نے ایک واقعہ سنایا کہ فقیر موسیٰ زئی شریف سے واپس گھر آرہا تھا کہ تن تنہا تھا جنگل میں نماز کا وقت ہو گیا فقیر نے ایک چرواہے کو چار آنے دے کر نماز پڑھنا سکھلائی اور تیمم کر کے نماز باجماعت کا بندوبست کیا۔

نماز باجماعت کی صف بندی

حضرت خواجہ نماز باجماعت میں صف بندی کی بڑی احتیاط فرماتے۔ صفوں کو سیدھا کرتے ہوئے فرماتے اگر نماز جماعت میں صف ٹیڑھی ہو جائے تو قلوب و اذہان کی کیفیت بدل جاتی ہے۔ دل ٹیڑھا ہو جاتا ہے اور برے خیال آنے لگتے ہیں دلوں میں کدورت اور نفرت پیدا ہو جاتی ہے صف میں مقتدی کندھے سے

کندھا ملا کر کھڑے ہوں درمیان فاصلہ نہ ہو درمیانی فاصلے سے شیطان کو وسوسہ ڈالنے کی راہ مِل جاتی ہے۔

صلوٰۃ التسبیح

فرمایا اس کے پڑھنے سے انسان کے صغیرہ وکبیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ وہ ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے خزاں میں درختوں کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔ ارشاد فرمایا یہ نماز روزانہ پڑھنی چاہیئے اگر ہر روز نہ پڑھ سکے تو ہفتہ میں ایک بار اگر ہفتہ میں توفیق نصیب نہ ہو تو مہینے میں ایک بار اگر ایسا ممکن نہ ہو تو سال میں ایک بار ضرور ادا کرنی چاہیئے ورنہ عمر میں تو ایک بار ضرور پڑھے۔

ادب دیارِ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم

آپ نے فرمایا ہمارے مخدوم حضرت خواجہ محمد عثمان رحمۃ اللہ علیہ چار ماہ دیارِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں رہائش پذیر رہے درین اثنا آپ نے خورد ونوش بند کر دیا تاکہ رفع حاجت کی ضرورت نہ پڑے آپ کو اس بات کا خوف تھا کہ جس جگہ رفع حاجت کی جائے ممکن ہے وہاں حضور سرِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک سایہ فگن رہے ہوں ایسی جگہ رفع حاجت کرنا بے ادبی ہے آپ کی بے ادبی کفرِ عظیم ہے۔

کرامتِ خواجہ ما

آپ نے ایک روز حضرت خواجہ محمد عثمان قدس سرہٗ کی کرامت بیان فرمائی۔

ایک دفعہ دیدار کی خاطر موسیٰ زئی شریف جا رہا تھا۔ دریا سندھ بذریعہ سنداری عبور کر رہا تھا وسط دریا میں سنداری پھٹ گئی دل میں خیال آیا آج مارا گیا گھر والے سمجھیں گے فقیر مرشد کو ملنے گیا ہے اور حضرت خواجہ ما کے نزدیک فقیر گھر میں ہے یہ خیال آنا تھا کہ حضرت بہ نفسِ نفیس تشریف لائے مجھے پکڑ کر دوسرے کنارے پر پہنچا دیا۔

کثرتِ درودِ شریف

درود شریف کے بارے میں فرمایا درود شریف ہر درد کا درمان ہے۔ دفعیہ غم، حل المشکلات کے لئے درود شریف تریاق اکبر ہے ہر کام میں درود شریف کی کثرتِ ورد مفید ثابت ہوتی ہے۔ جس دعا کے اول و آخر تین تین بار درود پاک پڑھا جائے وہ دعا بفضلہ تعالیٰ قبول ہوتی ہے۔

ہوا پیغام رساں ہوتی ہے

ایک بار مخلص مرید نے خدمت اقدس میں عرض کیا آپ جب کہیں تشریف لے جاتے ہیں لوگ خود بخود جمع ہو جاتے ہیں لنگر کا بندوبست ہو جاتا ہے آپ نے متبسم ہو کر فرمایا میاں لوگوں کو ہوا میری خبر پہنچا دیتی ہے اور ان کے لئے خورد و نوش کا انتظام ہو جاتا ہے۔ یہ ہوائی رزق ہے آہ سرد بھر کر یہ مصرعہ فرمایا:

لطف علی مسکیناں کوں رب ڈیندے رزق ہوائی

اہلِ دنیا چہ کہیں وچہ مہین

ایک دن ارشاد فرمایا اہلِ دنیا اگر تمام سونے کے بن جائیں تب بھی ان میں سے

حق بینی، استقلال اور جذبۂ غیر جانب داری موجود نہیں ہوگا۔

نسبت خفی یا جلی

ایک دن طالب سلوک کی نسبتوں کا ذکر ہو رہا تھا اس ضمن میں حضرت خواجہ نے فرمایا طالب سلوک کی نسبت یا تو جلی ہوتی ہے یا پھر خفی۔ نسبتِ جلی والا مقاماتِ سلوک جلد طے کرتا ہے مبشرات کا وُرود تیزی سے ہوتا ہے اور لغزش کا خطرہ ہر وقت در پیش ہوتا ہے اس کے برعکس نسبت خفی رکھنے والے کو زندگی میں اپنی نسبت کا کوئی علم نہیں ہوتا وقتِ وصال نسبت اُجاگر ہو جاتی ہے لطائف و اذکار جاری ہو جاتے ہیں۔
یہ نسبت خفی چار اقسام پر مشتمل ہے۔

۱۔ طالب سلوک کو ولایتِ صغریٰ کے خاتمہ پر قلب جاری ہونے کا پتہ چلتا ہے۔
۲۔ بعض سالکوں کو ولایت کبریٰ کے اختتام سے آگاہی ہوتی ہے۔
۳۔ بعض جب ولائت علیا کے نقطۂ عروج پر فائز ہوتے ہیں تب نسبت کا علم حاصل ہوتا ہے۔
۴۔ بعض کو وقتِ وفات نسبت کے حصول کا القاء ہوتا ہے۔

اشجار کا فیض دینا

آپ نے وصال سے چند روز پیشتر حضرت صاحبزادہ خواجہ غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو سجادگی عطا کرنے پر فرمایا "میری جگہ مصلیٰ" کو نہ چھوڑنا انشاء اللہ درخت بھی فیض دیں گے اور تمام روئے زمین کے باشندے تیرے قدم چومیں گے"۔ اس حقیقت سے کوئی مفر نہیں ہے کہ آپ کا دعویٰ حرف بحرف صحیح ثابت ہوا حضرت خواجہ غلام محمد صاحب نے نصیحت پر پورا پورا عمل کیا اور مخلوقِ خدا کو فیوض و برکات سے مالا مال کر دیا۔

نگاہِ مرشد باعثِ تکمیلِ سلوک

ایک دن آپ کے حلقے میں ایک مولوی صاحب "تکمیلِ سلوک سے طریقہ کی اجازت نہیں ملنی چاہیئے" پر بحث کر رہے تھے گفتگو سن کر آپ نے فرمایا نگاہِ مرشد ہی باعث تکمیل ہوتی ہے اگر مرشد کامل کسی ناقص کو اشاعت طریقہ کی اجازت دے دے تو وہ کامل بن جاتا ہے۔

گفتۂ اوگفتۂ اللہ بود !
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود !

پھر مناسب حال ایک حکایت سنائی ایک کامل بزرگ تھا جن کی اولاد نہ تھی ان کے خلفاء کامل تھے ہر ایک کی خواہش تھی کہ حضرت سجادہ ہمیں عنایت کریں گے مگر آپ نے بوقت وصال فرمایا بازار کے جنوبی کونے پر فلاں نام کا ایک ہندو رہتا ہے میرے بعد وہی میرا سجادہ ہوگا اس کی چوٹی کاٹ کر میرے کپڑے پہنا دینا وہ میرا جانشین ہے۔

نظرِ عارفاں

ایک دفعہ سید نور زماں شاہ کے بارے میں ذکر ہو رہا تھا آپ نے ارشاد فرمایا :

نظر جنہاں دی کیمیا سونا کر دے وٹ،
ڈِتیاں ڈاتاں رَبدیاں کیا سیّد کیا جٹ

ارکانِ اسلام کی پابندی

ایک درویش نے آپ سے وِرد وظائف کے بارے میں عرض کیا تو جواب میں فرمایا یہ ابتر دور ہے اس دَور میں ارکانِ اسلام کی پابندی اور سنت نبویہ علیہ التحیۃ والسلام کو مدِ نظر رکھنا اصل وظائف ہے۔ یہ بات حاصل ہو جائے تو کرامت سے کم نہیں۔

تجدید بیعت

فرمایا ہمارے سلسلہ نقشبندیہ میں تجدید بیعت واجب ہے سرخیل اولیاء حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے جاری و ساری ہے۔

علمِ غیب نبوی

اگر کوئی شخص آپ کے سامنے علم غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منفی پہلو اختیار کرتا تو آپ فرماتے ہمیں یہ بات سمجھ نہیں آتی کہ جب حضور سرورِ کائنات مقام قاب قوسین تک پہنچ چکے ہیں تو پھر علمِ غیب کے بارے میں منفی روّیہ کیوں؟ جب اُدْنُ مِنِّی کا رتبہ عُلیا عرش معلی پر مل چکا ہے تو کائنات کی کون سی چیز آپ کی نگاہ سے چھپی ہوئی ہے۔

انا عِندَ ظنِّ عبدی بی

آپ نے ایک روز فرمایا سبحان اللہ! رؤف رحیم کی کتنی مہربانی ہے بندے کے


ساتھ اس کا تعلق وہی ہے جیسے بندہ اللہ تعالیٰ اپنے پاس تصوّر کرتا ہے خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے انا عند ظن عبدی بی میں اپنے بندے کے گمان کے نزدیک ہوں۔

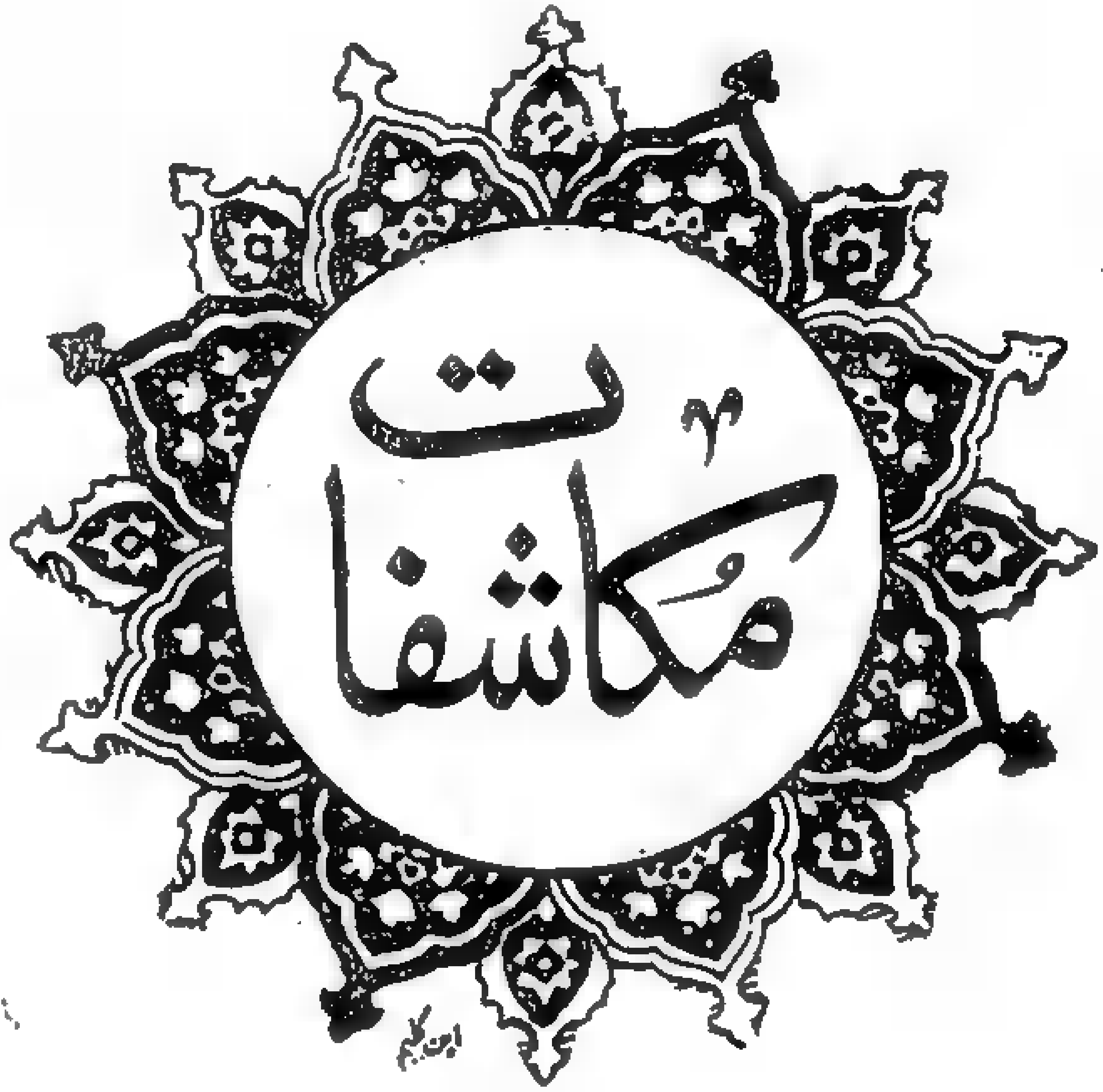
دلائل الخیرات

ایک دن مولوی خدا بخش صاحب قدم بوس ہوئے تو عرض کیا دلائل الخیرات میں دیئے گئے اسماء الٰہی اور اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھنا وظیفہ میں شامل ہیں یا نہ؟ آپ نے فرمایا اگر پڑھ لئے جائیں تو ثواب ہوگا اگر نہ پڑھے جائیں تو وظیفہ میں خلل واقع نہیں ہوتا۔ پھر پوچھا دلائل الخیرات میں تین بار یا کم و بیش پڑھنا لکھا ہے یہ کس طرح ہے فرمایا ہماری روایت میں ایک بار پڑھنا ہے۔

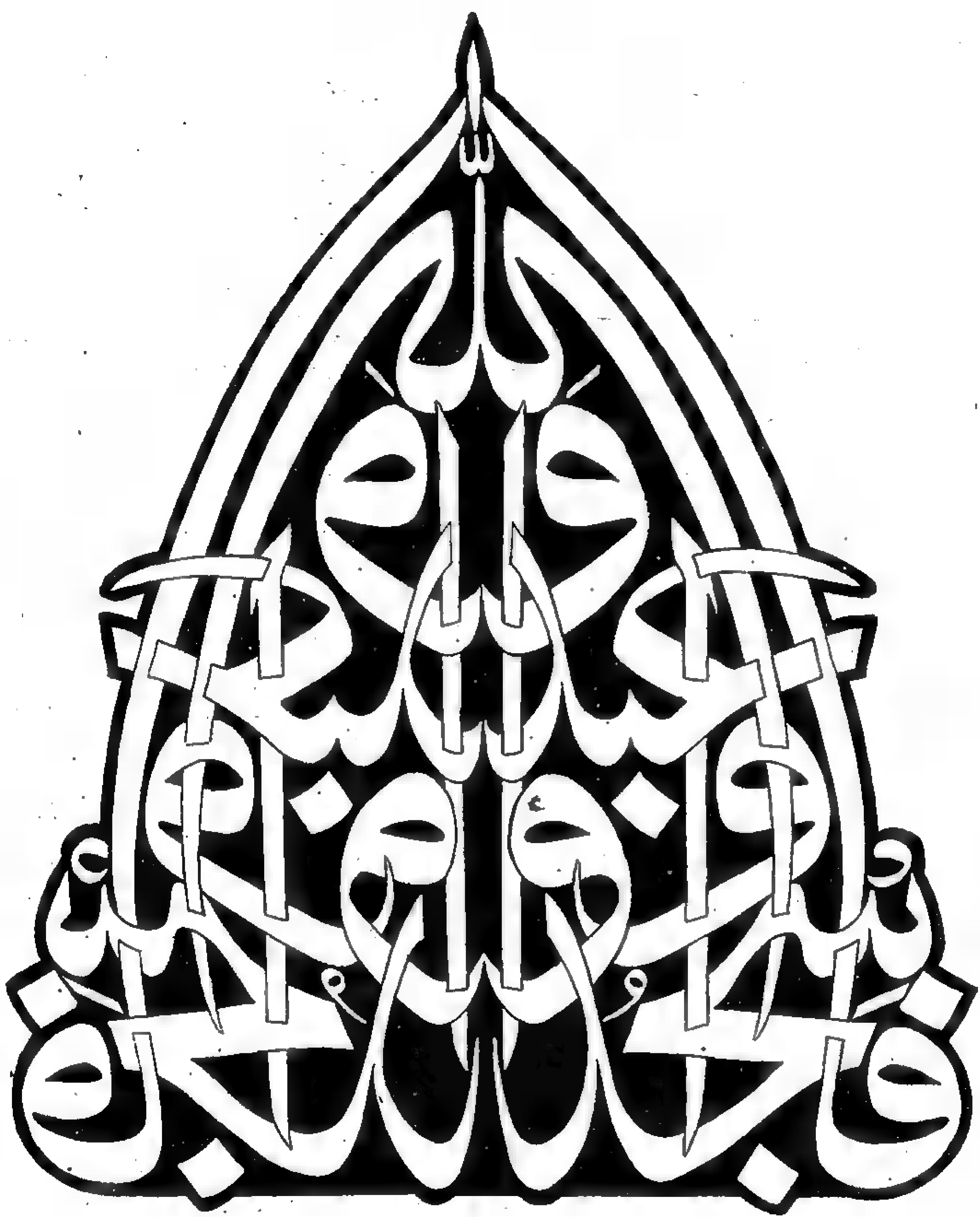
بے علم نتواں خدا را شناخت

ایک روز حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب کو آپ نے بلایا اور فرمایا "فقیرو! تو اپنے آپ کوں بٹھارا سمجھیں تے ہر آئے گئے دی خدمت کریں علماء فضلاء دین دے تھمّے اِن میڈے سوہنڑیں رسول کوں بہوں پیارے ہن انہاں دی عزت تے تکریم توں دل کوں پچھوتے نہ کریں" ——— یعنی ——— فقیر محمد تو آپ کو ہر ایک کا خدمتگار سمجھنا سب کی خدمت کرنا علماء فضلاء دین کے ستون ہیں ان کی بہت عزت و تکریم کرنا یہ ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پیارے ہیں۔ ہمارے سلسلہ عالیہ میں توقیر علماء فرض ہے۔





جو عالمِ ایجاد میں ہے صاحبِ ایجاد
ہر دور میں کرتا ہے طواف اُس کا زمانہ



پس خدا کے واسطے سجدہ کرو اور اُسی کی عبادت کرو۔ (القرآن پ۲۷ سورۃ نجم)

بخط ثلث و نستعلیق

(ابن کلیم) ۱۹۷۹

مکاشفہ

کائناتِ ارضی مختلف طبائع افراد کی بستی ہے خدائے لم یزل نے انسان تخلیق کرکے فرق مراتب کے تحت قوت واستعداد کو بھی تقسیم کردیا بعض ایسے انسان بھی ہیں جو کائنات کو براہِ راست بگڑتا اور سنورتا دیکھتے ہیں گزشتہ آئندہ حالات کا بچشمِ خود مشاہدہ کرتے ہیں ان پر ایسی کیفیت طاری رہتی ہے کہ عالم کون ان کے سامنے کفِ دست کی طرح ہے اسی کیفیت کا نام مکاشفہ ہے جس میں اسرار الٰہیہ و رموز کائنات عیاں ہوتے ہیں ۔

مکاشفہ : تصوف کی ایک اصطلاح ہے جس کا مادہ کشف ہے۔ یہ تمام علوم کا ثمرہ اور غایت ہے جس وقت روح وجسم کی تفریق مٹ جاتی ہے، عرفان ربانی کی روشنی میں انسان فنائے مطلق کی وادی پرخار میں سفر کناں ہوتا ہے۔ حجاب بشریت سمٹ جاتا ہے بِیْ یُبْصِرُ وبِیْ یَسْمَعُ وبِیْ یَبْطِشُ وبِیْ یَمْشِیْ کا آئینہ بن جاتا ہے۔

حضرت امام غزالیؒ عین العلم میں مکاشفہ کی تشریح اس طرح کرتے ہیں۔

علم المکاشفۃ ھو نور یظھر فی القلب فیشاھد بہ الغیب وھو متحقق فوردح إذا دخل النور فی القلب انشرح ای عاین الغیب — علم مکاشفہ وہ نور ہے جو انسانی قلب میں ظاہر ہوتا ہے۔ جس سے انسان غیب کا مشاہدہ کرلیتا ہے حدیث میں وارد ہے کہ جب نور قلب میں داخل ہوتا ہے تو دل میں غیوبات کے معائنہ کی وسعت پیدا ہوجاتی ہے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی تحقیق الرؤیا میں فرماتے ہیں۔

وھھنا حالۃ اخریٰ تشتبہ بالنوم تسمی بالغیبۃ فی اصطلاح اھل السلوک وھی رکود الحواس بہ لسبب فرط الاستلذاذ بما یرد فی القلب من العالم الاعلیٰ ویجذبہ من عالم شہادۃ الی عالم الغیب وما یشاھد فی ھذ التسمّٰی عندھم مشاھدہ

و مکاشفہ۔ ترجمہ: خواب کے سوا ایک اور حالت ہوتی ہے جو بظاہر مشابہ خواب ہوتی ہے حقیقتاً اس کو خواب نہیں کہتے جب سالک کے حواسِ ظاہری بہ سبب اس لذت کے جو کہ انوار تجلّی الہیہ سالک کے دل پر وارد ہوتے ہیں آرام کر جاتے ہیں اور سالک بے خود ہو جاتا ہے عالم کون و فساد سے علیحدہ ہو کر عالم غیب کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں جو مشاہدات ہوتے ہیں ان کو اہلِ سلوک کشف و مشاہدہ سے تعبیر کرتے ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے فرمایا مکاشفہ حجابات اُٹھ جانے کا نام ہے نیند بیداری سے بدل جاتی ہے اور آنکھیں سرمہ عنایت ازلی سے سُرمگیں ہو جاتی ہیں[1] ——— سالک کو یہ حالت تب حاصل ہو جاتی ہے جب وہ شیخ طریقت کی بارگاہ میں کسبِ کمال کے لئے دوزانو ہوتا ہے۔ اور ارشاداتِ عالیہ کو حرزِ جاں بنا لیتا ہے ———

گر تو خواہی فاش سرِ سینہ ہا
رو نشیں اندر حضورِ اولیاء

حضراتِ عالی درجات نقشبندیہ کے ہاں یہ کیفیت مقصودِ حقیقی نہیں حضرت شیخ آدم بنوری رح کے خلیفہ حضرت حافظ محمد عبداللہ نے فرمایا ہے "کفش بر سر کشف" (کشف سر پر جوتے)، اصل موجود تو استقامت ہے نا کہ کشف و کرامت البتہ یہ حالات و کیفیات راہِ حقیقت کے مقدس پتھر ہیں جنہیں ہم نشانِ منزل تو کہہ سکتے ہیں منزل نہیں۔ لیکن موجودہ دور میں کشف و کرامت کا ذکر اس لئے کیا جاتا ہے کہ عوام الناس کے نزدیک یہی معراج ولائت ہے جب تک کسی کشف و کرامت کو نہ دیکھیں ولایت مانتے ہی نہیں اور نہ متاثر ہوتے ہیں۔ اور یہ بھی ضروری نہیں کہ ولی اللہ سے ہر وقت کشف و کرامت کا اظہار ہوتا رہتا ہے۔ گاہ بگاہ ضرورتاً کبھی کرامت ظہور پذیر ہوتی ہے ———

---

[1] انفاس العارفین

لوحِ محفوظ است پیشِ اولیاؑ

۱۔ مولوی احمد علی خوجہ سکنہ ملتان بیان کرتے ہیں۔
ایک مرتبہ خواجہ سواگ جھنگ سے ملتان تشریف لائے ہم سب آپکی خدمت میں حاضر ہوئے دریں اثنا خلیفہ مولوی جان محمد کی بیماری کے متعلق عرض کیا گیا آپ نے فرمایا مولوی صاحب نے مدارج میں بہت ترقی کی ہے جمعرات تک مزید ترقی کریں گے۔ جمعہ کی رات کو ہم مولوی صاحب کے پاس تھے ہمیں کوئی آثار موت نظر نہ آئے کہ حضرت کا فرمان پورا ہو بروز جمعہ صبح اطلاع ملی کہ بوقت سحر مولوی صاحب انتقال کر گئے ہیں۔

۲۔ مولوی رشید احمد صاحب سکنہ دائرہ دین پناہ حضور کی قدمبوسی کے لئے حاضر ہوئے تو ان کو سخت بخار اور درد کمر لاحق ہو گیا رات کا وقت تھا خواجہ صاحب نے فرمایا مولوی رشید احمد سے وصیت نامہ لکھوا لو مولوی صاحب وصیت نامہ لکھ کر اس جہانِ فانی سے رخصت ہو گئے۔

۳۔ حضرت خواجہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے مراقبے میں دیکھا کہ قاضی قمر الدین کا وصال ہو چکا ہے فقیر نے یہ اطلاع حضرت خواجہ سراج الدین کو دی تو آپ نے اسی روز قاضی صاحب کا جنازہ پڑھایا۔

۴۔ حافظ غلام محمد صاحب کہتے ہیں کہ خانقاہ سراجیہ میں حاضر ہوا حضور کے لئے مجھے شربت بنانے کا حکم ہوا ادویات کے لئے آدمی ملتان بھیجا گیا میں ادویہ کی انتظار میں بیٹھا تھا خواجہ صاحب نے فرمایا شربت بنانے کی ترکیب کسی اور کو بتا دو اور تم اپنے گھر چلے جاؤ عرض کیا شربت بنا کر جاؤں گا فرمایا تمہارا گھر جانا ضروری ہے ابھی چلے جاؤ۔ گھر پہنچا تو میرا لڑکا سخت بیمار تھا تھوڑی دیر بعد فوت ہو گیا۔

۵۔ فقیر محمد بخش کہتے ہیں ایک دفعہ میں خانقاہ پر حاضر ہو کر قدمبوس ہوا تو

آپ نے فرمایا ابھی واپس گھر چلے جاؤ میں حیران ہوا کہ خلاف معمول کیوں واپس بھیج رہے ہیں ورنہ زائر کو ہفتہ بھر ضرور ٹھہراتے تھے حسب الارشاد اسی وقت گھر آیا تو دیکھا میری بیوی کو اچانک سکتہ ہوئی اور وہ فوت ہو گئی۔

کیا ہے جو اُن پہ عیاں نہیں

۱۔ ایک آدمی دو سال تک حضرت کی زیارت کو ترستا رہا قدمبوسی کا موقعہ نہ ملا دورانِ سفر خواجہ صاحب کا گزر ادھر سے ہوا تو آپ نے سواری روک کر فرمایا فلاں شخص کو بلاؤ کافی عرصہ سے اُسے ہمارے ملنے کا شوق ہے۔

۲۔ شیخ فضل الدین سکنہ نور پور ٹوانہ خود تو مشرف بہ اسلام ہو گئے اور بسیار جدوجہد کے باوجود بھی ان کے بیوی اور بچے اسلام لانے کو تیار نہ ہوئے حضرت کے سامنے اپنے دکھ کا اظہار کیا تو آپ نے فرمایا چند دنوں تک تمہارے اہل و عیال مسلمان ہو جائیں گے فکر نہ کرو حسبِ فرمان چند روز کے بعد میرے سب لوگ مسلمان ہو گئے (الحمد للہ)

اہل دل جواسیس القلوب

۱۔ ایک مرتبہ حضرت خواجہ صاحب بہاؤ الدین قریشی کے ہمراہ ایک رشتہ دار کی منگنی پر جا رہے تھے۔ قریشی صاحب کہتے ہیں کہ میرے دل میں خیال گزرا کہ غلام حیدر حضرت صاحب کا مخالف ہے کہیں لڑائی نہ ہو جائے اس وقت آپ ایک دوسرے آدمی سے باتیں کر رہے تھے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا قریشی صاحب میرے ہمراہ نہ چلو ایسا نہ ہو کہ لڑائی ہو جائے۔ میں سن کر بہت شرمندہ ہوا۔

۲۔ ایک مجلس میں آپ تشریف فرما تھے اخلاق آموز نصائح کا دفتر کھلا ہوا تھا

دوران گفتگو فرمایا یہاں ایک آدمی میرا امتحان لینے آیا ہوا ہے جس نے نماز فجر بھی نہیں پڑھی اس کا خیال ہے کہ آیا فقیر کو میری یہ بات معلوم ہوتی ہے یا نہیں۔ اس آدمی نے اس بات کا اقرار کیا اور بہت شرمندہ ہوا۔

۳۔ مولوی بشیر احمد صاحب سکنہ دہوا بیان کرتے ہیں کہ میں تحصیل علم کے چھوڑنے پر حضور کا مشورہ چاہتا تھا قدمبوسی کے لئے حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا مولوی صاحب جاؤ مدرسے کھل رہے ہیں سبق شروع ہونے والے ہیں تم تکمیل علم کرو۔

۴۔ مولوی محمد ابراہیم سکنہ داسو آستانہ جھنگ بیان کرتے ہیں حضرت جھنگ تشریف لائے لنگر تقسیم ہو رہا تھا میرے دل میں خیال آیا اللہ تعالیٰ آج کسی بزرگ کیساتھ کھانے میں شرکت نصیب فرمائے۔ معاً حضرت صاحب نے بلایا مولوی صاحب آؤ ہمارے ساتھ کھانے میں شامل ہو جاؤ۔

ولایت کی عقابی نگاہ

مولوی شیر محمد صاحب شجاعبادی بیان کرتے ہیں حضرت خواجہ صاحب سے شرف بیعت حاصل کرکے گھر پہنچ کر ورد و وظائف شروع کر دیئے۔ وظائف کے بعد مثنوی مولانا روم کا مطالعہ کرنے کی عادت تھی جب دوبارہ خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا مولوی صاحب مبتدیٔ سلوک کو رہنمائی شیخ ہی کافی ہے۔ دیگر اوراد مطالعہ و کتاب پر توجہ نہیں دینی چاہیئے۔

۲۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت صاحب دریا خاں تشریف لے گئے آپ وضو کی تیاری فرما رہے تھے سید محسن شاہ حضور کی پشت کی طرف کھڑا خواجہ صاحب کے ہاتھ کی لکیروں کا مقابلہ اپنی ہتھیلیوں سے کر رہا تھا وضو کے بعد آپ نے فرمایا شاہ صاحب کیا حاصل ہوا ہے شاہ صاحب کہتے ہیں میں بہت شرمندہ ہوا۔

دستِ پیر از غائباں کوتاہ نیست

۱۔ مولانا شیخ محمد رمضان صاحب بیان کرتے ہیں حضرت خواجہ صاحب نے موضع عنایت شاہ میں وعظ فرمایا دریں اثناء فرمایا میرا ایک مُرید سٹیشن لیّہ کی طرف جا رہا تھا راستے میں زنا کا مرتکب ہونا چاہا مگر قدرت نہ پا سکا اب وہ اس مجلس میں بیٹھا ہے۔ آخر میں وہ شخص شرمندہ ہوا اور آپ کے سامنے توبہ کر لی۔

۲۔ یہ واقعہ ماہ رجب ۱۳۳۶ھ کا ہے آپ شاہ لور میں وعظ فرما رہے تھے دوران تقریر ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے پردہ پوشی کا حکم دیا ہے ورنہ آپ کو بتاتا کہ اس مجلس میں فلاں نام اور فلاں قوم کا آدمی آیا بیٹھا ہے جو تھوڑی دیر پہلے زنا کا مرتکب ہوا ہے۔

سفر و حضر میں نگاہِ شیخ کا اثر

۱۔ مولانا شیخ کلیم اللہ صاحب فرماتے ہیں جن دنوں میں مکھڈ شریف درس میں پڑھتا تھا حضرت خواجہ صاحب کو ملنے کے لئے آیا عرض کیا مجھے مختلف عقیدہ اساتذہ اور طلباء سے واسطہ پڑتا ہے۔ بندہ التجا کرتا ہے کہ آپ میرے ایمان کی ضمانت دیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا "شیخا" کونجاں پہاڑیاں تے انڈے ڈے کے دُور دراز سفر تے ٹُر ویندن تے اپنی توجہ انڈیاں دی طرف رکھیندن جیکر توجہ نہ رکھن تاں انڈے خراب ہو ویندن۔ (کونجیں پہاڑ پر انڈے دے کر دور چلی جاتی ہیں مگر ان کی توجہ اپنے انڈوں پر ہوتی ہے اگر توجہ نہ دیں انڈے خراب ہو جائیں گے) یعنی مرید کبھی اپنے شیخ سے اوجھل نہیں ہوتا۔

بشارت اولاد

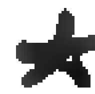
سید غلام حیدر شاہ بیان کرتے ہیں کہ میرا اکلوتا بیٹا فوت ہو گیا تو مجھے بہت پریشانی لاحق ہو گئی تسکینِ قلب کے لئے خدمت اقدس میں حاضر ہوا اس وقت آپ باغ کی سیر میں مصروف تھے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا شاہ صاحب پریشان کی ضرورت نہیں اللہ تعالیٰ آپ کو طویل العمر اولاد عطا فرمائے گا۔

جامِ جہاں نما ہے ضمیرِ منیرِ شیخ

ملک مراد بخش افسر مال خواجہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا ملک صاحب انگریز عنقریب جانے والے ہیں آپ اپنی رقوم نکلوا کر سونے میں تبدیل کرالیں حضور کے وصال کے آٹھ سال بعد برصغیر سے انگریز نکل گئے پاکستان وجود میں آ گیا۔

بارانِ کرم منتظرِ دستِ دعا ہے

واسو آستانہ میں دورانِ تقریر ایک شیعہ سید محمد حسین شاہ نے کہا اگر آج رات بارش ہو جائے تو میں سنی بن جاؤں گا آپ نے فرمایا آج رات بارش ضرور ہو گی مگر تم سنی نہیں بنو گے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔



ے

از کرامت خار گلشن می شود
دیدۂ بے نور روشن می شود



قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید

۱۔ مولوی شیر محمد صاحب شجاعبادی بیان کرتے ہیں کہ میرا ایک رشتہ دار مسمیٰ خدابخش قوت مردمی سے محروم تھا، شادی شدہ ہونے کے سبب ہر وقت ملول و مغموم رہتا تھا ایک رات خواب میں فرشتہ صفت سفید ریش بزرگ کو دیکھا جو اس کی پیٹھ ٹھونک کر فرما رہے ہیں مغموم نہ ہو تو بالکل ٹھیک ہے صبح میرے سامنے خواب بیان کیا تو حلیہ میرے پیر و مرشد کا تھا چنانچہ اس کو ساتھ لے کر آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا تو چہرہ انور دیکھتے ہی بول اٹھا خواب میں اسی مردِ درویش نے اپنے دیدار سے مشرف کیا ہے۔ میں نے حضرت صاحب کے حضور خدابخش کی حقیقت حال بیان کی آپ نے فرمایا شربت دینار پلا دیجئے انشاء اللہ شفا ہو گی پھر اس کے حق دعا بھی فرمائی۔ جب گھر پہنچے تو خدابخش نامردی سے نجات پا چکا تھا شربت پلانے کی نوبت ہی نہ آئی۔

۲۔ چراغ درکھان سکنہ لواں جنڈانوالہ ضلع میانوالی بیان کرتے ہیں مجھے نامردی کی شکایت لاحق ہو گئی کافی علاج کیا کوئی افاقہ نہ ہوا حضرت صاحب کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اپنی تکلیف بیان کی آپ نے فرمایا صبر کرو اللہ پر بھروسہ رکھو انشاء اللہ تو صاحب اولاد ہو گا بعد از وفات خواجہ صاحب میرے ہاں چار لڑکے اور تین لڑکیاں ہوئیں۔

لنگر کی خاکستر کیمیا اثر

مولوی شیخ کلیم اللہ صاحب بیان فرماتے ہیں کافی عرصہ سے میرے اہل خاندان بخار سہ روزہ میں مبتلا تھے باوجود علاج بسیار شفایاب نہیں ہو رہے تھے آخر خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر حقیقتِ حال سے آگاہ کیا آپ نے فرمایا لنگر کی

خاکستر ان کو کھلاؤ شفاء کاملہ ہوگی آپ کے ارشاد پر عمل کرنے پر افراد خانہ شفایاب ہو گئے۔ یہی اکسیر میں نے دیگر افراد جو تپ سہ روزہ میں مبتلا تھے کھلائی تو وہ شفایاب ہو گئے آج تک آپکی یہ کرامت بدستور قائم ہے" آزمالے جس کا جی چاہے۔

مرضِ لادوا کا تریاق

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب المعروف حضرت پیر بارو رحمۃ اللہ سکنہ عنایت شاہ بیان فرماتے تھے۔ ایک دفعہ میں ایسی بیماری میں مبتلا ہو گیا، حاذق حکماء بھی جس کی تشخیص نہ کر سکے اور مرض لادوا قرار دیا میں خواجہ صاحب کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرضِ حال کیا آپ نے ارشاد فرمایا گوشت کثرت سے استعمال کرو میں نے حکم کی تعمیل کی مرض زوال پذیر ہوا۔ دوبارہ خدمت میں عرض کیا روزانہ گوشت مہیا کرنا بہت مشکل ہے تو حضور نے فرمایا مٹھی بھر بادیان استعمال کر لیا کرو۔ وہ دن اور آج کا دن بادیان مرضِ لادوا کے لئے تریاق ثابت ہوئے۔

اولیاء اللہ کا دائرہ اختیار

سید محسن شاہ صاحب سکنہ راڑہ شم جو آپ کے خلفاء میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں گھوڑے پر سوار کہیں جا رہا تھا حضور کا نامہ گرامی جو حال ہی میں میرے نام آیا تھا پڑھتا جا رہا تھا جب میری نظر آپ کے اس ارشاد پر پہنچی کہ "فقیر کو ہر وقت اپنے ہمراہ تصور کریں"۔ تو میرے دل میں خیال پیدا ہوا، اولیاء اللہ کس طرح ہر وقت اپنے ارادتمندوں کے ہمراہ رہ سکتے ہیں"۔ ادھر یہ خیال فاسد آیا ادھر گھوڑے نے ٹھوکر کھائی میں گر کر گھوڑے کے سموں کی زد میں آ گیا گھوڑے کا ایک پاؤں میرے زانو پر دوسرا پیٹ، تیسرا گردن اور چوتھا پیشانی پر تھا اسی اثناء میں پیر و مرشد کا مسکراتا چہرہ نورانی

میرے سامنے تھا آپ نے گھوڑے کو اپنے دستِ مبارک سے ایک فٹ میرے جسم خاک آلود سے اوپر اٹھا لیا اور میں عرقِ ندامت سے آب آب صحیح و سالم اٹھ کھڑا ہوا اور میرے دل سے اولیاء اللہ کے دائرہ اختیار اور تصرف کے بارے میں تمام شکوک و شبہات دُور ہو گئے ۔

مشکل میں دست گیری

حافظ سید عبداللہ سکنہ موضع کالا بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ بغرضِ حاضری آستانہ عالیہ سوکھی کھجوروں کا تحفہ لے کر بذریعہ سنداری دریائے سندھ کو عبور کر رہا تھا ساون کا موسم دریا اپنے جوبن پہ تھا منجدھار میں سنداری پھٹ گئی مجھے جان کے لالے پڑ گئے میں نے حضور پیر و مرشد کو اپنے دل میں بسائے آنکھیں بند کر کے اپنے آپ کو لہروں کے حوالے کر دیا معاً میرے پاؤں زمین سے ٹکرائے میں کھڑا ہو گیا گھٹنے گھٹنے پانی تھا چل کر کنارے پر پہنچا جب خدمت اقدس میں پہنچا تو آپ نے فرمایا حافظ صاحب آئندہ محتاط رہنا ۔

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

حضرت خواجہ نے لاہور میں ہندو نوجوان کو مشرف بہ اسلام کیا اس نوجوان کا حقیقی بھائی لاہور میں تھانیدار تھا ۔ اس نے حضرت صاحب کے خلاف دعویٰ دائر کر دیا جب حضرت خواجہ رح عدالت میں پیش ہوئے تو جج نے پوچھا آپ نے ہندو نوجوان کو جبراً مسلمان کیوں کیا ہے ؟ آپ نے جوش میں آ کر ارشاد فرمایا کہ اس لڑکے کو تو میں نے مسلمان کیا ہے مگر ــــــ " تھانیدار کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ــــــ اِسے کس نے کلمہ پڑھایا ہے صرف اشارے سے تھانیدار کی زبان پر کلمہ جاری ہو گیا ۔

گردن کشاں مسخر تیز نگاہِ تو

مشہور مقدمہ قتل نور پور کی مثل مقدمہ جھنگ سے میانوالی منتقل ہوئی تو حضرت صاحب میانوالی عدالت میں تشریف لے گئے تو وہاں بھی چند ہندوؤں نے آپ کے خلاف عدالت مذکور میں ایک مقدمہ دائر کیا کہ حضرت صاحب جادوگر ہیں اور ہندوؤں کو جادو کے زور سے مسلمان بناتے ہیں سیشن جج ہندو تھا، اتفاقاً دو ہندو افسر تحصیلدار اور تھانیدار بھی عدالت میں موجود تھے جب مثل خواں نے مثل استغاثہ پڑھ کر سنائی تو حضرت صاحب جوش میں آگئے باری باری ہر سہ ہندو افسروں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا انہیں بھی میں نے جادو کے زور سے کلمہ پڑھایا ہے۔ تو تینوں ہندو افسر یعنی سیشن جج، تحصیلدار، تھانیدار کلمہ توحید پڑھنے لگے، عدالت میں موجود ہندو حضرت صاحب کی زندہ کرامت دیکھ کر خوف وحیرت کے ملے جلے اثرات لئے ہوئے بھاگ کھڑے ہوئے۔

ایک دشمنِ اسلام کا مشرف بہ اسلام ہونا

شیخ فضل الدین سکنہ نور پور تھل آستانہ عالیہ پر حاضر ہو کر حضرت صاحب سے استدعا کی کہ دعا فرمائیں کہ میرا فرزند بھی مسلمان ہو جائے وہ بڑا سخت دل ہندو ہے اور آپ سے شدید مخاصمت رکھتا ہے شیخ فضل دین کے قیام خانقاہ شریف کے دوران وہ اپنے باپ سے ملنے آیا تو حضرت صاحب انہیں ساتھ لئے ہوئے تسبیح خانے میں داخل ہوئے اسے سامنے بٹھا کر اپنی مستانہ اور پُر جلال نگاہ ڈالی تو اس کی زبان پر کلمہ توحید جاری تھا اس نے اپنا سکھوں والا داڑھی جھوڑا خود اپنے ہاتھوں سے کاٹا اور کاروانِ اسلام میں شامل ہو گیا اس کا اسلامی نام غلام لیسٰین رکھا گیا۔

غیر صالح نوجوان کا صالح ہونا

مولوی محمد ابراہیم صاحب سکنہ داسو آستانہ بیان فرماتے ہیں ایک دفعہ حضرت خواجہؒ داسو آستانہ تشریف لائے مولوی محمد فضل آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے لڑکے مبارک کے لئے دعائے خیر کی استدعا کی مبارک آوارہ صفت نوجوان تھا دین سے کوئی خاص رغبت نہ تھی حضرت صاحب نے اس کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا "صاحبزادے مسجد کو آباد کرو" ان الفاظ نے نوجوان کی طبیعت میں زبردست تغیر پیدا کر دیا وہ مبارک سے مولوی محمد مبارک بن گیا اُسے مسجد سے ایسی محبت ہوئی کہ کھانا بھی مسجد میں منگوا لیتا۔

رہزن کو راہنما بنا دیا

سردار دوجام بیان کرتا ہے میں ایک نامی گرامی ڈاکو تھا۔ ڈاکہ زنی، قتل و غارت بدکاری میرا معمول تھا میرے ایک دوست کا بھائی مجھے پکڑ کر حضرت صاحب کی خدمت میں لے گیا اور آپ کی خدمت میں میری کتاب زندگی کے سب ورق الٹ دیئے حضور جوش میں آ گئے حتیٰ کہ آپ کے بدن کے بال کھڑے ہو گئے میری طرف اشارہ کیا اور فرمایا اللہ اس کو ہدایت فرمائے نیک و صالح بنائے آپ کے اشارہ پر میرے اوپر غشی طاری ہو گئی تین دفعہ زمین سے اونچا ہو کر نیچے گرا جب ہوش میں آیا تو میں نے ہر فعلِ قبیح سے توبہ کر کے ہر وقت خدمتِ اقدس میں رہنے لگا۔ دو سپاہی میرے وارنٹ گرفتاری لئے ہوئے خانقاہ شریف پہنچے نماز مغرب کا وقت تھا حضرت صاحب نے امامت فرمائی اور میں ان دو سپاہیوں کے درمیان مقتدیوں میں کھڑا تھا بعد فراغت نماز انہوں نے خواجہ صاحب سے مدعائے آمد بیان کیا اور وارنٹ گرفتاری دکھائے میں ان کے سامنے تھا مگر وہ پہچاننے سے قاصر رہے میں اُٹھ کر لنگر خانے چلا گیا سپاہیوں نے میرے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا

لنگر خانے میں ہوگا۔ انہوں نے لنگر خانے کے تین چکر لگائے میں سامنے بیٹھا تھا وہ مجھے نہ پہچان سکے انہوں نے مجھ سے سردار کے متعلق پوچھا تو میں نے کہا سردار تو میں ہوں مگر وہ یہ کہتے ہوئے چلے گئے کہ تو جھوٹ بولتا ہے۔ یہ سب حضرت خواجہ کا کرم تھا۔

ترکِ زنا

۱۔ فقیر محمد بخش سندھی سکنہ دریا خاں بیان کرتے ہیں کہ محمد بخش بلوچ میرا ہمسایہ تھا حضرت خواجہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت سے سرفراز ہوا۔ واپس گھر آکر اپنی داشتہ سے مرتکب زنا ہوتا رہا کچھ عرصہ بعد دوبارہ خواجہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت صاحب نے اسے سخت ملامت کی اور پیٹھ پر تھپکی دے کر فرمایا اب دیکھیں تو کس طرح زنا کا مرتکب ہوتا ہے، اسی وقت وہ نامردی کا شکار ہو گیا۔ اپنی بیوی سے قاصر رہا، سخت پریشان و پشیمان ہوا حضور کی خدمت میں آکر گڑگڑا کر توبہ کی حضرت صاحب نے دُعا کی تو بیوی کے قابل ہُوا۔ زنا بالکل چھُوٹ گیا۔

۲۔ گہنا خاں ذیلدار سکنہ جھنگ خدمتِ عالیہ میں حاضر ہو کر بیعت سے مستفیض ہوا آپ نے حسب معمول نیکی کی ترغیب اور گناہوں سے ترہیب فرمائی۔ گہنہ خاں نے عرض کیا سب گناہ چھوڑ دوں گا زنا مجھ سے چھوٹنے والا نہیں حضرت صاحب نے فرمایا۔ اچھا میرے سامنے تو زنا نہ کرو گے۔" خان نے عرض کی یہ کبھی ہو سکتا کہ آپ کے سامنے ایسی جرأت کروں جب واپس گھر آیا تو حسب عادت خالی مکان میں عورت کو لے کر گیا تو وہاں خواجہ صاحب کو موجود پایا شرم سے پانی پانی ہو گیا اور ہیبت سے کانپنے لگا حضرت صاحب نے فرمایا میرے دائرہ ارادت میں آکر بھی افعالِ قبیحہ سے مرتکب ہوتا ہے یہ ناممکن ہے گہنہ خاں نے اسی وقت توبہ کی اور آستانہ عالیہ پر آکر معافی مانگی۔

اثباتِ معراج جسمانی

ایک روز حضرت خواجہ سواگ بستی چادن ضلع مُلتان میں وعظ فرما رہے تھے۔

ایک منکر معراجِ جسمانی نے اُٹھ کر دریافت کیا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح آسمانوں سے گزر کر عرش بریں تک پہنچے؟ حضرت صاحب کو جوش آ گیا آپ مسجد کی دیوار سے پار ہو کر غائب ہو گئے دیوار ویسی ہی رہی اور پھر دیوار سے گزر کر منبر پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح آسمانوں سے گزر کر عرش بریں تک پہنچے لوگ یہ کرامت دیکھ کر ششدر رہ گئے۔

شکستہ کشتی کو کنارے لگا دیا

مہر اللہ بخش لوہاچ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت صاحب نے خانقاہ موسیٰ زئی شریف کے لنگر کے لئے غلہ خریدا اور بذریعہ کشتی بھیجا تھا آپ بھی کشتی میں تشریف فرما تھے عین منجدھار میں کشتی میں بڑا سا سوراخ ہو گیا کشتی کی غرقابی کا خطرہ لاحق ہو گیا حضرت صاحب نے ملاحوں سے فرمایا فکر کی کوئی بات نہیں سوراخ پر مٹی لگا دو اور توکل بخدا کھیتے چلو انشاء اللہ صحیح و سالم کنارے تک پہنچ جائے گی چنانچہ حسبِ ہدایت عمل کیا گیا، کشتی صحیح و سالم کنارے جا لگی۔

زملک تا ملکوتش حجاب بردارند

جلال خاں مرحوم بیان کرتے ہیں کہ ہم تین اشخاص "غلام حیدر منشی باڈر پولیس، اللہ بخش سکنہ مٹھے والا اور میں" مسجد اخوندوالی ڈھوا کے حجرہ میں حضرت صاحب کی بیعت سے مشرف ہوئے۔ آپ نے فرمایا آج میں مسجد میں وعظ کروں گا ایک شخص اپنی سگی خالہ سے زنا کا مرتکب ہو کر سامعین میں شامل ہو گا جس سے واعظ میں اثر نہیں ہو گا تب میں یہ واقعہ بغیر کسی کا نام لئے بیان کروں گا وہ شخص اُٹھ کر چلا جائے گا تم تینوں اس کے ساتھ چلے جانا تاکہ اس کی پردہ دری نہ ہو۔ حضرت صاحب کا فرمان سچ ثابت ہوا وہ شخص دورانِ وعظ اُٹھ کر جانے لگا تو ہم بھی ساتھ چلے گئے آج تک کسی کو معلوم

نہ ہوا کہ کون مرتکب زنا ہوا تھا۔

ناکردہ گناہ سے رہائی

محمد اعظم خاں ذیلدار سوکڑ علاقہ تونسہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ مخالفین نے میرے اوپر قتل کا جھوٹا مقدمہ دائر کر دیا۔ کپتان پولیس اور ڈپٹی کمشنر میرے مخالف تھے اور چاہتے تھے کہ کسی طرح مجھے سزا ہو جائے میرے ساتھ آٹھ ملزم اور بھی تھے ڈپٹی کمشنر نے اس مقدمہ کو جرگے کے سپرد کر دیا اور میرے مخالفین میں سے ایک کو سرپنچ بنا دیا اور انہیں ہدایت کی اعظم خاں کے لئے سخت ترین سزا تجویز کریں۔ میں نے حضرت صاحب کی خدمت میں عرضداشت بھیج دی اور طالب دُعا ہوا۔ آپ کی نظرِ کرم کا صدقہ! باوجود سخت مخالف ہونے کے جرگے نے مجھے مقدمہ سے بری کر دیا میرے ساتھ دو ملزم اور بھی بری ہو گئے جب رپورٹ ڈپٹی کمشنر کو بھیجی گئی تو اس نے باقی چھ ملزموں کا معاملہ یہ کہتے ہوئے جرگہ کلاں کے سپرد کر دیا کہ ایک ہی شہادت پر تین ملزموں کو بری کر دیا گیا ہے اور چھ کو سزا دی گئی ہے مجھے اس فیصلے سے اختلاف ہے جرگہ کلاں نے سماعت مقدمہ کے بعد اُن چھ کو بھی بری کر دیا یہ سب مردِ درویش کی دُعا کا اثر تھا کہ سب بری ہو گئے۔

مرید کا کوئی فعل مرشد سے پنہاں نہیں ہوتا

اللہ بخش ساکن مٹھے والہ تحصیل تونسہ شریف بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں اپنے گھر کے بند کمرے میں ننگا ہو کر غسل کر رہا تھا کہ مجھے دروازے پر حضرت صاحب کھڑے ہوئے دکھائی دیئے جو فرما رہے تھے تجھے شرم نہیں آتی جو ننگے ہو کر نہا رہے ہو۔ میں شرم سے آب آب ہو گیا اس کے بعد کبھی ننگا ہو کر نہیں نہایا۔

تقدیر شکن قوت باقی ہے ابھی اس میں

محمد اعظم خاں لغاری سکنہ چوٹی زیریں ڈیرہ غازیخاں نے ۱۹۴۲ء کا ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ میں اپنے چند دوستوں کے ساتھ کار میں سوار جا رہا تھا کار خود چلا رہا تھا کہ اتفاقاً کار سڑک سے پھسل کر قریبی نہر کے عین درمیان میں جا گری اور پانی میں ڈوب گئی: کار کے دروازے بند تھے جو کھل نہیں سکتے تھے آنکھوں کے سامنے موت ناچ رہی تھی میں اپنے مرشد برحق کی طرف متوجہ ہوا تو آپ کی صورت مجھے شیشہ کے باہر دکھائی دی اور اسی لمحہ ہم نے اپنے آپ کو نہر کی پٹڑی پر پایا حیرت کی انتہا نہ رہی۔ وہاں سے چند سائیکل لے کر واپس چوٹی پہنچے آدمیوں کو جمع کر کے کار نکالنے کے لیے جائے وقوعہ پر پہنچے تو دیکھ کر حیران ہوئے کار جسے کرین کے بغیر نکالنا ناممکن تھا صحیح و سالم سڑک پر کھڑی ہے۔

غائبانہ بیعت

جلال خاں بیان کرتے ہیں کہ مولوی احمد بخش سکنہ گدائی نے مجھ سے کہا کہ میں حضرت صاحب سے عرض کروں کہ جس طرح انہوں نے نواب محمد خاں لغاری کی والدہ کو غائبانہ بیعت سے مستفیض فرمایا تھا اسی طرح میری جوان سال لڑکی غلام فاطمہ کو بھی بیعت فرمالیں۔ ہم حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے مولوی احمد بخش سے فرمایا میں نے تیری لڑکی کو غائبانہ بیعت سے فیضیاب کر دیا ہے مولوی صاحب جب گھر آئے تو دیکھا کہ لڑکی پر غنودگی طاری ہے اور وہ کسی سے از خود باتیں کر رہی ہے مولوی صاحب نے پوچھا کس سے باتیں کر رہی ہو تو اس نے جواب دیا مجھے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نصیب ہوتا ہے اور میں حضور سے باتیں کرتی ہوں مولوی صاحب بہت خوش ہوئے اور اپنی دختر نیک اختر کو ساتھ لے کر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور ظاہری

بیعت سے بھی مشرف کرایا۔

غمزدہ عورت کی غمخواری

سردار نور احمد خاں لغاری کی بڑی اہلیہ حضرت صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئی جو آپ کے دیرینہ مریدوں میں سے تھی عرض کیا کہ میرے شوہر نے دوسری شادی کر لی ہے اب میرا وہاں رہنا کسی طور ممکن نہیں براہ کرم مجھے اپنی خدمت میں رہنے کی اجازت مرحمت فرمادیں۔ حضرت صاحبؒ نے فرمایا سردار صاحب نے دوسری شادی اولاد کے لئے کی ہے۔ میرے پاس تمہاری رہائش کا مناسب بندوبست نہیں ہو سکتا آپ گھر چلی جائیں میں دعا کرتا ہوں کہ تمام گھر میں تم بڑی سمجھی جاؤ گی تمہاری عزت تمام گھر میں مسلّم ہوگی، اولاد دوسری بیوی سے ہوگی اور ماں تجھے کہے گی یہ دعا کا اثر ہے کہ اولاد تو چھوٹی بیوی سے ہے مگر ماں بڑی بیوی سمجھی جاتی ہے۔

حالتِ سکرات میں دستگیری

حاجی محمد خاں سیہڑ ذیلدار سکنہ واڑہ سیہڑاں حضرت صاحبؒ کا مخلص خادم تھا۔ نزع کے وقت سخت تکلیف لاحق تھی وجود اکڑا ہوا تشنج کی کیفیت میں بے ہوشی طاری تھی حضرت صاحب کو صورتحال سے آگاہ کیا گیا آپ تشریف لائے اور محمد خاں کی چارپائی کے گرد چکر لگایا اور زیرِ لب کچھ پڑھتے رہے یک لخت محمد خاں کی حالت معمول پر آگئی اور زبان پر کلمہ جاری ہو گیا بحالت ہوش وصیت کی اور کلمہ وردِ زباں رکھتے ہوئے جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔

۲۔ مولوی کریم بخش صاحبؒ سکنہ چھنہ بخشہ ضلع جھنگ بیان کرتے ہیں کہ میرے بھائی مولوی عبد الغفور کا وقتِ نزاع تھا اور کلمہ زبان پر جاری تھا اور وہ کہہ رہا تھا حضرت صاحب سامنے کھڑے ہیں، پاس والوں کو تو کچھ نہ دکھائی دے رہا تھا صرف

سورۂ یٰسین پڑھے جانے کی آواز آرہی تھی مولوی صاحب کی وفات کے بعد کچھ لوگ حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کی کہ مولوی عبدالغفور کا خاتمہ بالخیر ہوا ہے۔ آپ نے تین بار فرمایا اچھا ہوا پھر توقف کے بعد فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ اس کے سرہانے سورۂ یٰسین کون پڑھ رہا تھا۔ عقدہ کھل گیا کہ وہ آواز آپ کی تھی۔ مرشد برحق بوقتِ نزع اپنے خادموں کی دستگیری فرماتے ہیں۔

ہم تو مائل بہ کرم ہیں

حضرت صاحب اپنے مریدین سے ارشاد فرمایا کرتے تھے جب تمہیں کوئی مشکل درپیش ہو تو دو رکعت نماز نفل ادا کر کے سات قدم چل کر میری طرف توجّہ کر لیا کرو۔ انشاء اللہ میں تمہارے پاس ہوں گا۔ چنانچہ اکثر مریدین اس ارشاد پر عمل کر کے مشکلات پر قابو پالیتے ہیں۔ ان حضرات میں ایوب خاں سکنہ عیسیٰ خیل کپتان جہاز ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں اور چوہدری لعل حسین خاں ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر شامل ہیں۔

طعام میں برکت

ایوب خاں سکنہ عیسیٰ خیل کپتان جہاز ڈیرہ اسماعیل خاں بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور دریا خاں تشریف لائے تو میں نے غریب خانے پر دعوت کی آرزو ظاہر کی تو آپ نے شرفِ قبولیت بخشا اس وقت آپ کے ساتھ دو آدمی تھے۔ میں نے احتیاطاً چار پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کرایا مگر عصر کے وقت حضور نے چالیس آدمیوں کا کھانا تیار کرا لینے کا حکم دیا۔ چونکہ مجھے یقین تھا کہ حضرت صاحب کے ساتھ دو تین آدمی ہیں اس لئے مزید کھانا تیار نہ کروایا۔ کھانے کے وقت پورے چالیس آدمی آگئے میں بہت سٹپٹایا اب کیا ہو سکتا تھا حضرت صاحب نے جب رنگت اڑی دیکھی تو اپنی چادر مبارک کھانے

پر ڈال دی اور مجھے حکم دیا چادر کے نیچے سے کھانا نکال کر دیتے جاؤ۔ میں نے حسب الارشاد عمل کیا تمام لوگ سیر ہو گئے جب چادر اُٹھائی کھانا جُوں کا توں موجود تھا۔

پانی کی پایابی

ایوب خاں مذکور بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت صاحب کے ساتھ لاری میں سفر کر رہا تھا، ہماری لاری ایک ندی پر پہنچی۔ ندی کا پانی گہرا اور بڑی تیزی سے بہ رہا تھا ڈرائیور نے آگے جانے سے انکار کر دیا حضرت صاحب نے مجھے حکم دیا کہ میں پانی میں اُتر جاؤں جب میں پانی میں گھسا تو پانی مجھے گھٹنے تک آیا۔ آپ نے ڈرائیور سے فرمایا کہ لاری کو اس آدمی کے پیچھے پیچھے لئے چلو انشاء اللہ ہم بخیریت پار پہنچ جائیں گے۔ حسب الحکم ڈرائیور نے لاری پانی میں ڈال دی بخیر وخوبی لاری ندی سے گزر گئی۔

خانۂ خدا سے چیونٹیوں کا اخراج

ایک دفعہ حضرت صاحب ڈھبی وعظ کی غرض سے تشریف لائے تو لوگوں نے عرض کیا ہماری مسجد میں اتنی چیونٹیاں ہیں کہ ہم نماز نہیں پڑھ سکتے۔ آپ نے فرمایا اگر آپ لوگ نماز کے پابند ہو جائیں تو انشاء اللہ مسجد میں ایک چیونٹی بھی نہیں رہے گی چنانچہ آج تک اس مسجد میں ایک چیونٹی بھی دکھائی نہیں دیتی۔

غبارِ چہرہ گردوں دلیل باراں است

ا۔ ڈیرہ اسماعیل خاں اور تونسہ شریف کا اکثر علاقہ بارانی ہے۔ معاش کا دارومدار بارش پر ہے حضرت صاحب اس علاقہ میں تشریف لائے تو لوگوں نے عرض کی کہ ہم کئی

سالوں سے قحط میں مبتلا ہیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ باران رحمت سے نوازے آپ نے دعا فرمائی وقفے وقفے کے بعد سے ایک ہفتہ بارش ہوتی رہی علاقہ سیراب ہو گیا۔

۲۔ ایک دفعہ حضرت صاحب راڑہ شم تشریف لائے تو مخدوم زادہ سید مہر شاہ صاحب نے بعد نماز ظہر حضرت صاحب سے عرض کیا کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ باران رحمت کا نزول فرمائے آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو ہر طرف سے بادل گھر آئے اور بارش شروع ہو گئی جس سے علاقہ خوب سیراب ہوا

تیری نگاہ نے ان کو غنی کر دیا

بکھر خان سیہڑا نمبر دار ڈھپی نے حضرت صاحب سے عرض کی کافی عرصہ سے ڈھپی میں پانی نہیں آیا فصلات متاثر ہو رہے ہیں اور سخت مقروض ہو گیا ہوں دعا فرمائیں ہماری تنگیٔ معاش دور ہو جائے آپ نے دعا فرمائی اس سال ایسا پانی آیا کہ ہمارے وہم و گمان میں بھی نہ تھا خوب فصلات ہوئے ہمارے تمام قرض اتر گئے اور ہم غنی ہو گئے۔

۲۔ مہر گل محمد لوہاچ سکنہ لیہ بیان کرتے ہیں کہ میں کئی ہزار روپے کا مقروض تھا نہایت تنگی سے زندگی گزار رہا تھا میں حضرت صاحب سے دعا کا خواستگار ہوا آپ نے دعا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے میرے تمام قرضے دور کر دیئے اور میں خوشحال ہو گیا مہر صاحب کے چھ فرزند تھے مہر صاحب کی وفات کے بعد ہر لڑکے کو پانچ پانچ کنوئیں وراثت میں ملے۔

دریا پر فرماں روائی

شہر سلطان ضلع مظفر گڑھ کی طرف سے ایک شخص خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی ہماری زرخیز زمینیں کٹاؤ کی وجہ سے دریا برد ہو رہی ہیں جس سے ہم بہت پریشان ہیں۔ آپ دعا فرمائیں ہماری زمینیں دریا کی دست برد سے محفوظ ہو جائیں۔ آپ نے دعا

فرما کر اسے کہا ــــــــ دریا کو میرا سلام کہہ دینا اور کہنا کہ یہاں سے چلا جا،
زمینوں کو مت گرا ــــــــ" دریا آپ کا سلام و پیغام سنتے ہی دُور ہونا شروع
ہو گیا کافی دُور چلا گیا۔

معمولات و تعویذات

حضرت

خواجہ سوداگر قدس سرہ العزیز

جو آپ کو مشائخ کبار سے دفیعۂ امراض حصولِ حاجات
کے لئے عطا ہوئے۔

طریقہ تلاوت حزب البحر

موافق نقل حضرت جناب مولوی قاضی عطا محمدؒ صاحب قریشی سکنہ قادر پور راں ضلع ملتان ہر روز بعد مغرب بلاناغہ پڑھے!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الف با تا ثا جیم حا خا دال ذال را زا سین شین صاد ضاد طا ظا عین غین فا قاف کاف لام میم نون واو ھا یا ۔ ایک سانس میں پڑھے۔

رَبِّ سَہِّلْ وَيَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ عَلَيْنَا يَا رَبِّ ۔ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا عَلِيُّ يَا عَظِيْمُ يَا حَلِيْمُ يَا عَلِيْمُ اَنْتَ رَبِّيْ وَعِلْمُكَ حَسْبِيْ فَنِعْمَ الرَّبُّ رَبِّيْ وَنِعْمَ الْحَسْبُ حَسْبِيْ تَنْصُرُ مَنْ تَشَآءُ وَاَنْتَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْعِصْمَةَ فِي الْحَرَكَاتِ وَالسَّكَنَاتِ وَالْكَلِمَاتِ وَالْاِرَادَاتِ وَالْخَطَرَاتِ مِنَ الظُّنُوْنِ وَالشُّكُوْكِ وَالْاَوْهَامِ السَّاتِرَةِ لِلْقُلُوْبِ عَنْ مُطَالَعَةِ الْغُيُوْبِ فَقَدِ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ۝ وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ فَثَبِّتْنَا عَلٰى اُمُوْرِ الشَّرِيْعَةِ ۳ بار اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ عَزِيْزًا فِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ وَذَلِيْلًا فِيْ عَيْنِيْ وَانْصُرْنَا عَلٰى جَمِيْعِ الْخَلَائِقِ ۳ بار وَسَخِّرْ لَنَا هٰذَا الْبَحْرَ كَمَا سَخَّرْتَ الْبَحْرَ لِسَيِّدِنَا

مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ وَسَخَّرْتَ النَّارَ لِسَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ
عَلَیْہِ السَّلَامُ وَسَخَّرْتَ الْجِبَالَ وَالْحَدِیْدَ لِسَیِّدِنَا دَاوٗدَ
عَلَیْہِ السَّلَامُ وَسَخَّرْتَ الرِّیَاحَ وَالشَّیٰطِیْنَ وَالْجِنَّ
وَالْاِنْسَ لِسَیِّدِنَا سُلَیْمٰنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَسَخَّرْتَ الْمُلْکَ
وَالْمَلَکُوْتَ وَالْعَوَالِمَ کُلَّھَا لِسَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَشَفِیْعِنَا وَ
مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَسَخِّرْلَنَا کُلَّ وَ
زِیْرٍ وَّاَمِیْرٍ وَّرَعِیَّۃٍ وَسَخِّرْلَنَا کُلَّ بَرٍّ وَّفَاسِقٍ وَّفَاجِرٍ وَسَخِّرْ
لَنَا کُلَّ بَحْرٍ ھُوَ لَکَ فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ وَالْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ
وَبَحْرِ الدُّنْیَا وَبَحْرِ الْاٰخِرَۃِ ط اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَ
سَخِّرْلَنَا کُلَّ شَیْءٍ یَّامَنْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْہِ
تُرْجَعُوْنَ ۝ کٓھٰیٰعٓصٓ ۝ بالمقابل ہر حرف پر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو
چھنگلیا سے بند کرنا شروع کریں فَانْصُرْنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ النّٰصِرِیْنَ ہر دو
انگوٹھے کھولیں وَافْتَحْ لَنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ ط انگوٹھے کے ساتھ والی
دونوں انگلیوں کو کھولیں وَاغْفِرْلَنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ ۝ دونوں شہادت
والی انگلیوں کو کھولیں وَارْزُقْنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۝ ہر دونوں
چھنگلیا کو کھولیں وَاحْفَظْنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الْحَافِظِیْنَ ۝ دونوں ہاتھ
منہ اور بدن پر سر سے لے کر پاؤں تک لے آئے۔ وَاھْدِنَا وَنَجِّنَا مِنَ الْقَوْمِ
الظّٰلِمِیْنَ ۝ وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رِیْحًا طَیِّبَۃً کَمَا ھِیَ فِیْ
عِلْمِکَ وَانْشُرْھَا عَلَیْنَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَتِکَ وَاحْمِلْنَا بِھَا
حَمْلَ الْکَرَامَۃِ مَعَ السَّلَامَۃِ وَالْعَافِیَۃِ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا
وَالْاٰخِرَۃِ ط اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ اَللّٰھُمَّ یَسِّرْلَنَا اُمُوْرَنَا
تصور مطلب خود بخود داشتہ مَعَ الرَّاحَۃِ لِقُلُوْبِنَا وَاَبْدَانِنَا وَ
السَّلَامَۃِ وَالْعَافِیَۃِ فِیْ دِیْنِنَا وَدُنْیَانَا وَکُنْ لَّنَا

صَاحِبًا فِیْ سَفَرِنَا وَخَلِیْفَۃً فِیْ اَھْلِنَا وَحَامِیًا وَمُعِیْنًا فِیْ حَضَرِنَا وَاطْمِسْ عَلٰی وُجُوْہِ اَعْدَآئِنَا (۳ بار دونوں ہاتھ زمین پر مارے اور مقہوری اعداء کا تصور کرے) وَامْسَخْھُمْ عَلٰی مَکَانَتِھِمْ (۳ بار دونوں ہاتھ زمین پر مارے اور مقہوری اعداء کا تصور کرے) فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ الْمُضِیَّ وَلَا الْمَجِیْٓءَ اِلَیْنَا وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓی اَعْیُنِھِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰی یُبْصِرُوْنَ ٥ وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰھُمْ عَلٰی مَکَانَتِھِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِیًّا وَّلَا یَرْجِعُوْنَ ٥ یٰسٓ ٥ یٰسٓ ٥ یٰسٓ ٥ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ٥ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ٥ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ٥ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُھُمْ فَھُمْ غٰفِلُوْنَ ٥ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓی اَکْثَرِھِمْ فَھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ٥ اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِھِمْ اَغْلٰلًا فَھِیَ اِلَی الْاَذْقَانِ فَھُمْ مُّقْمَحُوْنَ ٥ وَجَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِھِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰھُمْ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ٥ شَاھَتِ الْوُجُوْہُ (۳ بار، دونوں ہاتھ زمین پر مارے اور مقہوری اعداء کا تصور کرے۔ وَعَنَتِ الْوُجُوْہُ ۳ بار ہر دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں زمین پر مارے اور مخذولی اعداء کا تصور کرے۔ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا (۳ بار) دونوں ہاتھ کی انگوٹھے کی ساتھ والی انگلیوں سے دشمنوں کی طرف اشارہ کرے طٰہٰ طٰسٓمّٓ پہلے والے ترتیب کی طرح انگلیوں بند کرے حٰمٓ عٓسٓقٓ ٥ ترتیب کے ساتھ انگلیوں کو کھول دے۔ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیٰنِ بَیْنَھُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیٰنِ ٥ حٰمٓ سامنے کہے حٰمٓ پیچھے کہے حٰمٓ دائیں طرف کہے حٰمٓ اسی طرح بائیں اوپر نیچے کہے پھر یہ دُعا پڑھے دَفَعْتُ بِاَمْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی کُلَّ بَلَآءٍ وَّقَضَآءٍ تَجِیْٓءُ

مِنْ هٰذِهِ الْجِهَاتِ السِّتَّةِ نَأْمَنُ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی مِنْ
جَمِیْعِ الْاٰفَاتِ وَالْعَاهَاتِ حٰمٓ الْاَمْرُ وَجَآءَ النَّصْرُ فَعَلَیْنَا
لَا یُنْصَرُوْنَ ۝ حٰمٓ ۝ تَنْزِیْلُ الْکِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۝
غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ بَابُنَا تَبَارَكَ
حِیْطَانُنَا یٰسٓ سَقْفُنَا کٓهٰیٰعٓصٓ چھنگلیاں سے دونوں ہاتھوں کی
انگلیاں بند کرے کِفَایَتُنَا حٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ انگلیوں کو کھول دے۔
حِمَایَتُنَا اٰمِیْنَ ۝ فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝
سِتْرُ الْعَرْشِ مَسْبُوْلٌ عَلَیْنَا وَعَیْنُ اللّٰهِ نَاظِرَةٌ اِلَیْنَا وَ
بِحَوْلِ اللّٰهِ لَا یَقْدِرُ اَحَدٌ عَلَیْنَا وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِیْطٌ ۝
بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝ فَاللّٰهُ خَیْرٌ حَافِظًا
وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ
الْکِتَابَ وَهُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝
بِسْمِ اللّٰهِ الشَّافِیْ بِسْمِ اللّٰهِ الْکَافِیْ بِسْمِ اللّٰهِ الْمُعَافِیْ
بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ
وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (تین بار) وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۔ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی
عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ۝ بِرَحْمَتِكَ یَا
اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ
یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ط
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَیْهِ ۝

در ذکر منازل حصن الحصین للجزری

جمعرات کے دن شروع کرے اور الحمد للہ الذی بعزتہ و جلالہ تتم الصالحات مس سے تک پڑھے اور جمعہ کے دن الذی یقال فی صباح کل یوم ومسائہ سے شروع کر کے اللھم اعطنی نور ام دس تک پڑھے اور ہفتہ کے دن وعند دخول المسجد اعوذ باللہ سے یدعوا لاھل الطعام اللھم بارک فیما رزقتھم فاغفرلھم وارحمھم مُ تِ س مُصُ تک اور اتوار کے دن اللھم اطعم من اطعمنی واسق من سقانی سے فی کتابہ الدعاء حسبنا اللہ ونعم الوکیل خَ تِ سَ تک پڑھے پیر کے دن حسبی اللہ ونعم الوکیل خ سے وان کان مسیئاً فاغفرلہ ولا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ حب تک اور منگل کے دن واذا وضعہ فی قبرہ قال بسم اللہ وعلی سنتہ رسول اللہ سے عود لسانک با للھم اغفرلی فان للہ ساعات لا یرد فیھن سائلا تک اور بدھ کے دن فضل القرآن العظیم وسورۃ منہ وآیات آخر تک پڑھے۔

طریق خواندن دلائل الخیرات

منگل کے دن پہلے اللہ کے نام پڑھے اور ہر نام کے ساتھ لفظ جل جلالہ' پڑھے اس کے بعد نبی کریم کے نام پڑھے اور ہر نام کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھے پھر دلائل کے شروع سے۔ اللھم اجعلنی منک فی عیاذ منیع وحرز حصین من جمیع خلقک حتی تبلغنی اجلی معافی تک پڑھے اور بدھ کے دن اللھم صل سے شروع کرے اور ولا تحل بیننا و

بینہ یوم القیامۃ یا رب العالمین واغفرلنا ولوالدنیا و
لجمیع المسلمین الحمد للہ رب العالمین تک پڑھے جمعرات کے
دن اللھم صل علی النبی الہاشمی سے شروع کرے اور واغفرلنا
ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا
غلا للذین امنو ربنا انک روف رحیم تک پڑھے اور جمعہ کے
دن اللھم صل سے شروع کرے اور ورضی اللہ عن اصحابہ الاعلام
ائمۃ الھدی ومصابیح الدنیا وعن التابعین وتابع التابعین
لھم باحسان الی یوم الدین والحمد للہ رب العالمین تک پڑھے
اور ہفتہ کے دن اللھم رب الارواح والاجساد سے شروع کرے اور
ولا تجعلہ غاضبا علینا واغفرلنا ولوالدنیا ولجمیع المسلمین
الاحیاء منھم والمیتین واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب
العالمین تک پڑھے اتوار کے دن فاسئلک یا اللہ یا اللہ یا اللہ
سے شروع کرے اور وان ترحمنا وان تعفوعنا وتغفرلنا ولجمیع
المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء منھم
والاموات والحمد للہ رب العالمین وھو حسبی ونعم الوکیل
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم تک پڑھے اور پیر
کے دن اللھم صل علی سیدنا محمد سے شروع کرے اور
تاخاتمہ بمعہ دعائے خاتمہ۔

عمل سورۃ یٰس

پہلے تین بار درود شریف پڑھ کر لفظ "یٰس" تین بار تکرار کرے والقرآن الحکیم
سے آگے "مبین" پورا الحمد للہ رب العلمین تا نستعین پڑھ کر شہادت کی انگلی
کھڑی کر کے پوری اذان کہیں اور جب سلٰمٌ قولاً من رب الرحیم

پہنچیں تو اس آیت کو سات بار پڑھ کر یَا سَلَامُ یَا رَبُّ یَا رَحِیْمُ کو بھی سات مرتبہ پڑھیں جب ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ پر پہنچیں اس آیت کو سات بار پڑھ کر یَا قَدِیْرُ یَا عَزِیْزُ یَا عَلِیْمُ کو سات بار پڑھیں اور جب مِثْلُهُمْ پر پہنچیں تو اس کو تین بار کہیں پھر پوری سورۃ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ تک پڑھ کر سورہ فاتحہ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ پڑھ کر انگلی شہادت کے اشارے پوری اذان کے پھر اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ تا وَلَا الضَّآلِّیْنَ آمین پڑھ کر درود شریف تین بار وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ تین سو بار یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ تین سو بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ تین سو بار درود شریف تین بار پڑھ کر ثواب حضرت امام ربانی رضی اللہ عنہ کو بخش کر ان کے وسیلے سے دعا مانگیں چالیس دن کے اندر مشکل حل ہو جائے گی۔

سُورۃ مُزَّمِّل کا پڑھنا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یَاۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ، زَمِّلْنِیْ زَمِّلْنِیْ زَمِّلْنِیْ بِقُدْرَةِ الْخَفِیْ وَادْرِكْنِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ یَا اَحْمَدُ ۱۱ الیسّ بار بعد نماز فجر یا درمیان ظہر و عصر یا مغرب و عشاء کے درمیان پڑھیں مشکل حل ہو جائیگی۔ اور اگر عمل پوری سورت کا کرنا ہو تو یَا اَحْمَدُ یَا اَللّٰهُ یَا اِسْرَافِیْلُ یَا سَمُوْطِیْنَا بحق یا اللہ یا بُدُّوْحُ یا جبرائیل ۔ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا اَوْ نِصْفَهٗ تا آخر جب رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَاتَّخِذْهُ وَكِیْلًا پر پہنچے تو اس کو گیارہ بار پڑھے اور جب فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّهٖ سَبِیْلًا پر پہنچے تو یَا عَزِیْزُ الْوَهَّابُ پانچ سو بار پڑھے پھر سورۃ ختم کر کے درود شریف سینتالیس بار پڑھے بفضل تعالیٰ جس کام کے لئے پڑھی جائے پورا ہو جائے گا۔

حصول مطالب (ہر قسم): درمیان نماز عشاء و وتر یعنی (وتروں سے پہلے) آیت کریمہ: لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ تین سو تیرہ بار پڑھ کر گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں۔

دشمنوں پر فتحمندی حاصل ہو: نماز صبح کے بعد لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ پوری سورۃ ایک سو ایک بار پڑھیں۔

گمشدہ چیز کو ڈھونڈھنا: ڈھونڈتے رہیں اور زبان پر یہ ورد رہے۔ فَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ۔

استخارہ: عشاء کی نماز کے بعد اول درود شریف گیارہ بار سورۃ یٰسین تین بار درود شریف گیارہ بار پڑھ کر سو رہیں۔

شفا امراض: سات تار دھاگہ پر سلامٌ قولاً من ربٍ رحیم سات سات بار پڑھی جائے اور دھاگے کو سات گرہ لے دی جائیں، ہر مرض سے بحکم الٰہی شفا ہوگی۔

دردِ سر: درد والے کے سر پر ہاتھ رکھ کر پڑھیں۔ بسم اللہ خیر الاسماء بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَرَبِّ السَّمَآءِ بسم اللہ الذی لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ تین بار یا سات بار پڑھنے سے آرام آجاتا ہے۔

برائے دفع جن: لکھ کر گلے میں باندھیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم هٰذا کتاب من محمد رسول اللہ رب العلمین الی طرق الدار من العمار والزوار والسائحین الا طارقا یطرق بخیر یا رحمٰن امّا بعد فان لنا ولکم فی الحق سعۃ فان تک عاشقاً مولعاً او فاجراً مقتحماً او راعیا حقاً مبطلاً هٰذا کتاب اللہ ینطق علینا وعلیکم بالحق انّا کنا نستنسخ ما کنتم تعملون ورسلنا یکتبون ما تمکرون اُترکوا صاحب کتابی هٰذا وانطلقوا الی عبدۃ الاصنام والی من یزعم ان مع اللہ الٰها

اخرلا الٰہ الا ھو کل شیئی ھالک الا وجہہ لہ الحکم والیہ ترجعون تقلبون حٰمٓ لا تنصرون حٰمٓعٓسٓقٓ تفرق اعداء اللہ وبلغت حجۃ اللہ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم۔

گمشدہ کی بازیابی، بردہ گریختہ: قفلِ آہنی پر اکیس بار سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کر کے گمشدہ کا نام لے کر قفل بند کر دیں کوری کٹی میں رکھ کر پانی ڈال دیں سارا دن آگ پر رہنے دیں انشاء اللہ جلد واپس آجائے گا۔

برائے ہر حاجت: اس رباعی کو ہر نماز کے بعد ساٹھ بار پڑھے۔

اے زلف سیاہ تو بلائے دلِ من : وے لعل لبت گرہ کشائی دلِ من
من دل ندہم بکس برائے دلِ تو : تو دلِ ندھی بکس برائے دلِ من

ا۔ برائے بندش بول و براز اور پتھری مثانہ: لکھ کر مریض کو پلائیں شفایاب ہو جائے گا انشاء اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بُسَّتِ الجِبَالُ بَسًّا وَّکَانَتْ ھَبَاءً مُّنْبَثًّا وَحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُکَّتَا دَکَّۃً وَّاحِدَۃً۔

۲۔ ایضاً مثل اوّل: واذا ستسقٰی موسٰی لقومہ فقلنا اضرب بعصاک الحجر فانفجرت منہ اثنتا عشرۃ عینا۔

۳۔ ایضاً مثل فوائد بالا: قل کونوا حجارۃ او حدیدا او خلقا مما یکبر فی صدورکم فیقولون من یعیدنا قل الذی فطرکم اول مرۃ فسینغضون الیک رؤسھم ویقولون متٰی ھو قل عسٰی ان یکون قریبا ۝

ایضاً ۔ سورۃ تکاثر لکھ کر پلانا۔

ایضاً: آیت ففتحنا ابواب السماء بماء منھمر وفجرنا الارض عیوناً فالتقی الماء علیٰ امر قد قدر لکھ کر گلے میں باندھیں اور پلائیں۔ پتھری، بندش بول کے لئے مفید ہے۔

سلسل بول، جریان، افراط حیض، نکسیر دائمی کے لئے: لکھ کر مریض کو پلائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قیل یا ارض ابلعی ماءکِ و یا سماء اقلعی وغیض الماء وقضی الامر قل ارءیتم ان اصبح ماؤکم غوراً فمن یاتیکم بماء معین

بچے کی بدخوئی: لکھ کر گلے میں ڈالے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ولبثوا فی کھفھم ثلاث مائۃ سنین وازدادوا تسعا یومئذ یتبعون الداعی لا عوج لہ وخشعت الاصوات للرحمٰن فلا تسمع الا ھمسا۔

نظر بد: ہلدی کی گٹھی پر تین بار "الاسلام حقٌّ والکفر باطلٌ" پڑھ کر دم کر کے آگ میں ڈالیں اور دھواں مریض کو پہنچائیں۔

چیچک: سات دانہ چاول سالم لے کر ہر ایک دانہ پر سات سات بار سورۃ الکوثر پڑھیں اوّل و آخر درود شریف تین تین بار بھی پڑھیں اور مریض کو کھلائیں۔

برے ہمسائے کا دفع کرنا: سات پرانی قبروں کی مٹی جدا جدا لے کر ہر ایک پر سات سات بار سورۃ کوثر پڑھ کر دم کریں اور مٹی کو کپڑے میں باندھ کر ویرانے میں ڈال دیں منگل کو یہ کام کریں۔

دردِ سر: مریض کے سر پر یا باسط لکھ دیں درد رفع ہو جائے گا۔

روٹھے کو منانا: اوّل و آخر درود شریف گیارہ بار درمیان میں مطلوب کا تصور کر کے یا ودود ہزار بار روزانہ پڑھیں بفضلِ الٰہی راضی ہو جائے گا۔

دفع مشکل، احضار غائب، شفائے مرض : درمیان سنت فجر و فرض سورہ فاتحہ اکتالیس ۴۱ بار پڑھیں۔

ضرورت مند خود پڑھے

دیوانہ کتا کاٹے : چالیس روٹی کے ٹکڑے لے کر ہر ایک پر اِنہم یکیدون کیدا و اکید کیدا فمھل للکافرین امھلھم رُویدا لکھ کر ہر روز ایک ایک ٹکڑا کھلائیں۔

افسر کے غصّہ سے بچنے کے لئے : کھیٰعص کفیتُ ہر حرف پر دائیں ہاتھ کی انگلیاں بند کرے اور حٰمعسق حمیتُ ہر حرف پر بائیں ہاتھ کی انگلیاں بند کرے افسر کے سامنے دونوں ہاتھ کھول دے۔

جمیع امراض کے لئے : آیات شفا چینی کی پلیٹ پر لکھ کر پلائیں تین سے سات روز تک شفا حاصل ہوگی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ ۙ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ۙ یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ ۙ وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ هُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًی وَّ شِفَاءٌ

۳۳ آیات قرآنیہ : سحر، شیاطین، چور، درندوں سے حفاظت کے لئے لکھ کر اپنے پاس رکھے اور گھول کر پلائے تو سحر دفع ہو جائے گا حضرت قبلہ خواجہ صاحب کا فرمان ہے جو شخص ان آیات کو ایک بار صبح اور ایک بار شام کو پڑھے امان الٰہی میں آجائے گا کسی اِسم اور دُعا کی رجعت اس پر اثر نہ کرے گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ تا هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ تا هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ تا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ تین آیات سورہ الاعراف بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

والارض" تا "إن رحمة الله قريب من المحسنين ؕ اور آخر بنی اسرائیل بسم الله الرحمٰن الرحیم قل ادعوا الله او ادعوا الرحمٰن تا وکبّرہ تکبیرا" اور دس آیات اوّل "الصّٰفّٰت" بسم الله الرحمٰن الرحیم والصّٰفّٰت صفا تا من طین لازب دو آیات سورہ الرحمٰن بسم الله الرحمٰن الرحیم یا معشر الجن والانس تا ونحاس فلا تنتصران آخر آیات سورۃ الحشر بسم الله الرحمٰن الرحیم لو انزلنا هذا القرآن تا وهو العزیز الحکیم دو آیات سورۃ الجن بسم الله الرحمٰن الرحیم قل اوحی الیّ انه استمع تا شططا یہ وہ چھتیس آیات ہیں بعض لوگ ان پر سورۃ فاتحہ، قل یاایہا الکفرون، قل ہو اللہ احد، معوذتین زیادہ کرتے ہیں۔

برائے چیچک: نیلے دھاگے پر سورۃ رحمٰن پڑھے جب تکذبان پر پہنچے ایک گرہ دے کر دم کرے اسی طرح یہ آیات سورۃ میں اکتیس بار آئی ہے تو اکتیس گرہ دے کر سورۃ پوری کر کے سب پر دم کر کے بچے کے گلے میں ڈال دے۔

اسماء اصحاب کہف: یہ امان ہیں غرق، حرق (جلنا) چوری، غارت امراض و حاجات کے لئے لکھ کر مکان، مال ومتاع کشتی میں رکھیں سب محفوظ ہوں گے بسم الله الرحمٰن الرحیم الٰہی بحرمت یملیخا، مکسلمینا، کشفوططط، تبلوتس، اذرفطیونس، کشافطیونس، یرانس بوس، وکلبهم قطمیر وعلی الله قصد السبیل۔

قضاء حاجات: غم واندوہ دور ہوں۔ چار رکعت نماز نفل پڑھیں پہلی رکعت بعد الحمد شریف لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَنَجَّیْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ سو بار دوسری رکعت میں بعد فاتحہ رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ سو بار تیسری رکعت میں بعد فاتحہ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ سو بار چوتھی رکعت میں بعد فاتحہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ سو بار پڑھنا ہے بعد سلام کے رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ سو بار

کہے اور اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگے۔

جنات کی سنگ باری: چار میخیں لوہے کی لے کر ہر ایک میخ پر پچیس ۲۵ بار پڑھ کر مکان کے کونوں میں گاڑ دے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا وَّاَکِیْدُ کَیْدًا فَمَھِّلِ الْکٰفِرِیْنَ اَمْھِلْھُمْ رُوَیْدًا ؕ ایضاً اسماء اصحاب کہف لکھ کر چاروں طرف دیوار پر لٹکا دیں سنگ باری دُور ہو جائے گی۔

علاج عقیمہ: ہرن کے چمڑے پر زعفران عرق گلاب سے لکھ کر کمر میں باندھے انشاء اللہ حمل ہوگا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ولو ان قراٰنًا سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِیْعًا ؕ اَفَلَمْ یَایْـَٔسِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ لَّوْ یَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ **ایضاً برائے حمل:** اکنالیس لونگ لے کر ہر ایک لونگ پر سات بار پڑھ کر دم کرے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَاۤ اَخْرَجَ یَدَهٗ لَمْ یَكَدْ یَرٰىهَا ؕ وَ مَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ؕ ہر رات ایک لونگ کھائے اوپر پانی نہ پیئے ہر رات کو قربت کریں۔ یہ عمل جب حیض سے پاک ہو اسی روز شروع کریں۔

حفظ جنین در شکم مادر: عورت کے قد کے برابر زرد رنگ کا اکتالیس تار دھاگا لے کر سات بار پڑھ کر دم کر کے ایک گرہ دے کر عورت کی کمر میں باندھے:۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَیْهِمْ وَلَا تَكُ فِیْ ضَیْقٍ مِّمَّا یَمْكُرُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ط اور قل یاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ پوری سات بار پڑھ کر ہر بار دھاگے

دم کریں اور گرہ لگائیں۔

دفع مشکل: یَا بَدِیْعُ العَجَائِبِ بِالْخَیْرِ ایک ہزار دو سو بار بارہ روز تک پڑھیں اللہ تعالیٰ مشکل حل کر دے گا۔

برائے دردِ زہ: کاغذ پر لکھ کر پاک کپڑے میں باندھ کر بائیں ران پر باندھیں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وَ القت ما فیھا و تخلّت و اذنت لربھا وحقت اھیا اشراھیا۔

عورت جس سے لڑکیاں ہوں لڑکے کیلئے: حمل کے تین ماہ کے اندر ہرنی کے چمڑے پر گلاب و زعفران سے لکھ کر کمر پر باندھے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللہ یعلم ما تحمل کل انثیٰ وما تغیض الارحام وما تزداد وکل شیئٍ عندہٗ بمقدار عالم الغیب والشھادۃ الکبیر المتعال ۝ یا ذکریا انا نبشرک بغلام اسمہ یحییٰ لم نجعل لہ من قبل سمیا ۝ بحق مریم وعیسیٰ ابناً صالحاً طویل العمر بحق محمد وآلہ صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم۔

برائے مسان: (بچہ زندہ نہ بچتا ہو) اجوائن، کالی مرچ لے کر سوموار بوقتِ ظہر سورۃ والشمس اکتالیس بار پڑھے ابتدا و انتہا درود شریف پر ہو۔ ظہورِ حمل پر روزانہ تھوڑا تھوڑا کھاتے رہیں جب تک بچہ دودھ پینا نہ چھوڑے۔ انشاء اللہ لمبی عمر والا ہوگا۔

جو عورت لڑکیاں جنتی ہو: عورت کے پیٹ پر انگشتِ شہادت سے ستر دائرے بنائیں ہر بار انگلی پھیرتے ہوئے یَا مَتِیْنُ کہیں۔ (بفضلہ تعالیٰ) لڑکا پیدا ہوگا۔

دفع گل گھوٹو (بیماری جانوراں): ایک تعویذ لکھ کر ٹلی میں باندھیں دوسرا لکھ کر پانی میں گھولیں اور جانوروں کے منہ پر چھینٹے ماریں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ آمَنُوْ یُخْرِجُھُمْ

مِنَ الظُّلُمٰتِ تا هم فیہا خالدون ۃ پ ۳ آیت نمبر ۲۵۶

دفعِ زنا: کے لئے عَلَیْھِمُ الشُّقَّۃُ ۃ پڑھے اور اگر اس کو پڑھ کر کتوں میں چلا جائے تو کچھ ایذا نہ دیں گے۔

مرضِ لادوا (جس سے اطبار عاجز ہوں): سفید چینی کی پلیٹ پر لکھ کر چالیس روز پلائیں یا حَیُّ حین لاحَیَّ فی دیمومۃ ملکہ وبقائہ یا حَیُّ۔ اگر سورۃ فاتحہ ملالیں تو زود اثر ہوگا۔

گمشدہ چیز کی بازیابی: بلا کمی بیشی یا حفیظ ایک سو انیس بار پڑھیں اور یَا بُنَیَّ اِنَّھَا اِنْ تَکُ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَکُنْ فِیْ صَخْرَۃٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِھَا اللّٰہُ ۃ بھی ایک سو انیس بار پڑھیں واپس مل جائے گی۔

برائے تپ لرزہ: لکھ کر پلائیں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم براۃ من اللہ العزیز الحکیم الیٰ اُم ملدم التی تاکل اللحم وتشرب الدم وتھشم العظم اما بعد یا ام ملدم ان کنت مومنۃ فبحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم وان کنت یہودیۃ فبحق موسیٰ الکلیم علیہ السلام وان کنت نصرانیہ فبحق المسیح عیسےٰ بن مریم علیہما السلام ان لا اکلت لفلان ابن فلانۃ لحماً ولا شربت لہ دما ولا ھشمت لہ عظماً وتحولی عند الیٰ من اتخذ مع اللہ الٰھاً اخر لا الٰہ الا ھو العزیز الحکیم الا فانت بریئۃ من اللہ تعالیٰ واللہ تعالیٰ بری منک حسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ وسلم۔

ایضاً: آیت قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ لکھ کر تپ والے کو پلائیں۔

خنازیر: مریض کے قد کے برابر چمڑے کا تسمہ لے کر تین بار سورۃ اخلاص پڑھ کر گرہ دیں ہر گرہ کا فاصلہ تین انگل ہو۔ اسی طرح تین بار سورۃ اخلاص پڑھ کر گرہ دیتے جائیں۔ اسی طرح تمام تسمہ پورا کریں اور پھر مریض کے گلے میں باندھیں۔

خنازیر: تسمہ چرم قد مریض لے کر اکتالیس گرہ دے ہر گرہ پر ایک بار پڑھیں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُوَّۃِ اللّٰہِ وَعَظَمَۃِ اللّٰہِ وَبُرْھَانِ اللّٰہِ وَسُلْطَانِ اللّٰہِ وَکَنَفِ اللّٰہِ وَجَوَارِ اللّٰہِ وَاَمَانِ اللّٰہِ وَحِرْزِ اللّٰہِ وَصُنْعِ اللّٰہِ وَکِبْرِیَاءِ اللّٰہِ وَکَمَالِ اللّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُہٗ پڑھ کر دم کریں مریض کی گردن میں باندھیں۔

ضعف بصر: بعد ہر نماز تین بار پڑھ کر آنکھوں پر دم کریں فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَآءَکَ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ۔

مرگی کے لئے: تانبے کی پٹڑی پر اتوار کو کندہ کریں اور گلے میں ڈالیں۔ ایک طرف "یا قہار ذا البطش الشدید انت الذی لا یطاق انتقامہ یا قہار لکھیں اور دوسری طرف یامذل کل جبّار عنید بقھر عزیز سُلطانہ لکھ کر گلے میں ڈالیں۔

برائے امراض سخت: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ کُلِّھَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ الھامّاتِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ شَرِّ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یَا شَافِیْ یَا شَافِیْ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ لکھ کر بازو یا گلے

میں باندھیں۔ اگر تمام بدن میں درد ہو تو اس تعویذ کو لکھ کر پلائیں تھوڑا سا پانی بچا کر کڑوے تیل میں ملا کر مقامِ درد پر ملیں۔

بچے کا تمام آفات و امراض سے محفوظ رہنا: لکھ کر گلے میں باندھیں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَامَّۃٍ وَّمِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ تحصنت بحصن الف الف لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

حفاظت زراعت: کاغذ پر لکھ کر اوپر نیچے کوری ٹھیکری دے کر درمیان میں دفن کر دیں۔ درمیان زراعت دفن ہو۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا رزاق العباد یا خلاق الخلائق یا فاطر السموات وما منبت الزرع فی الارض والنبات ویا مجیب الدعوات ادفع من ھذا الزرع شر الھوام والوحوش وشر الفارۃ والخنازیر المفسدۃ وارزقنا رزقا حسنا وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین۔

دافع تپ ہر قسم: کھٰیٰعص ذکر رحمۃ ربک عبدہٗ ذکریا ؕ تا ؕ رب شقیا وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین کاغذ پر لکھ کر گلے میں باندھیں۔ اور تین پرچوں پر یَا مُحِیْطُ اللہ لکھ کر تین دن کھلائیں۔

دفع بواسیر: یا رحیم کل صریخ ومکروب وغیاثہ ومعاذہ یا رحیم وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ؕ لکھ کر کمر میں باندھیں۔ اور اگر صبح و شام سورۃ فاتحہ بالتسمیہ سات بار پڑھ کر ہاتھ پر دم کر کے اپنے آگے پیچھے زانو تک پھیر لیں ناف سے زانو تک اگر صرف تسمیہ سات بار پڑھ کر دم کر لیں تو بواسیر دفع ہو جائے گی۔

دفع درد : اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْبَاعِثُ وانا المبعوث ومن یدع المبعوث الا الباعث یا ربّ وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین لکھ کر مقام درد پر باندھیں۔

مال جلدی فروخت ہو : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ وذلک ھو الفوز العظیم وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد واصحابہ وسلم لکھ کر اپنے مال میں رکھے جلدی بک جائے گا۔

تیزی ذہن : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ قَلْبِیْ بِعِلْمِكَ وَاشْرَحْ صَدْرِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ وَاسْتَعْمِلْ بَدَنِیْ بِطَاعَتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَیْهِ سبق شروع کرنے سے پہلے سات بار پڑھ کر سینہ پر دم کریں ـــــــ

بچے کا رونا : ط ط ط ط ط ط ھ ھ ھ ھ ھ ھ قدوس قدوس قدوس قدوس قدوس قدوس قدوس وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وعلی الہ واصحابہ اجمعین ط لکھ کر بچے کے گلے میں باندھیں ـــــــ

برائے دفع طحال : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ان اللہ یمسک السمٰوٰتِ وَالارض ان تزولا ولئن زالتا ان امسکھما من احد من بعدہٖ کان اللہ حلیما غفورا یا طحال ارجع الی مکانک بحق ابی بکرن الصّدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھ کر طحال پر باندھیں ـــــــ

ایضاً : سات تہ نیلے کپڑے کو کے تر کریں اور طحال پر رکھیں کپڑے پر کوری ٹھیکری رکھ دیں اوپر انگارے رکھ کر اوپر تعویذ رکھ دیں ـــــ (تعویذ یہ ہے) ←

ع
بہ چ

یرقان : لمبے پتوں کا گھاس لے کر ایک طرف مریض پکڑے اور دوسری طرف خود پکڑیں بائیں ہاتھ سے دائیں میں چاقو لیں ایک بار سورۃ الم نشرح با تسمیہ پڑھ کر چاقو سے گھاس کاٹیں اس طرح سات بار کریں اول و آخر درود شریف بھی ضرور پڑھیں۔ یہ عمل تین اتوار کریں۔ یرقان ختم ہو جائے گا۔

ختم قادریہ : حضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ حصول جمیع مقاصد اور حل مشکلات دینی و دنیاوی : اول درود شریف ایک سو بار حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ط پانچ سو بار درود شریف سو بار ہمیشہ پڑھے جب تک مطلب حاصل اور مشکل حل نہ ہو۔ ثواب حضرت غوث الثقلین کی روح مبارک دے کر دعا مانگیں آپ کا واسطہ قبولیت دعا کا ضامن ہے۔

دوسری شادی کی خواہش : کسی کی بیوی مر گئی ہو اور دوسری شادی کرنا چاہے تو یہ دعا پڑھے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ ھٰذِہٖ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا۔ جب تک کہ شادی نہ ہو جائے پڑھتا ہی رہے۔

برائے حب : دائیں بازو پر خوشبو لگا کر باندھیں

انه لحب الخیر لشدید یا ودود ۸	والقیت علیک محبۃ منی یا کریم ۱۱	والذین اٰمنوا اشد حبا للہ یا رحیم ۱۴	یحبونهم کحب اللہ یا غفار ۱
یحبونهم کحب اللہ یا لطیف ۱۳	والذین آمنوا اشد حبا للہ یا رحیم ۲	والقیت علیک محبۃ منی یا کریم ۷	انه لحب الخیر لشدید یا ودود ۱۲
والقیت علیک محبۃ منی یا رحمٰن ۳	انه لحب الخیر لشدید یا رحیم ۱۶	یحبونهم کحب اللہ یا رحمٰن ۹	والذین اٰمنوا اشد حبا للہ یا لطیف ۶
والذین اٰمنوا اشد حبا للہ یا رحیم ۱۰	یحبونهم کحب اللہ یا کریم ۵	انه لحب الخیر لشدید یا ودود ۴	والقیت علیک محبۃ منی یا رحمٰن ۱۵

الحب فلاں ابن فلاں علی حب فلانتہ بنت فلانتہ

تعویز ہر شئے کے لئے

ع ف ع ف ع ف ع

حم حم حم حم حم حم حم وجاء اللہ النصر فعلینا ینصرون

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین

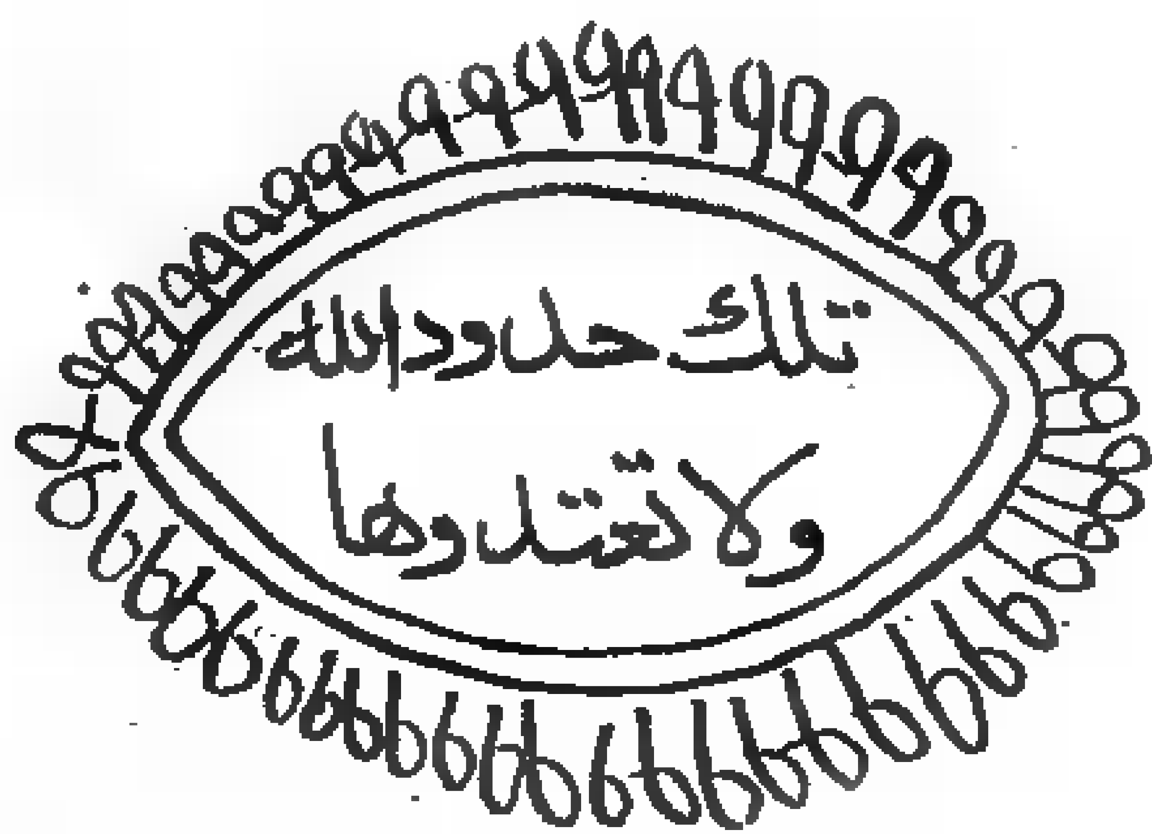
بقائے حمل کیلئے

یا قابض	یا قابض	یا قابض
یا قابض	یا قابض	یا قابض
یا قابض	یا قابض	یا قابض

بسم اللہ الرحمن الرحیم یا یحییٰ خذ الکتٰب بقوۃ واتیناہ الحکم صبیاً وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

تعویز برائے ناف کاٹنا

الٰہی بحرمت حضرت ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ



الٰہی بحرمت حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تعویذ دردِ سر

یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح

تعویذ دردِ چشم :

یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح

یا روح یا روح یا روح یا روح یا روح یا روح یا روح
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فکشفنا عنک غطائک فبصرک
الیوم حدید وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ
واصحابہ اجمعین لکھ کر آنکھ پر باندھیں۔

طلسم حضرت علی کرم اللہ وجہہ :

حفاظت از جادو، مصیبت، امراض، باعزت وآبرو فتوحاتِ غیبی، فیوضات حاصل ہوتی ہیں ـــــ

خمس هاءات وخط فوق خط ،، وصليب حوله سبع نقط
ثم همزات اذا اعددتها ،، فهی سبع لا یری فیها الغلط
ثم واو ثم هاء بعده ،، ثم صاد ثم میم فی الوسط
وبها یدفع عن حاملها ،، کل سحر وبلاء وسخط

یشفے الاسقام والداء الذی "عجزت عنہ الاطباء النمط

ھ ھ ھ ھ ھ

ع ع ع ع ع ع ع و ھ ص م

عمل: محبت اللہ تعالیٰ ومشائخ عظام، مغفرت گناہ، فراخی رزق، ادائے قرضہ کے لئے یہ درود شریف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلٰوتِکَ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِکَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ، دن رات میں ہزار بار پڑھیں بلاناغہ۔

دیگر (دردِ دنداں، دردِ سر، درد ریاح): پاک ریت بچھا کر اس پر

ا ب ج د
۱ ۲ ۳ ۴

ھ و ز ح ط ی
۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰

لکھیں، درد والا درد کی جگہ اپنے انگوٹھے اور انگل سے پکڑ بیٹھے آپ چاقو یا چھری یا میخ لے کر اس کی نوک الف پر رکھ کر ایک دفعہ سورۃ فاتحہ پڑھیں دم کر دبائیں مریض سے پوچھیں آرام آیا یا نہیں ورنہ پھر ب پر نوک رکھ سورۃ دو بار پڑھیں اسی طرح آگے تین بار سورۃ فاتحہ عدد حرف کے مطابق پڑھیں جہاں درد ختم ہو چھوڑ دیں۔

سفر سے بخیر وخوشی واپسی ہو: سفر پر جاتے وقت سات بار اذان آہستہ آواز سے مسجد میں کہیں اور ہمیشہ واپس آنے تک ہر نماز کے وقت سات بار اذان کا ورد رکھیں سفر بخیر وخوبی کٹے گا۔

مطالب دینی دنیاوی کے حصول کیلئے: کثرت سے استغفار اس طرح پڑھیں اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ تاکہ تسبیح پوری ہو جائے آخر میں اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ تَعَالٰی رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ کہے۔

تعویذات

از

حضرتِ ثانی خواجہ غلام محمدؒ

چند تعویذات اور عمل حضرت خواجہ ثانی حضرت مولانا غلام محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے بیاض "عجائبات محمدی" سے پیر بھائیوں کے فائدے کے لئے اخذ کئے گئے ہیں۔

مکھن اور دودھ زیادہ ہو : سورۃ انا انزلنا ۴ بار اول و آخر درود شریف ۱۴ بار پڑھ کر ستوری پر دم کریں اور مندھانی پر یہ تعویذ باندھیں:

انا اعطینا	ک الکوثر	ان شانئك	ھوالابتر
فصل	لربك	وانحر	بحق
برین	حافظ بکو	دا یلامین	نا امین

ایضاً مکھن زیادہ ہو : پہلے سوا روپیہ شیرینی لے کر تعویذ لکھیں مندھانی ہیں باندھیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی بحرمت حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

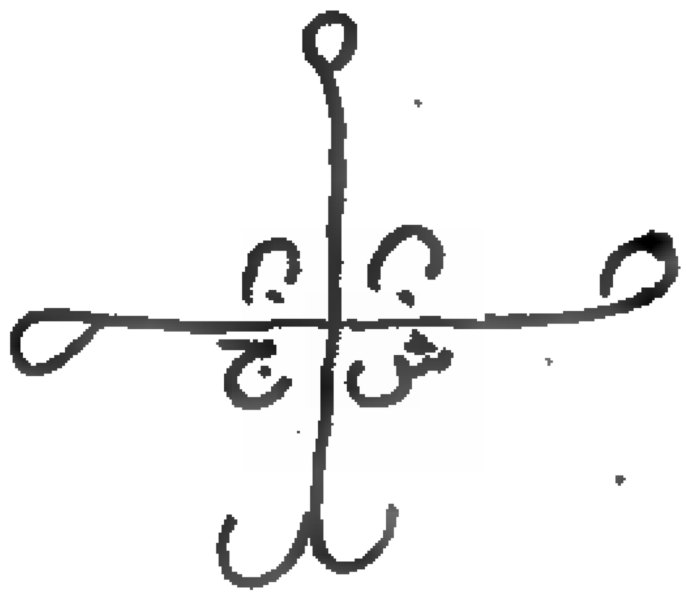
اللھم بارك وزد مسكة وذبيب هذه المرأة
بحضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام
یا وھاب یا حافظ یا وھاب

[illegible]

وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

۸	۲	۲۲	۲۴
۲۵	۲۰	۷	۳
۱	۹	۳۳	۳۲
۳۱	۳۴	۶	۴

درد کان یا کان بند ہو : یہ تعویز لکھ کر کان پر لٹکائیں۔ انشاء اللہ شفا ہو گی ——



دردِ دندان : لکھ کر دانت پر رکھ کر دبائے۔

بخار ہونے سے دو گھنٹے پہلے : سات برگ پیپل پر لکھ کر مریض اِنکو چاٹے۔
یا تمشیخا ویا شعوثا ویا شعیشا برحمتك یا ارحم الراحمین ۔

رکاوٹ آندھی : شہادت کی انگلی سے ہوا میں ابتداء سے انتہا تک بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے سے آندھی رُک جاتی ہے۔

بندش ژالہ باری : بسم اللہ الرحمن الرحیم وما محمد الا رسول الخ کاغذ پر لکھ کر ایک کانٹے پر لٹکا کر ژالہ میں رکھ دے انشاء اللہ ژالہ باری ختم ہو جائے گی۔

فال نامہ اصلی

فالنامہ	فالنامہ	فالنامہ	فالنامہ	فالنامہ	فالنامہ	فالنامہ	فالنامہ	فالنامہ
فیہ ۱	آ یوصل ۲	ولاتعجل ۳	اولی ۴	الصدق ۵	لیس ۶	یخرج ۷	فیہ ۸	لیس ۹
خیرات ۱	الی ۲	فی ہذا ۳	ہذا الامر ۴	اولی ۵	فی ہذا الامر ۶	من ۷	حصول ۸	فی ہذا ۹
دلبشارات	مراد ۱	الامر ۲	عسیر ۳	حسن ۴	صواب ۵	الظلمات ۶	المراد ۷	الآتی ۸
ووصول ۱	ومطلوب ۲	یصیر ۳	وعاقبتہ	یحصل ۴	وترکہ ۶	والخسران ۷	والعزۃ ۸	منفعات ۹
سرور ۱	عنقریب ۲	خیر ۳	لیسر ۴	مرادہ ۵	احسن ۶	الی سرور	والادلۃ ۸	والامضرۃ ۹

طریقہ فال : اول تین بار درود شریف سبحٰن اللہ والحمد للہ لا اِلٰہ

الاهو اللہ اکبر ا بار قل ھو اللہ احد ایک بار، آیت عندہٗ مفاتح الغیب لا یعلمہا پوری آیت ایک بار درود شریف تین بار پڑھ کر انگلی شہادت داہین ہاتھ والی دم کر کے کسی خانے میں رکھے اس نمبر سالے خانے ... جواب حاصل کرے۔

فراخیٔ رزق

ہر روز بعد نماز عشاء ایک بار سورۃ واقعہ کی تلاوت کرنا باعث فراخیٔ رزق ہے۔

دافع جمیع آفات و بلیات: سحر وجادو اور نظر وغیرہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حی حین لا حی فی دیمومۃ ملکہ وبقائہ یا حی

نصر	من	اللہ	فتح قریب
جبرائیلؑ	میکائیلؑ	اسرافیلؑ	عزرائیلؑ
توراۃ	انجیل	زبور	فرقان
بحق ایاک	نعبد	و ایاک	نستعین

حم حم حم حم حم حم حم لا مر دجاء اللہ النصر فعلینا لا ینصرون

الٰہی بحرمت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ و آلہ واصحابہ اجمعین۔ بحرمت حضرت حاجی دوست محمد قندھاری و حضرت مولوی محمد عثمان دامانی وحضرت مولوی سراج الدین دامانی از آفات وبلیات وامراض سحر وجادو وچشم بد درخود بدار و صحت کاملہ وشفاء عاجلہ نصیب گرداں۔

برائے ہر مشکل وحاجات قلبی وضروریات: نماز تہجد کے بعد ہزار بار یا ربِّ پڑھیں بہت مفید ہے

ہر مشکل کا حل: حَسْبِیِ رَبِّی کُلِّیْ نُوْر یا محمد یا رسول ہیں ہکلا منزل

دُور مَیں فریادی تیرا تُوں سن فریاد یا رسُول ۔ ۱۴ رات سو بار بعد عشاء

بچھّو کا درد : واذا بطشتم بطشتم جبارین فاتقوا اللہ واطیعون ۲۳ بار پڑھے اور اول و آخر ۳ دفعہ دَرود شریف پڑھ کر دم کرے ۔

دَرد سر طلوعی : اُبھر سبھ اُبھارا میں جتیا تَیں ہارا ۔ یا تیڈے سر تے پھلیندا ا بھارا ۔ اگوں ملیا نبی سوہانڑا پڑھ کلمہ تھیوں چھٹکارا ۔ ۹ بار قبل از طلوع سہ یوم ۔

برائے زیادتی ذہن : چاندی کے تعویز میں لپیٹ کر گلے میں لٹکانا ۔

ن	والقلم	وما	یسطرون
والقلم	وماء	یسطرون	ن
وما	یسطرون	ن	والقلم
یسطرون	ن	والقلم	وما
ن	والقلم	وما	یسطرون

جمیع امراض جانوراں : قققققققققققققققق سطر اول ۱۶ ق

ققققققققققققققق سطر دوم ۱۵ "

ققققققققققققققق سطر سوم ۱۵ "

مرگی، ام الصبیان : تمام آفات سے محفوظ جس مکان میں ہوگا وہ مکان محفوظ ہوگا ۔

نوچندی جمعہ کی رات کو غسل کرکے شیرینی پر فاتحہ موکلان اخلاص کا دے ۔ خوشبو جلائے ۱۴ بار دَرود شریف اور سورۃ اخلاص چار سَو بار پڑھ کر تعویذ لکھیں ۔

تعویز

بحق یا جبرائیل

بحق یا میکائیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم ک ھ ی ع ص حم عسق

قل	ھو	اللہ	احد	اللہ	الصمد	لم	یلد
ھو	اللہ	احد	اللہ	الصمد	لم	یلد	ولم
اللہ	احد	اللہ	الصمد	لم	یلد	ولم	یولد
احد	اللہ	الصمد	لم	یلد	ولم	یولد	ولم
اللہ	الصمد	لم	یلد	ولم	یولد	ولم	یکن
الصمد	لم	یلد	ولم	یولد	ولم	یکن	لہ
لم	یلد	ولم	یولد	ولم	یکن	لہ	کفوا
یلد	ولم	یولد	ولم	یکن	لہ	کفوا	احد

بحق یا عزرائیل

بحق یا اسرافیل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون

اصطلاحاتِ صوفیہ
مقامات ومراقبات
حضرات نقشبندیہ
مجددیہ

اصطلاحاتِ صوفیہ

سلوک: قربِ الٰہی اور معیّت خداوندی کے حصول کا نام سلوک ہے۔

فقیر: فقیر فقر سے مشتق ہے جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی مادی یا غیر مادی اسباب کا محتاج نہ ہو۔

ذکر و فکر: شیخ طریقت مرید کو ذکر و فکر کا حکم دیتا ہے۔ ابتدائے سلوک میں ذکر کی اہمیت پر زور دیا جاتا ہے اور انتہائے سلوک تدبر اور فکر کے بغیر حاصل ہونا مشکل ہوتا ہے۔

فقر قرآں ؟ اختلاطِ ذکر و فکر
فکر را کامل ندیدم جز بہ ذکر (اقبال)

اقبال ایک اور جگہ لکھتا ہے۔

مقام ذکر کمالاتِ رومی و عطار : مقام فکر مقالاتِ بوعلی سینا
مقام فکر ہے پیمائش زمان و مکاں : مقامِ ذکر ہے سبحان ربی الاعلیٰ

تزکیہ نفس: تصوف کا دستور العمل یا طریقہ ہے۔ یہ تزکیہ کس طرح ہوتا ہے۔ سورۃ مزمل کی چند ابتدائی آیات کا مطالعہ سے تزکیہ نفس کے معانی سمجھ آجاتے ہیں مختصر طور پر آخری شب میں اٹھنا۔ تہجد پڑھنا۔ ترتیل قرآن کرنا اسم ذات کا وِرد علائقِ مادی سے لاتعلقی۔ اللہ پر بھروسہ یہ تمام باتیں تزکیہ نفس میں شمار ہوتی ہیں۔

مراقبہ: مراقبہ ترقب سے مشتق ہے اور اس کا معنی انتظار کرنے کا ہے۔ اس میں چونکہ اللہ تعالیٰ کے فیض کا انتظار کیا جاتا ہے اس لئے اسے مراقبہ کہتے ہیں۔ رازِ الٰہی سے وقوف حاصل کرنے کے لئے آنکھ کان اور لب کو بند کرنا پڑتا ہے۔

چشمِ بند و گوش بند و لب بہ بند : گر نہ بینی سرِ حق بر من بخند!

تکمیلِ لطائف: لطائف سبعہ کی تکمیل اس طرح کرنا ہے کہ کاملیت تامہ ہو جائے تکمیلِ لطائف کہلاتا ہے۔

جذبہ: اللہ تعالیٰ کی طرف دلی طور پر متوجہ ہونا جذبہ کہلاتا ہے۔ جذبۂ الٰہی کی دو قسمیں ہیں بلا واسطہ اور بالواسطہ۔ بلاواسطہ جذبہ محض عبادت کے ذریعے پیدا ہوتا ہے اور اس میں درجہ بدرجہ ترقی نہیں ہو سکتی لیکن جو جذبہ شیخِ کامل کی صحبت سے حاصل ہوتا ہے اس میں درجہ بدرجہ ترقی حاصل ہوتی ہے۔ پہلا جذبہ ثمرہ عبادت ہوتا ہے دوسرا تاثیرِ شیخ کہلاتا ہے۔

تفرقہ و جمعیت: اللہ کے سوا کسی اور سے لَو لگانے کو تفرقہ کہتے ہیں اور تمام کی نفی کرنے کے بعد بجانب اللہ توجہ کرنے کو جمعیت کہتے ہیں۔

افقِ مبین: قلب کے انتہائی مقام کو افقِ مبین سے تعبیر کرتے ہیں۔

افقِ اعلیٰ: نہایت مقام روح افقِ اعلیٰ کو کہتے ہیں۔

صاحبِ تلوین: جو سلوک کی منزلیں طے کر رہا ہو صاحبِ تلوین کہلاتا ہے۔

صاحبِ تمکین: جو واصل الی اللہ ہو یا جسے تجلیِ الٰہی کا دوام حاصل ہو گیا ہو اسے صاحبِ تمکین

ناسوت: عالمِ خلق، عالمِ شہادت اور مقامِ تخلیہ کو ناسوت کہتے ہیں۔

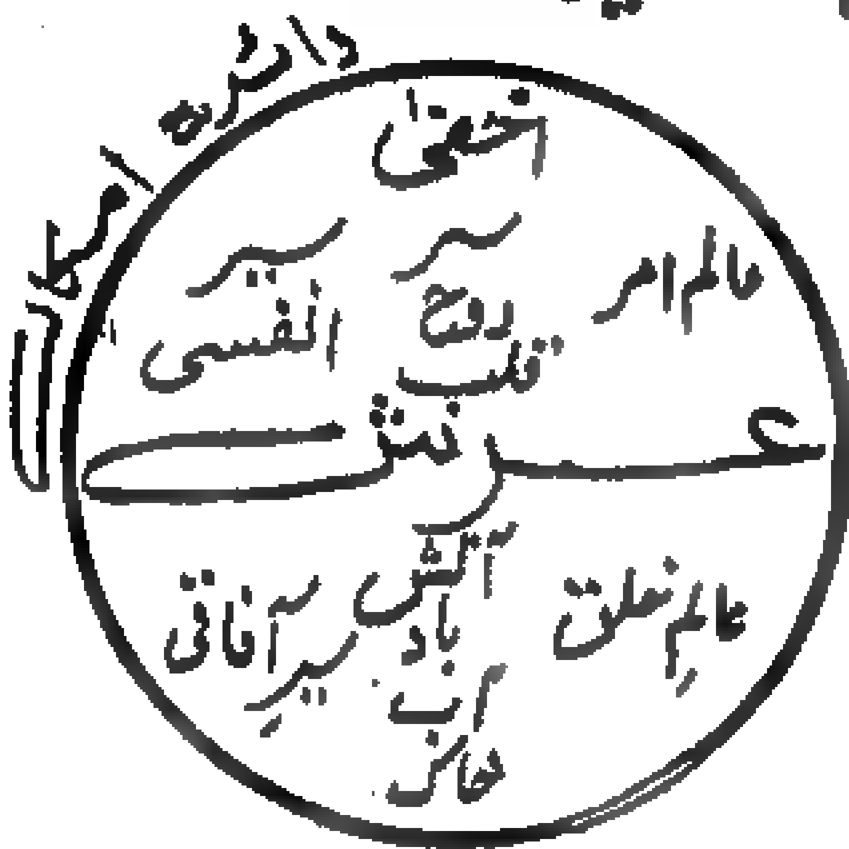
ملکوت: مشاہدۂ عالمِ غیب اور عالمِ ارواح کو ملکوت کہا جاتا ہے۔

فنافی الشیخ: جب انسان بیعت کرتا ہے تو کامل پیر کی اثر سے انانیت میں کمی آ جاتی ہے۔ اور ذکر و فکر سے انوارِ غلبہ کرتے ہیں۔ بالآخر پیر کی تاثیر اتنی غالب آ جاتی ہے کہ سالک کو اندر باہر اپنے پیر کے جلوے نظر آ جاتے ہیں اس کو فنافی الشیخ کہتے ہیں۔

فنافی الرسول: فنافی الشیخ کے بعد سالک کا طبعی عنصر ترقی کرتا ہے اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی تاثیر سالک پر اس قدر جلوہ ریز ہوتی ہے کہ اسکی موجودہ کیفیات حضور کی تاثیر میں گم ہو جاتے ہیں۔ اس کیفیت کو فنافی الرسول کہتے ہیں۔

لطائف و مشارب

خالقِ کائنات نے انسان کو دس لطائف سے مرکب فرمایا ہے۔ وہ لطائف درج ذیل ہیں اور یہی تمام دائرہ امکان کے بھی لطائف متصوّر ہوتے ہیں۔



قلب۔ روح۔ سر۔ خفی۔ اخفیٰ (عالم امر)
نفس۔ خاک۔ باد۔ آب۔ آتش (عالم خلق)

عالم امر: وہ پانچ لطائف جو عالم امر کے نام سے موسوم کئے جاتے ہیں محض امر کن سے پیدا ہوئے۔ اور ان کا مقام فوق عرش ہے۔

عالم خلق: جن لطائف کو عالم خلق کہا جاتا ہے ان کی تخلیق بتدریج ہوئی ہے۔ اور ان کا مقام تحت عرش ہے۔

ذکر اوّل، نقشہ لطائف سبعہ و زیرِ قدم

نام لطیفہ	تعداد وظیفہ	انوار	زیر قدم	مقام
قلب	۱۲,۰۰۰	زرد	حضرت آدم علیہ السلام	بائیں پستان کے نیچے دو انگل کے فاصلے پر
روح	۲,۰۰۰	سرخ	حضرت ابراہیم و حضرت نوح	دائیں " " " " "
سر	۲,۰۰۰	سفید	حضرت موسیٰ علیہ السلام	بائیں پستان کے برابر سینہ کی طرف
خفی	۲,۰۰۰	سیاہ	حضرت عیسیٰ علیہ السلام	دائیں " " " " " "
اخفیٰ	۲,۰۰۰	سبز	حضرت خاتم الانبیاء علیہ السلام	وسط سینہ
نفس	۲,۰۰۰	سورج کی مثل		
سلطان الاذکار	۲,۰۰۰	قوس قزح کی مانند		

طریقۂ ذکر: موٹی تسبیح کی آواز پر دل کو جمیع خطرات و حدیثِ نفس سے پاک کر کے ذکر

اس طرح شروع کرے کہ سالک کی توجہ دل پر ہو اور دل کی توجہ اللہ کی طرف ہو یعنی خلوت در انجمن کو مدِ نظر رکھے اور پھر مقررہ تعداد کے بعد باری باری حکم مُرشد پر وظائف کو پُورا کرے۔

نیّت ذکر: چند بار ذکر کرنے کے بعد بڑے تفرع وانکساری کے ساتھ کہے اس کو بازگشت کہتے ہیں۔ یا اللہ میرا مقصود تو ہی اور رضا تیری ہے مجھے اپنی محبّت اور معرفت عطا فرما۔

انتباہ: اگر کسی مقام پر یا کسی وقت وساوس شیطانی کا حملہ ہو جائے تو فوراً دل میں تین دفعہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ پڑھے اور ذکر کے وقت مرشد کی صورت کو روبرو تصور کرے کیونکہ یہ دفع خواطر کے لئے کبریتِ احمر ہے اور اسے رابطہ کہتے ہیں۔

ذکرِ دوم

طریقہ	نام ذکر
تمام خیالات سے دماغ کو پاک وصاف کرکے دوزانو بیٹھ جائے اور آنکھیں بند کرلے ناف کے نیچے سے بزبان تصوّر لفظ لا کو کھینچ کر لطیفۂ نفس تک لے آئے اور پھر دائیں کندھے سے اِلٰہ کہتا ہوا اِلَّا اللّٰہ کی ضرب لطیفۂ قلب پر لگائے۔ اس کیفیت کا نقش لا معکوس ( ) کی طرح ہو جاتا ہے۔ **احتیاط:** یہ ذکر جتنی دفعہ کرے ایک ہی سانس میں کہے اور اس کے معنی کا لحاظ کرے۔ سانس کو منہ سے نہ نکالے کیونکہ دانتوں کے ٹوٹ جانے کا خطرہ ہے۔ بلکہ سانس ناک سے نکالے۔ کسی عضو کو جُنبش نہ دے وقوف عددی یعنی طاق عدد کو ملحوظ رکھے۔ **تعداد:** اسکی تعداد دو ہزار ہے **نیّت:** یا اللہ میرا مقصود تو	ذکر نفی و اثبات

نام ذکر	طریقہ
تحلیل لسانی	ہے اور رضا تیری ہے مجھے اپنی محبت اور معرفت عطا فرما۔ اس کا طریقہ بھی ذکر نفی و اثبات والا ہے لیکن حبس دم (سانس رُکنے) کی ضرورت نہیں ہے۔ تعداد: اسکی تعداد پانچ ہزار ہے نیّت: اسکی نیّت وہی ذکر نفی و اثبات والی ہے۔

ذکر سوئم

مراقبہ احدّیت

نیّت: فیض می آید از ذاتیکہ مستجمع جمیع صفات کمال است و منزّہ از ہر نقصان و زوال مورد فیض لطیفۂ قلب من است۔

اس ذات سے فیض آتا ہے جو تمام صفات کمال کو جمع رکھنے والی ہے اور تمام نقصان و زوال سے پاک ہو اور میرا لطیفۂ قلب فیض کے وارد ہونے کی جگہ ہے۔

کیفیت: اس مقام پر سالک خدا کے جاہ و جلال اور اس کے تقدس پر اعتماد کرتا ہے۔ اب تک جن وظائف کا ذکر کیا گیا ہے یعنی اسم ذات، نفی و اثبات، بازگشت، واسطہ اور مراقبہ احدّیت یہ تمام دائرہ امکان سے تعلق رکھتے ہیں اور ہر ایک لطیفہ امر کو ایک جذب پیدا ہوتا ہے اور عروج حاصل کرتا ہے اور اپنی اصل کے ساتھ فوق واصل ہوجاتے ہیں اور وہ اس قدر مضمحل اور مستہلک ہوجاتے ہیں کہ اپنے آپ کو فانی و معدوم سمجھتے ہیں۔ سالک کو مرشد کی توجہ سے عروج حاصل ہوتا ہے اور وہ دائرہ امکان کو عبور کرنے کے بعد دائرہ صغریٰ جو کہ دائرہ ثانی ہے اس میں سفر کناں ہوتا ہے۔

دائرہ ولائت صُغریٰ

ولائت صغریٰ ولایت اولیا ہے۔ اس مقام پر سالک ظلال اسماء و صفات

حضرت حق کی تجلیات میں رواں ہوتا ہے اور اسی کو اہل اللہ **مراقبہ معیت** بھی کہتے ہیں طریقہ قرآن حکیم سے مراقبہ معیت کا تصور لیا گیا ہے وہ آیت وَھُوَ معکُم اَیْنَمَا کُنْتُمْ یہاں سالک یہ سمجھتا ہے کہ حق سبحانہ وتعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ اس کی معیت ہمارے ہر لطیفہ کے ساتھ ہے۔

نیت: فیض مے آید از ذاتیکہ با من است و با ہر ذرہ از ذرات کائنات بہمان شان کہ مراد اوست تعالیٰ منشا فیض دائرہ ولایت صغریٰ است کہ ولایت اولیائے عظام و ظل اسماء وصفات مقدسہ است بلکہ فیض لطیفہ قلب من است۔

اس ذات سے فیض آ رہا ہے جو میرے اور کائنات کے ہر ذرے کے ساتھ ہے اور اسی شان سے کہ جس سے مراد اللہ تعالیٰ ہے۔ فیض کے پیدا ہونے کی جگہ دائرہ ولایت صغریٰ ہے جو کہ ولایت اولیائے عظام اور اسماء وصفات مقدسہ کا سایہ ہے اور میرا لطیفہ قلب فیض کے آنے کی جگہ ہی۔

کیفیت: اس مقام پر ذوق وشوق آہ و بے تابی اور وجد و رقص طاری ہوتا ہی اسے حضور دائمی جو کہ نگرانی قلب سے عبارت ہے فوق کی طرف میسر ہوتا ہے۔

مراقبہ لطیفہ قلب

مشرب - آدموی

طریقہ: اس لطیفہ میں اپنے قلب کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک کے سامنے رکھے اور زبانِ خیال یعنی زبان کو حرکت نہ دے تصور کرتے ہوئے یہ التجا کرے۔

التجا: یا اللہ جو فیض تجلی افعالِ الٰہیہ حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب سے حضرت آدم علیہ السلام کے قلب میں آیا ہے۔ بحرمت پیرانِ کبار میرے لطیفہ قلب میں ڈال دے۔

کیفیت: یہاں پیرانِ کبار مثل علیک کے تصور کرے۔ اس جگہ پر تمام افعالِ کائنات

چھُپ جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے افعال سالک کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیتے ہیں۔

۲۔ لطیفہ رُوح

مشرب : ابراہیمی و نوحی

طریقہ : اپنی رُوح کے لطیفہ کو لطیفہ رُوح مُبارک حضرت سید البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بالمقابل رکھے۔ اور یہ التجا کرے۔

التجاء : یا اللہ جو فیض تجلّیات صفات ثبوتیہ الٰہیہ کا حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوح سے ارواح مطہرہ حضرات نوح و ابراہیم علی نبینا وعلیہما السلام میں ڈالا ہے بحرمت پیرانِ کبار وہ میری رُوح میں بھی نازل فرما۔

کیفیت : اس جگہ سالک پر تمام صفات کائنات چھُپ جاتی ہیں اور اللہ کی صفات نظر آجاتی ہیں۔

۳۔ لطیفہ سِر

مشرب : موسوی

طریقہ : اپنے لطیفہ سر کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفہ سر کے سامنے تصوّر کرے اور پھر اس طرح زبانِ تصور سے التجا کرے۔

التجا : یا الٰہی العالمین جو شیونات الٰہیہ کا فیض تو نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفہ سر سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لطیفہ سر پر کیا ہے بحرمت پیرانِ کبار وہ میرے لطیفہ سر پر نازل فرما۔

۴۔ لطیفہ خفی

مشرب : عیسوی

طریقہ : اپنے لطیفہ خفی کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفہ خفی کے عین سامنے رکھے اور یہ التجا کرے۔

التجا : یا اللہ جو صفات سلبیہ الٰہیہ کی تجلّیات کا فیض حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفہ خفی سے حضرت عیسیٰ رُوح اللہ علیہ السلام کے لطیفہ خفی میں نازل فرمایا

ہے وہی فیض بحرمت پیرانِ کبار میرے لطیفۂ خفی میں بھی نازل فرما۔

۵۔ لطیفۂ اخفیٰ

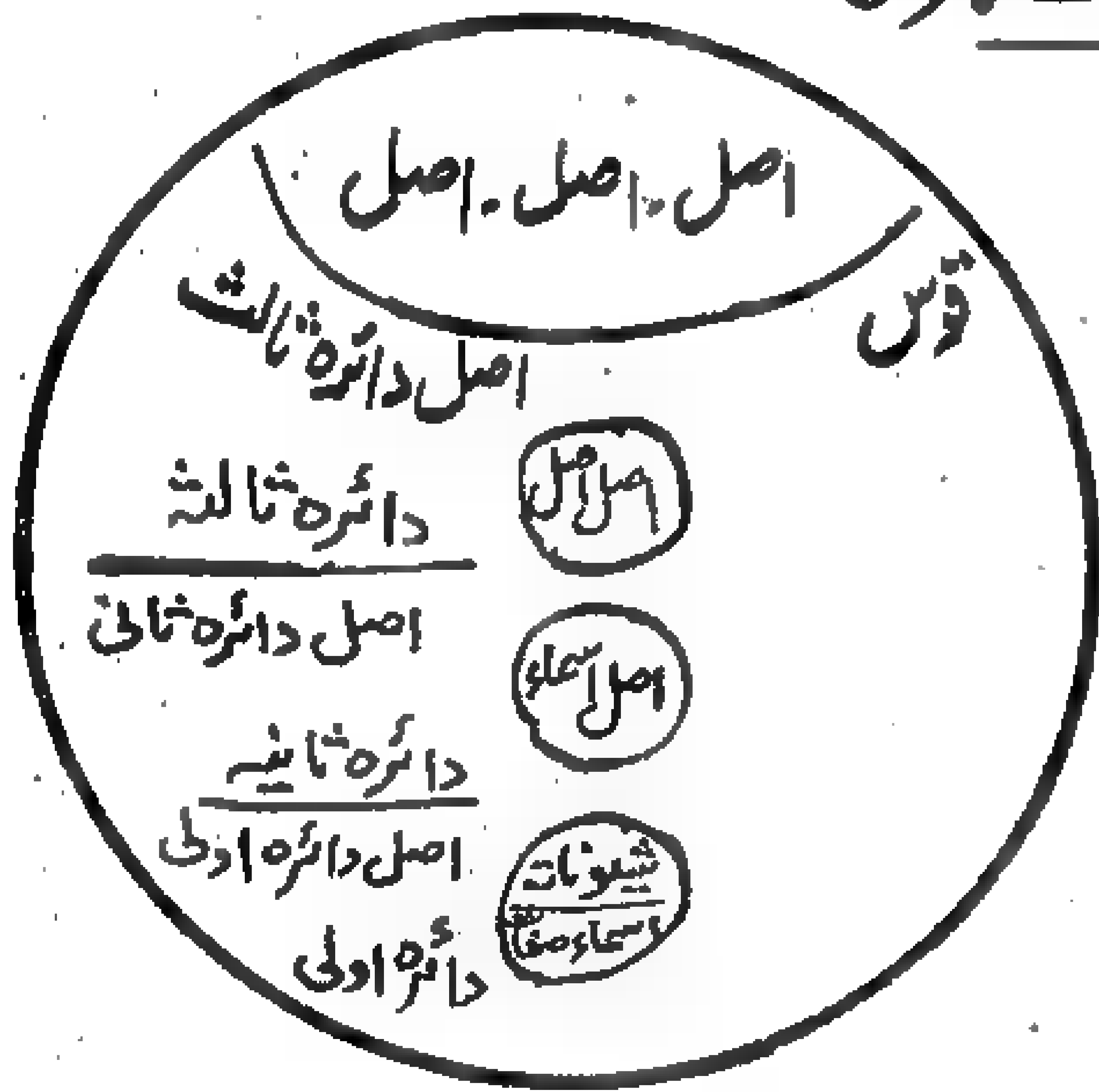
مشرب : محمدی

طریقہ : اپنے لطیفۂ اخفیٰ کو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفۂ اخفیٰ کے عین سامنے تصور کرے اور زبانِ خیال سے کہے۔

التجا : یا کریم جو جامع الٰہی کی شان کا فیض تو نے حضرت محمد مصطفےٰ علیہ السلام کے لطیفۂ اخفیٰ پر نازل فرمایا ہے وہی فیض بحرمت پیرانِ کبار میرے لطیفۂ اخفیٰ میں بھی عنایت فرما۔

انتباہ : ان لطائف خمسہ کے مراقبات کی سیر ولائت صغریٰ میں تمام نہیں ہوئی بلکہ اسکی تکمیل ولائت کبریٰ کے دائرہ اوّل میں ہوگی۔

مراقبات ولائت کبریٰ



ولائت کبریٰ انبیاء کرام علیہم السلام کی ولائت ہے۔ یہ ولائت ایک دائرہ پر ہے۔ لیکن وہ دائرہ ایک قوس تین مزید دائرے پر مشتمل ہے اس کا نقشہ یہ ہے۔ دائرہ اولیٰ میں اسماء وصفات میں زیادتی ہوتی ہے اور دوسرے دائرہ میں تجلیات شیونات ذاتیہ کا دُدُو ہوتا ہے۔ تیسرے میں دوسرے کا اصل اور قوس میں تیسرے کا اصل ہوتا ہے۔

دائرہ اولیٰ

مراقبہ اقربیت : یہ مراقبہ نحن اَقْرَبُ من حَبْلِ الْوَرِيْد سے لیا گیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ شاہ رگ سے قریب تر ہے۔

نیت : اس ذات سے فیض آرہا ہے جو شاہ رگ سے بھی قریب تر ہے۔ اس طرح

کہ جو شان اللہ کو زیبا ہے ،میر الطیفہ نفس و دیگر لطائف خمسہ عالم امراس کے مورد فیض ہیں اور فیض کا منشا، دائرہ اولیٰ ولایت کبریٰ ہے اور یہی ولایت صغریٰ کی اصل ہے۔

دائرہ ثانیہ

مراقبہ محبت اوّل: اس مراقبہ کا مفہوم یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ سے لیا گیا ہے یعنی وہ ذات جس کے درمیان میری محبت کا رشتہ ہے۔

نیّت: اس ذات سے فیض آرہا ہے جس کو میں دوست رکھتا ہوں اور وہ ذات مجھے دوست رکھتی ہے ۔منشا، فیض ولایت کبریٰ کا دائرہ ثانیہ ہے جو کہ دائرہ اوّل کا اصل ہے اور میرا لطیفہ نفس مورد فیض ہے۔

دائرہ ثالثہ

مراقبہ محبت ثانی: اس کا مضمون بھی آیت مذکور سے لیا گیا ہے۔

نیّت: اس ذات سے فیض آرہا ہے جس کو میں دوست رکھتا ہوں اور وہ مجھے دوست رکھتی ہے ۔منشا، فیض ولائت کبریٰ کا تیسرا دائرہ ہے جو کہ دائرہ ثانی کی اصل ہے اور میرا لطیفہ نفس مورد فیض ہے۔

قوس

مراقبہ محبت ثالث: اس کا مفہوم بھی آیت مذکور سے لیا گیا ہے۔

نیّت: اس ذات سے فیض آرہا ہے جس کو میں دوست رکھتا ہوں اور وہ مجھے دوست رکھتی ہے منشا، فیض ولائت کبریٰ کی قوس ہے جو کہ دائرہ نمبر ۳ کی اصل ہے اور لطیفہ نفس فیض کا محور ہے۔

مراقبہ اسم الظاہر

اگرچہ ولائت کبریٰ سے تزکیہ نفس حاصل ہو جاتا ہے۔ اور تمام برائیاں اور خصائص رذیلہ نیکیوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں لیکن فخر وغرور اور رعونت ابھی باقی ہوتی

ہیں۔ ان کو دُور کرنے کے لئے شیخ سالک کو مراقبہ اسم ظاہر کراتا ہے تاکہ وہ سیرِ آفاقی کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دے۔

نیّت: اس ذات سے فیض آرہا ہے جس کا نام الظاہر ہے اور میرا لطیفہ نفس اور دیگر لطائف خمسہ عالم امر اس کے فیض کے مورد ہیں۔

دائرہ ولایت عُلیا

یہ دائرہ ملائکہ ملاء اعلیٰ کی ولایت بھی کہلاتا ہے۔ اس مقام سے سالک اسم الباطن کی سیر شروع کرتا ہے۔ اس جگہ عناصر ثلاثہ آب، باد، آتش کو توجہ حضور و عروج و نزول حاصل ہوتا ہے۔ اسم الظاہر کی سیر آفاقی ہوتی ہے اور اسم الباطن کی انفسی جب دونوں سیریں تکمیل پذیر ہوتی ہیں تو اس وقت کمالاتِ نبوت کی سیر شروع ہو جاتی ہے۔

نیت مراقبہ اسم الباطن: الباطن ذات سے فیض آرہا ہے۔ فیض کا منشاء دائرہ ولایت علیا ہے۔ جو مَلاءِ اعلیٰ کے ملائکہ کی ولایت ہے۔ میرے عناصر ثلاثہ یعنی پانی، ہوا، آگ فیض کے مورد ہیں۔

مراقبہ کمالاتِ نبوت

یہ مراقبہ سیر اسم الباطن کا نقطۂ عروج ہے۔ اور تجلی دائمی کا درجہ اوّل ہے۔ اسماء وصفات سے گزر کر سالک ذات میں سیر کرتا ہے۔ اور اس مقام کو کمالات نبوت کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

نیت: وہ ذات جو اعتبارات سے مبرّا و معرّا ہے سے فیض آرہا ہے جس کا منشاء و کمالاتِ نبوت ہے اور میرا لطیفہ عنصر خاک فیض کا مورد ہے۔

مراقبہ کمالاتِ رسالت

یہ مقام انبیاء مرسلین کے ساتھ مخصوص ہے۔ اور یہ تجلّی دائمی کا درجہ دوئم ہے۔

اس مقام پر سالک کے لطائف عشرہ تصفیہ نفس کے بعد مقامات فوقانی میں ایک جدید اور نئی ہیئت حاصل کرتے ہیں جسے ہیئت وحدانی کہتے ہیں۔

نیت: اس ذات بحت سے فیض آرہا ہے جو کمالات رسالت کا منشا ہے۔ اور مورد فیض میری ہیئت وحدانی ہے

مراقبہ کمالات اولوالعزم

یہ مقام اولوالعزم انبیاء سے مخصوص ہے۔ اور تجلی دائمی کا تیسرا درجہ ہے۔ کثرت ورود تجلیات ذاتیہ سے سالک کا باطن بھر جاتا ہے۔ صاحب لیاقت احباب کو اسرار مقطعات قرآنی اور متشابہات فرقانی ظاہر ہوتے ہیں اور باطن میں اس قدر وسعت پیدا ہوتی ہے کہ اس وسعت کو تحریر میں لانا ناممکن ہے۔

نیت: اس ذات بحت سے فیض آرہا ہے جو کمالات اولوالعزم کا منشا ہے۔ اس کا مورد فیض میری شکل یا ہیئت وحدانی ہے۔

مراقبہ حقیقت کعبہ ربانی

یہ مقام عظمت وکبریائی کا مقام ہے۔ اس جگہ سالک ہیبت وجلال کے دریا میں ڈوب جاتا ہے۔ اور جب فنا و بقا حاصل ہوتی ہے۔ تو ممکنات کی توجہ اپنی طرف پاتا ہے

نیت: وہ ذات پاک جو تمام ممکنات کی مسجود اور کعبہ ربانی کی حقیقت ہے سے فیض آرہا ہے اور اس کے فیض کا مورد میری شکل وحدانی ہے۔

مراقبہ حقیقت قرآن

اس مقام پر قرآن مجید کے اسرار ظاہر ہوتے ہیں قرآن پاک کا ایک ایک حرف معنیٰ دریا نظر آتا ہے، لبسا اوقات تمام قالب انسانی مثل زبان بن جاتا ہے۔ لذت تلاوت حاصل ہوتی ہے خدا سے راز و نیاز کی باتیں ہوتی ہیں۔

نیت: مبداء وسعت بے چوں حضرت ذات سے فیض آرہا ہے جو کہ قرآن مجید کا منشا ہے اور مورد فیض میری شکل وحدانی ہے۔

مراقبہ حقیقت صلوٰۃ

یہ مقام جمیع کمالات کا مقام ہے۔ حقیقتِ کعبہ ہو یا حقیقت قرآن اسی صلوٰۃ کی حقیقت کے جُز ہیں مضمونِ حدیث ان تعبد اللّٰہ کانک تراہ اس جگہ بوجہ کمال ظاہر ہوتا ہے۔

نیّت: منشا حقیقت صلوٰۃ ذات سے فیض آرہا ہے۔ اور میری شکل وحدانی ہی مورد فیض ہے

مراقبہ معبودیت صرفہ

یہ وہ مقام ہے جہاں سیر قدمی ختم ہو جاتی ہے اور سیر نظری باقی رہتی ہے۔ سیر قدمی وصول قدمی کا نام ہے۔ اور اگر ذات صورت مثالیہ میں نظر آئے تو اس کو سیر نظری کہتے ہیں۔

نیّت: منشا معبودیت صرفہ ذات سے فیض آرہا ہے اور میری ہیئت وحدانی ہی اس فیض کی مورد ہے۔

مراقبہ حقیقت ابراہیمی

یہ مقام خلعت ہے اور بڑا ہی کثیر البرکت ہے۔ یہاں تمام انبیاء اتباع ملتِ ابراہیمی پر مامور ہیں، اس جگہ درود ابراہیمی تین ہزار کی تعداد میں پڑھا جائے تو اچھی بات ہے۔

نیّت: فیض آرہا ہے اس ذات سے جو منشا حقیقت ابراہیمی ہے۔ اور موردِ فیض میری ہیئت وحدانی ہے۔

مراقبہ حقیقت موسوی

یہ مقام محبّت ذاتیہ کا مقام ہے۔ اور بہت سے پیغامبر حضرت موسیٰ کلیم علیہ السلام کی وساطت سے اس مقام پر پہنچے ہیں۔ یہاں نیاز و بے نیازی کی ادا و کل

کا اظہار ہوتا ہے اور درج ذیل درود تین ہزار کی تعداد میں پڑھنا موجب ایزد برکت ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِہٖ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ خصوصاً علٰی کَلِیْمِکَ مُوْسٰی۔

نیتؔ : فیض آرہا ہے اس ذات سے جس کا منشا حقیقت موسوی ہے۔ اور مورد فیض میری ہیئت وحدانی ہے۔

مراقبہ حقیقت محمدی

یہ حقیقت حقیقت الحقائق ہے۔ یہ جناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعین جسدی رکھتی ہے۔ یہ مقامِ محبت و محبوبیت ہے۔ اس مقام پر اس درود شریف کی کثرت کی جائے اللھم صلی علی سیدنا محمد و آلہ واصحابہ افضل صلواتك عدد معلوماتك وبارك وسلم۔

نیتؔ : فیض آرہا ہے اس ذات پاک سے جو منشا حقیقت محمدی ہے۔ اور میری ہیئت وحدانی ہی اس فیض کا مورد ہے۔

مراقبہ حقیقت احمدی

یہ بھی مقام محبوبیت ہے۔ لیکن اس کا تعلق روحی ہے۔ اور اس کو دائرہ محبوبیت صرفہ بھی کہا جاتا ہے۔ یہاں پر بھی مذکورہ بالا درود کی کثرت کی جائے۔

نیتؔ : فیض آرہا ہے اس ذات پاک سے جو منشا حقیقت احمدی ہے۔ اور میری ہیئت وحدانی ہی اس فیض کا مورد ہے۔

مراقبہ حب صرفہ

یہ مراقبہ ذاتی حب صرفہ ہے اور حب صرف تعین اول ہے جسے تعین حبی بھی کہتے ہیں یعنی یہی وہ حب ہے جو سب سے پہلے تخلیق ہوئی لولاك لما خلقت الافلاك یہ حدیث قدسی اسی خاص مقام کو ظاہر کرتی ہے۔ اگر یہ نہ ہوتی تو

تخلیق عالم بھی نہ ہوتی ؎

محبت نے ظلمت سے کاڑھا ہے نور
نہ ہوتی محبت نہ ہوتا ظہور !

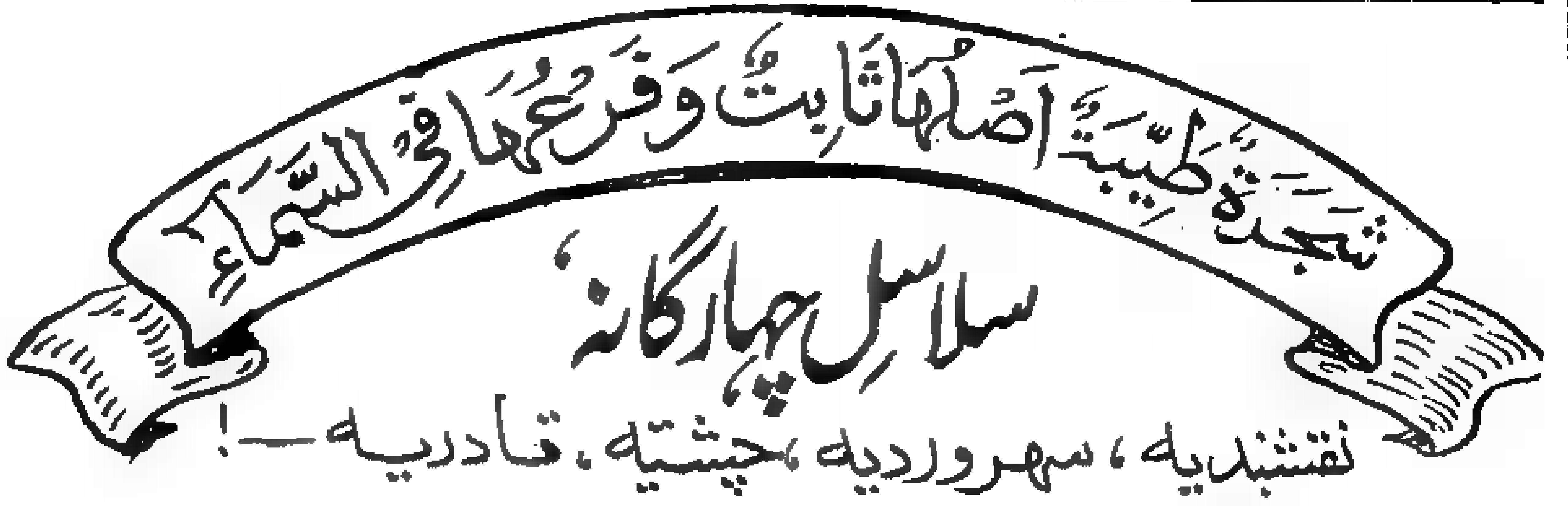
نیّت : فیض آرہا ہے اس ذات سے جس کا منشا حبِ صرف ہے اور موردِ فیض میری شکل وحدانی ہے۔

مراقبہ دائرہ لاتعینؒ

یہ مراقبہ مقام لاتعینؒ میں ہے۔ لاتعین مرتبہ ذات محبت سے عبارت ہے۔ یہ مقام بھی حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے مخصوص ہے۔ اور یہ سیر صفاتِ ثمانیہ ان کے اصول اور ذات بحت میں ہوتی ہے۔

نیّت : فیض آرہا ہے اس ذات بحت سے جس کا منشا دائرہ لاتعینؒ ہے۔ اور موردِ فیض میری شکل وہئیت وحدانی ہے۔





نقشبندیہ، سہروردیہ، چشتیہ، قادریہ —!

سلسلہ عالیہ حسینیہ مجددیہ نقشبندیہ

یہ بات پورے وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ سلاسل کی تلاوت باعثِ خیر و برکت ہے ان کا بار بار پڑھنا بے شمار دینی و دنیوی فوائد کا حامل ہے۔ مشائخ عظام ان چہار سلاسل کا وظیفہ اپنے اپنے سلسلہ کے مطابق ضروری فرماتے ہیں۔ شجرہ شریف ایک زنجیر ہے جس کا ایک سرا پڑھنے والے کے گلے میں ہوتا ہے اور دوسرا سرا مشائخ عظام کی وساطت سے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک میں تصوّر کیا جاتا ہے۔ سلسلہ شریف کی تلاوت ہر نماز پنجگانہ کے بعد کی جائے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو پھر اشراق کے نوافل کے بعد اس کا وظیفہ کیا جائے۔ سلسلہ شریف یہ ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٥ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ٥ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ ٥ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعَلٰی سَادَاتِنَا النَّقْشْبَنْدِیَۃِ الْمُجَدِّدِیَّۃِ الْحَسَنِیَّۃِ وَعَلٰی سَائِرِ الْمَشَائِخِنَا الْکِرَامِ الْبَرَرَۃِ اَجْمَعِیْنَ ٥

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ٥

الٰهی ٥ بحُرمَۃِ شَفِیعِ المُذْنِبِیْنَ، رَحْمَۃً لِلْعٰلَمِیْنَ. صَاحِبِ لَوْلَاکَ لَمَا، حضرتْ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلَّمْ ٥

روضۂ مُبارک گنبدِ خضرا، مدینہ منورہ۔

ولادت باسعادت: بروز شنبہ سوموار عام الفیل سنہ

وصال مُبارک: روز دوشنبہ سوموار ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ

الٰهی ٥ بحُرمَۃِ خلیفۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ سَیِّدِنَا حَضْرَتْ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْق رَضِیَ اللّٰہُ وتعالٰی عَنْہُ۔

ولادت باسعادت: ۲ سال ۴ ماہ بعد واقعہ فیل

وفات مُبارک: روز دوشنبہ ۲۳ جمادی الآخر سوموار ۱۳ھ

مزارِ مُبارک: مدینہ منورہ جوارِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔

الٰهی ٥ بحُرمَۃِ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ سَیِّدِنَا حَضْرَت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

ولادت: نامعلوم وفات مُبارک: ۱۰ رجب المرجب ۲۳ھ

مزارِ مبارک: مدائن۔

الٰهی ٥ بحُرمَۃِ سَیِّدِنَا حَضْرَتْ قَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ اَبَابَکْرِنِ الصِّدِّیْق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

ولادت باسعادت: نامعلوم وفات مُبارک ۲۴ جمادی الاوّل ۱۰۶ھ

مزارِ مُبارک: مابین مکّہ معظمہ و مدینہ منورہ۔

الٰہی ۔ بحُرمتِ سیّدِنا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔ ولادت باسعادت : ١٧ ربیع الاول ۸۰ھ
وفات مُبارک : ١٥ رجب المرجب ١٤٩ھ بقول۔
مزار مُبارک : مدینہ منورہ جنۃ البقیع۔

الٰہی ۔ بحُرمتِ سیّدِنا حضرت سلطان العارفین شیخ بایزید بُسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔
ولادت باسعادت : ١٣٦ھ وفات مُبارک : ١٤ شعبان ٢٦٩ھ
مزار مبارک : بُسطام۔

الٰہی ۔ بحُرمتِ سیّدِنا حضرت خواجہ ابُوالحسن خرقانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ولادت باسعادت : ٣٠٥ھ وفات مبارک ١٥ رمضان المبارک ٤٢٥ھ
مزار مُبارک : خرقان

الٰہی ۔ بحُرمتِ سیّدِنا حضرت خواجہ ابُوالقاسم گرگانی رضی اللہ عنہ ۔ ولادت : نامعلوم وفات مُبارک ٤٥٠ھ
مزار مبارک : طوس

الٰہی ۔ بحُرمتِ سیّدِنا حضرت خواجہ ابُوعلی فارمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ولادت باسعادت : ٤٣٢ھ وفات مُبارک : ٤ ربیع الاول ٥١١ھ
مزار مُبارک : طوس۔

الٰہی ۔ بحُرمتِ سیّدِنا حضرت خواجہ ابُویعقوب یُوسف ھمدانی

رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنہُ۔

ولادت باسعادت : ۴۴۰ھ وفات مُبارک : یکم صفر ۵۳۵ھ

مزار مُبارک : مرو

الٰهی ○ بحُرمتِ سَیِّدِنا حضرت خواجہ جہان عَبدُ الخالق غجدَوانی رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عنہ۔

ولادت باسعادت : نامعلوم وفات مبارک ۱۲ ربیع الاول ۵۷۵ھ

مزار مبارک : غجدوان۔

الٰهی ○ بحُرمتِ سَیِّدِنا حضرت خواجہ عارف رِیوگری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ولادت باسعادت : نامعلوم وفات مُبارک یکم شوال ۷۱۵ھ

مزار مبارک : ریوگر

الٰهی ○ بحُرمتِ سَیِّدِنا حضرت مَحمُود اِنجیر فغنوی رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عنہُ ولادت باسعادت : نامعلوم

وفات مُبارک : ۱۷ ربیع الاول ۷۱۷ھ

مزار مبارک : وابکنی (سہ فرسنگ از بخارا)

الٰهی ○ بحُرمتِ سَیِّدِنا حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عنہ۔ ولادت باسعادت : نامعلوم

وفات مُبارک : ۲۷ رمضان المبارک ۷۲۱ھ

مزار مُبارک : خوارزم

الٰہی ○ بحُرمَتِ سَیّدِنا حضرت خواجہ مُحَمَّد باباسَماسی رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنہُ۔ ولادت باسعادت : نامعلوم۔
وفات مُبارک : ۱۰ر جمادی الآخر ۷۵۵ھ ۔
مزار مُبارک : سماس مضافات رامیتن ۔

الٰہی بحُرمَتِ سَیّدِنا حضرت اَمیر کُلال رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنہُ
ولادت باسعادت : نامعلوم ۔ وفات مُبارک : ۱۵ر جمادی الآخر ۷۷۲ھ
مزار مُبارک : سوخار مضافات رامیتن ۔

الٰہی ○ بحُرمَتِ سَیّدِنا حضرت خواجۂ خواجگان پیرِ پیران حضرت بہاؤ الدّین مُحَمَّد نقشبند مشکلکشاء بخاری رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عنہ
ولادت باسعادت : ۷۱۸ھ ۔
وفات مُبارک : ۳۰ر ربیع الاول ۷۹۱ھ ۔
مزار مُبارک : "دحش" مضافات بخارا

الٰہی ○ بحُرمَتِ سَیّدِنا حضرت خواجۂ علاؤُ الدّین عطّار رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ ۔ ولادت باسعادت : نامعلوم
وفات مُبارک : ۲۰ر رجب ۸۰۲ھ
مزار مُبارک : جغانیال ۔

الٰہی ○ بحُرمَتِ سَیّدِنا مولانا حضرت یَعقُوب چرخی رضی اللّٰہُ تعالیٰ عَنہُ ۔ ولادت باسعادت : نامعلوم
وفات مُبارک : ۵ صفر ۸۵۰ھ مزار مُبارک : ہلفتون مضافات شادمان

الٰهی ۰ بِحُرْمَۃِ سَیِّدِنَا حضرت خواجہ عُبَیْدُ اللہ اَحرار رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ۔ ولادت باسعادت : شہر تاشقند رمضان شریف ۸۰۶ھ
مزار مبارک : سمرقند ۔ وفات مبارک : ۳۰ ربیع الاول ۸۹۵ھ

الٰهی ۰ بِحُرْمَۃِ سَیِّدِنَا حضرت مولانا محمد زاهد رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ۔ ولادت باسعادت : نامعلوم
وفات مبارک : یکم ربیع الاول ۹۳۶ھ
مزار مبارک : "وخش" مضافات بخارا ۔

الٰهی ۰ بِحُرْمَۃِ سَیِّدِنَا حضرت خواجہ درویش محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ۔ ولادت باسعادت : نامعلوم
وفات مبارک : ۱۹ محرم الحرام ۹۷۰ھ
مزار مبارک : استقرار مضافات سبزہ وار ماوراالنہر ۔

الٰهی ۰ بِحُرْمَۃِ سَیِّدِنَا حضرت مولانا خواجگی امکنگی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ۔ ولادت باسعادت : ۹۱۸ھ
وفات مبارک : ۲۲ شعبان ۱۰۰۸ھ
مزار مبارک : امکنگ ۔

الٰهی ۰ بِحُرْمَۃِ سَیِّدِنَا حضرت خواجہ باقی باللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ۔ ولادت باسعادت : ۹۷۱ھ
وفات مبارک : ۲۵ جمادی الآخر ۱۰۱۲ھ
مزار مبارک : دہلی شریف ۔

الٰھی ○ بحُرمَۃِ سَیّدِنَا حضرت اِمَام رَبّانی مُجَدّد اَلِف ثانِی شَیخ اَحمد سرہندی فاروقی رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عنہُ ۔
ولادت باسعادت : ۱۴ / شوال ۹۷۱ھ
وفات مُبارک : ۲۷ / صفر ۱۰۳۴ھ
مزار مُبارک : سرہند شریف

الٰھی ○ بحُرمَۃِ حضرت حافِظ مُحمّد مُحسِن صاحب دِہلوی رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عنہُ ۔ ولادت باسعادت : نامعلوم
وفات مبارک : ۱۲۱۹ھ مزار مبارک : کشمیر

الٰھی ○ بحُرمَۃِ حضرت شَیخ سَیفُ الدّین رضی اللہُ تعالیٰ عنہُ ۔ ولادتِ باسعادت : ۱۰۴۹ھ
وفات مُبارک : ۲۶ / جمادی الاول ۱۰۹۵ھ ۔ مزار مبارک : سرہند شریف

الٰھی ○ بحُرمَۃِ حضرت سَیّد نُورِ مُحمّد بدائونی رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہُ ط ۔ ولادت باسعادت : نامعلوم
وفات مُبارک : ۱۱ / ذیلعقدہ ۱۱۳۵ھ
مزار مُبارک : دہلی شریف ۔

اِلٰھی ○ بحُرمَۃِ حضرت خُواجہ شمسُ الدّین حَبیبُ اللہ حضرت مِیرزا جانجانان مَظہر شہید رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عنہُ
ولادتِ باسعادت : ۱۱۱۱ھ ۔ وفات مُبارک : ۱۰ / محرم الحرام ۱۱۹۵ھ
مزار مُبارک : دہلی شریف ۔

اِلٰهِی ۰ بِحُرْمَۃِ مُجَدِّدِ مِأَۃِ الثَّالِثِ وَالْعَشْرِ نَائِبِ خَیْرِ الْبَشَرِ خَلِیْفَۃِ خُدَا مُرَوِّجِ شَرِیْعَۃِ مُصْطَفٰی حَضْرَتْ مَوْلَانَا عَبْدُ اللهِ اَلْمَعْرُوْف بِشَاہ غُلَام عَلِی شَاہ صَاحِب دِھْلَوِی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ ۔ ولادت باسعادت : ۱۱۵۸ھ
وفات مُبارک : ۲۲ صفر ۱۲۴۰ھ . مزار مبارک : دہلی شریف

اِلٰهِی ۰ بِحُرْمَۃِ غَوْثِ اَوَان قُطْبِ زَمَان مَحْبُوْب رَحْمَان حَضْرَت شَاہ اَبُوْ سَعِیْد اَحْمَدِی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ ۔
ولادتِ باسعادت : ۲ ذیقعد ۱۱۹۶ھ
وفاتِ مُبارک : یکم شوال ۱۲۵۰ھ
مزار مُبارک : دہلی شریف ۔

اِلٰهِی ۰ بِحُرْمَۃِ غَوْثِ اَوَان مَحْبُوْبِ رَحْمَان حَافِظِ قُرْآن وَسِیْلَتُنَا اِلَی اللهِ الْمَجِیْدِ حَضْرَت شَاہ اَحْمَد سَعِیْد اَحْمَدِی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ ۔ ولادتِ باسعادت : یکم ربیع الثانی ۱۲۱۷ھ
وفاتِ مُبارک : ۲ ربیع الاول ۱۲۷۷ھ ۔ مزار مُبارک : مدینہ منورہ

اِلٰهِی ۰ بِحُرْمَۃِ حَاجِی الْحَرَمَیْنِ الشَّرِیْفَیْنِ مَقْبُوْلِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَالْمَغْرِبَیْنِ وَسِیْلَتُنَا اِلَی اللهِ الصَّمَدِ حَضْرَت حَاجِی دُوْسْت مُحَمَّد قَنْدَھَارِی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ ۔ ولادتِ باسعادت : تخمیناً ۱۲۱۶ھ
وفات مبارک : ۱۲ شوال ۱۲۸۴ھ
مزار مُبارک : موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان ۔

الٰهی ٥ بحرمۃِ زُبدۃُ الفقهاء والمحدّثین صاحب المقامات الاحمدیّۃ مصدرِ الکرامات الجلیّۃ الفانی فی اللہ والباقی باللہ قیوُّمِ زمانِ محبوب رحمانِ سیّدنا ومولانا حضرت خواجہ حاجی محمّد عثمان صاحب دامانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ولادت باسعادت : ۱۲۴۴ھ

مزار مبارک : موسیٰ زئی شریف ۔ وفات مبارک : ۲۲ شعبان ۱۳۱۴ھ

الٰهی ٥ بحرمۃِ مجمع البحار مظهر الانوار العالم الفاضل والقطب الکامل محبوب ربّ العٰلمین ولیّ ابن الولیّ شیخی وامامی پیر دستگیر حضرت خواجہ محمّد سراج الملّۃ والدّین صاحب دامانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔

ولادت باسعادت : ۱۵ محرم الحرام ۱۲۹۷ھ

وفات : ۲۶ ربیع الاول بروز جمعہ ۱۳۳۳ھ مزار مبارک : موسیٰ زئی شریف ۔

الٰهی ٥ بحرمۃِ قدوۃ المحققین الفانی فی اللہ والباقی باللہ فرد الافراد قطب الاقطاب شیخنا وامامنا ومرشدنا ووسیلتنا الی اللہ ذو المنن سیّدنا حضرت خواجہ غلام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ ولادت باسعادت : ۱۲۶۷ھ

وفات مبارک : ۱۲ جمادی الاوّل ۱۳۵۸ھ

مزار مبارک : خانقاہ حسن آباد تھل (کروڑ)

الٰهی ٥ بحرمۃِ منبع لطف وعطا معدنِ جود وسخا سیّدنا حضرت خواجہ غلام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ ۔

ولادت باسعادت : نامعلوم
وفات مبارک : ۱۳ محرم الحرام ۱۳۸۲ھ
مزار مبارک : حسن آباد تھل (کروڑ)

اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ بِحُرْمَةِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ وَمَشَائِخِنَا الطَّرِیْقَةِ النَّقْشْبَنْدِیَّةِ قَدَّسَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی بِاَسْرَارِھِمْ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

ختم ہائے جمیع خواجگان نقشبندیہ مجددیہ قدس اللہ اسرارہم

ختمِ اوّل صبح

۱۔ سورہ فاتحہ مُبارک سات بار، دَرُود شریف یک صد بار، سورۃ الم نشرح اَنا سّی بار، سورۃ اخلاص شریف ایک ہزار بار، سورۃ فاتحہ شریف سات بار، دَرُود شریف یک صد بار، یا قاضی الحاجات یک صد بار، یا کافی المہمات یک صد بار، یا دافع البلیات یک صد بار، یا شافی الامراض یک صد بار یا رفیع الدرجات یک صد بار، یا مجیب الدعوات یک صد بار، یا ارحم الراحمین یک صد بار پڑھے اور اس کا ثواب جمیع حضرات نقشبندیہ بموجب تفصیل سلسلہ اور اس کی ترتیب کے پڑھ کر بخش دے۔

۲۔ ختم حضرت ثانی خواجہ غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ

۳۔ ختم حضرت خواجہ غریب نواز حضرت غلام حسن صاحب رضی اللہ عنہ درود شریف یک صدبار وَمَنْ یَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ پانچ صدبار بعدہٗ درود شریف یک صدبار۔

۴۔ ختم قطب العارفین حضرت خواجہ محمد سراج الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ درود شریف یک صدبار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شیئٍ قدیر پانچ صدبار درود شریف یک صدبار۔

۵۔ ختم شاہ غلام علی صاحب دہلوی۔
یَا اَللّٰہُ یا رحمٰن یا رحیم یا ارحم الراحمین وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہٖ محمدؐ پانچ صدبار۔

۶۔ ختم حضرت مرزا مظہر جانجاناں صاحب دہلوی۔
درود شریف یک صدبار، یَا حَیُّ یا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ پانچ صدبار، درود شریف یک صدبار۔

۷۔ ختم خواجہ محمد سراج الدین صاحب دامانی
درود شریف یک صدبار، انا نجعلك فی نحورھم ونعوذبك من شرورھم پانچ صدبار، درود شریف یک صدبار۔

ختم دوم بوقت ظہر

۱۔ ختم حضرت ثانی خواجہ غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ۔
رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین۔

۲۔ ختم حضرت غریب نواز حضرت خواجہ غلام حسن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
درود شریف یک صدبار، ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ پانچ صدبار، درود شریف یک صدبار۔

۳۔ ختم حضرت خواجہ حاجی محمد عثمان صاحب دامانی
درود شریف یک صد بار، سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ پانچ صد مرتبہ، درود شریف یک صد مرتبہ۔

۴۔ ختم حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندھاری
درود شریف یک صد بار رب لا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین پانچ صد مرتبہ، درود شریف یک صد مرتبہ۔

۵۔ ختم شاہ احمد سعید صاحب دہلوی
درود شریف یک صد بار، یا رحیم کل صریخ ومکروب وغیاثہ ومعاذہ یا رحیم۔ پانچ صد بار۔ درود شریف یک صد بار۔

۶۔ ختم حضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ
درود شریف یک صد بار، حسبنا اللہ ونعم الوکیل پانصد بار، درود شریف یک صد بار۔

۷۔ ختم حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب فاروقی
درود شریف یک صد بار لَآ اِلٰہَ اِلَّآ انت سُبحانک اِنّی کنت من الظلمین پانچ صد مرتبہ، درود شریف یک صد مرتبہ۔

۸۔ ختم حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی۔
درود شریف یک صد بار لاحول ولا قوۃ الا باللہ پانچ صد بار، درود شریف یک صد بار۔

۹۔ ختم حضرت خواجگان شاہ نقشبند بخاری۔
درود شریف یک صد بار یاخفی اللطف ادرکنی بلطفک الخفی پانچ صد بار۔ درود شریف یک صد بار۔

۱۰۔ ختم حضرت خواجہ محمد سراج الدین صاحب دامانی۔
درود شریف یک صد بار اللّٰھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک

من شر ورهم پانچ صد بار درود شریف یک صد بار

ختم سوم عصر

ختم جمیع خواجگان نقشبندیہ مجددیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم

حسب ترتیب مندرجہ تحریر گزشتہ سرور کائنات مفخر موجودات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

۱۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَكَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

تین سو تیرہ بار

۲۔ ختم حضرت ثانی خواجہ غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین۔

۳۔ ختم حضرت غریب نواز حضرت خواجہ غلام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ درود شریف یک صد مرتبہ ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ۔ پانچ صد مرتبہ، درود شریف یک صد مرتبہ۔

۴۔ ختم حضرت خواجہ محمد سراج الدین صاحب موسیٰ زئی شریف۔ درود شریف یک صد بار، اللھم انا نجعلك فی نحورھم و نعوذ بك من شرورھم پانچ صد مرتبہ۔ درود شریف یک صد مرتبہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

(از محمد حیات مقیم مسجد جامع سید جمعہ شاہ)

یا الٰہی اپنی ذات کبریا کے واسطے
رحم کر مجھ پر محمد مصطفےٰ کے واسطے

عاصی و خاطی ہوں بخش میرے سب گناہ
حضرت صدیق اکبر مجتبےٰ کے واسطے

نور وحدت سے میرے دل کو منور کر الٰہ
حضرت سلمان پارس کیمیا کے واسطے

ہو زباں پر ذکر ہر دم اور دل میں ہو حضور
حضرت قاسم امام اولیاء کیواسطے

جسطرف دیکھوں نظر آئے مجھے تیرا ہی نور
جعفر صادق امام دوسرا کے واسطے

الفت دنیا میرے دل سی نکل جائے تمام
بایزید نامور شمس الضحےٰ کے واسطے

آتش عشق نبی میں جان و تن میرا جلا
بوالحسن خرقانی بدر الدجیٰ کے واسطے

نفس شیطاں کے فریبوں سے مجھے لیجو بچا
بوعلی فارمیدی نور ہدیٰ کے واسطے

زنگ عصیاں سے میرے سینہ کو یارب صاف کر
بو یوسف ہمدانی اہل صفا کے واسطے

غرق ہوں بحر گناہ میں اے میرے مولا بچا
عبد خالق غجدوانی راہ نما کے واسطے

قول ثابت پر مجھے ثابت قدم رکھ اے خدا
خواجۂ عارف ولی بحر سخا کے واسطے

خواب غفلت میں پڑا ہوں روز و شب مجھکو جگا
خواجۂ محمود کامل بے ریا کے واسطے

پردۂ دوئی میرے دل سے سراسر دور ہو
شاہ علی رامیتنی کان حیا کے واسطے

تشنۂ دیدار ہوں یارب دکھا نور جمال
حضرت بابا سماسی بادشاہ کے واسطے

راہ سنت پر مجھے چلنے کی طاقت کر عطا
حضرت میر کلال باوفا کے واسطے

نور وحدت سر عرفاں کر دے مجھ پر آشکار
نقشبند بادشاہ پیر ہدیٰ کے واسطے

تیرے ذکر و فکر سے خالی نہ گزرے ایک دم
شاہ علاؤ الدین شیخ اتقیا کے واسطے

ایسی الفت دے کوئی دم نہ ہوں تجھ سی جدا
خواجۂ یعقوب چرخی پر ضیا کے واسطے

صدق نیت اور ارادت بخش مجھکو اے خدا
خواجۂ احرار تاج اصفیا کے واسطے

مشکلیں آسان ہوں دنیا و عقبےٰ میں تمام — خواجۂ زاہد محمد باخدا کے واسطے

ظاہری اور باطنی بیماریاں سب دور ہوں — شیخ درویش محمد باصفا کے واسطے

نیک بندوں کی خدایا ہو مجھے صحبت نصیب — خواجہ امکنگی طالب رضا کے واسطے

اپنے ذوق و شوق میں یارب مجھے کیجو فنا — شیخ باقی باللہ ابن شیخ الوری کیواسطے

دمبدم بڑھتا رہے دلمیں میرے شوقِ لقا — شیخ سرہندی حبیب کبریا کے واسطے

کھولدے دل پر میرے رازِ طریقت اے خدا — خواجہ معصوم شاہ اصفیا کے واسطے

بخش توفیق عبادت اور بدی سے لے بچا — شیخ سیف الدین پیر اولیاء کے واسطے

مرتے دم یارب میرا ایمان سے ہو خاتمہ — حضرت محسن امام اسخیا کے واسطے

دشمنِ دین و دنیا سے مجھے محفوظ رکھ — خواجہ نور محمد پیشوا کے واسطے

اپنے ذوق و شوق میں کیجو عطا مجھ کو کمال — حضرت جاناں شہید و مقتدا کیواسطے

یاد میں تیری ہو زندہ یہ دلِ مردہ مرا — شہ غلام علی شہ جود و سخا کیواسطے

حال میرا قال سے یارب موافق کیجیو — شاہ ابوسعید پیر و راہ نما کے واسطے

سر سے پاؤں تک پُر نور ہر اک بال ہو — اس شہ احمد سعید پیشوا کے واسطے

لے خبر میری خدایا بیکس و بیچارہ ہوں — حضرت دوست محمد پارسا کیواسطے

اپنے در سے مجھ کو نا اُمید مت چھوڑ اے غنی — حضرت عثمان شیخ راہنما کے واسطے

خستہ حالی پر میری یارب نگاہِ لطف کر — حضرت خواجہ سراج الدین قطب اولیا کیواسطے

دونوں عالم میں الٰہی کر دے مجھ کو بامراد — حضرت خواجہ غلام حسن شاہِ اصفیا کیواسطے

الٰہی کر فضل و کرم بیکس و بیچارہ ہوں — حضرت عبداللہ پیر یار و رہنما کے واسطے

رو سیاہ شرمندہ نادم کئے اپنے پہ ہوں — آگرا در پہ تیرے میں دعا کیواسطے

خواجگانِ نقشبندی کی صحبت کر عطا — قادری و سہروردی چشتیا کیواسطے

ان بزرگوں کی شفاعت کر میرے حق میں قبول — حشر میں ہوں سب وسیلہ مجھ گدا کیواسطے

آسرا دونوں جہاں میں کچھ نہیں تیرے سوا
بندہ مسکین حیات اور عاجز پُر خطا کیواسطے

اُردو نظمِ ثانی در سلسلہ نقشبندیہ مجدّدیہ

یا الٰہی اپنی رحمت کے عطا کے فیض سے
بخش دے مجھکو محمد مصطفےٰ کے فیض سے

دفترِ عصیاں مرا دھل جائے اے پروردگار!
حضرتِ صدیقِ اکبر باصفا کے فیض سے

دل منور ہو مرا نورِ ہدایت سے سدا
حضرتِ سلمان پارس کیمیا کے فیض سے

ہو لبوں پر ذکر تیرا دل میں تیری یاد ہو
حضرتِ قاسم امامِ اولیاء کے فیض سے

تیرے جلوے میری آنکھوں میں سما جائیں مدام
حضرتِ امام جعفر دوسرا کے فیض سے

بحرِ عصیاں میں ہوں غوطہ زن کنارا چاہیئے
بایزید صاحبِ زہد و ذکی کے فیض سے

آتشِ عشقِ نبی دل میں سدا روشن رہے
بوالحسن خرقانی پیرِ اولیا کے فیض سے

شرِّ شیطاں سے مجھے تا زندگی محفوظ رکھ
بو علی فارمدیٔ باوفا کے فیض سے

دولتِ ایماں سے قلب و نگہ معمور کر!
اپنے بو یوسف امامِ اسخیا کے فیض سے

قلب روشن ہو مرا زیور اسوۂ رسولؐ،
عبدِ خالق غجدوانی رہنما کے فیض سے

میرے قدموں میں رہے ثابت صراطِ مستقیم
خواجۂ عارف ولی نورِ ہدیٰ کے فیض سے

مجھکو یارب دیدۂ بینا عطا کر دیجیو!
خواجۂ محمود کامل بے ریا کے فیض سے

نورِ ایماں سے منور ہوں میرے قلب و نگاہ
شاہِ علی رامیتنی کانِ حیا کے فیض سے

نوکِ مژگاں پہ رہیں عشقِ محمدؐ کے گہر
حضرتِ بابا سماسی مقتدا کے فیض سے

نقشِ چشمِ دھر پہ ہوں نقشِ پائے اولیاء
حضرتِ میر کلال باحیا کے فیض سے

شربتِ دیدار سے یارب بجھا میری پیاس
نقشبندِ تاجدارِ اتقیا کے فیض سے

مری جھولی دولتِ ایماں سے بھر دے اے رحیم
شاہ علاؤالدین تاجِ اصفیا کے فیض سے

تیرا ذکر و فکر میری عمر کا حاصل رہے
خواجۂ یعقوب چرخی پرضیا کے فیض سے

یا الٰہی گنبدِ خضرا کے سائے میں رہوں
حضرتِ احرار شیخِ اتقیا کے فیض سے

مشکلیں دنیا و عقبیٰ کی مری آسان ہوں
خواجۂ زاہد محمد باخدا کے فیض سے

ظاہر و باطن کے امراضِ کہن معدوم ہوں
شیخ درویش محمد باصفا کے فیض سے

نیک بندوں کی خدایا ہو مجھے صحبت نصیب
خواجۂ امکنگی طالب رضا کے فیض سے

دامنِ امید بھر دے گوہرِ مقصود سے
شیخ باقی باللہ شاہِ اصفیا کے فیض سے

کر دے ساحلِ تمنا سے مجھے بھی ہمکنار
شیخ سرہندی حبیبِ کبریا کے فیض سے

زینتِ قلب و نظر ہوں نقشِ پائے اولیاءؒ
خواجۂ معصوم پیرِ اولیا کے فیض سے

ہو عطا فقرِ ابوذرؓ جرأتِ حیدرؓ مجھے
شیخ سیف الدین پیرِ رہنما کے فیض سے

گنبدِ خضرا نگاہوں میں رہے تا زندگی !
حضرتِ محسن امام اسخیا کے فیض سے

خاکِ طیبہ میں غبارِ جسم مل جائے میرا
خواجۂ نور محمد پیشوا کے فیض سے

میرا دل معمور ہو شوقِ شہادت سے مدام
حضرتِ جاناں شہید و مقتدا کے فیض سے

سنگِ دہلیزِ درِ احمد ہو اور میری جبیں
شہ غلام علی شہِ جود و سخا کے فیض سے

حشر میں مجھکو شفاعت مصطفےٰ کی ہو نصیب
بوسعیدؒ شاہ و پیرِ رہنما کے فیض سے

حلاوتِ مومن ملے مجھ کو متاعِ علم و فن
خواجۂ احمد سعید باصفا کے فیض سے

جلوتِ ختم الرسل ہو روبرو وقتِ نزع
حضرتِ دوست محمد پارسا کے فیض سے

جام بھر بھر کر پلائیں ساقیٔ کوثر مجھے
حضرتِ عثمان شیخ اتقیا کے فیض سے

کر نگاہِ لطف یارب میرے خستہ حال پر
حضرتِ خواجہ سراج الدین شاہ کے فیض سے

یا الٰہی کر دے مجھکو بامراد و باکمال !
حضرتِ خواجہ حسن شمس الضحیٰ کے فیض سے

دین و دنیا میں معین ہوں خواجگانِ نقشبند
خواجۂ غلام محمد پیشوا کے فیض سے

کر بزرگانِ طریقت کی اداؤں پر فدا
میری بگڑی بھی بنا دے اولیا کے فیض سے

حشر میں ہو جائے مجھ پہ سایۂ رحمت ترا
حضرتِ عبداللہ بار و باخدا کے فیض سے

خاکسار اقبال کا اقبال ہو جائے بلند
خواجگان پیر بار و باوفا کے فیض سے

کاظمِ درماندہ پہ بھی ہو نگاہِ التفات !
نقشبند و سہرورد و چشتیہ کے فیض سے

سلسلہ جات کے پڑھنے کا طریقہ

جو کہ

دفع مصائب و قضائے حاجات دینی و دنیاوی کے لئے مجرب ہیں۔

سلسلہ نقشبندیہ اردو نظم کتاب ہذا میں مرقوم ہے باقی تینوں سلسلے ترتیب وار ملاحظہ فرمائیے ——— !

سلسلہ حضرات قادریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم الٰہی بحرمت خلیفہ رسول اللہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ، الٰہی بحرمت سبط رسول اللہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ، الٰہی بحرمت سبط رسول اللہ حضرت امام حسین علیہ السلام رضی اللہ تعالےٰ عنہ الٰہی بحرمت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت امام تقی رضی اللہ عنہ۔ الٰہی بحرمت حضرت امام علی النقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ، الٰہی بحرمت حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ، الٰہی بحرمت شیخ معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، الٰہی بحرمت حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ، الٰہی بحرمت سید جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ الٰہی بحرمت شیخ ابوبکر شبلی رحمۃ علیہ تعالیٰ علیہ، الٰہی بحرمت شیخ عبد الماجد بن عبد العزیز یمنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ الٰہی بحرمت ابو الفرح طرطوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ الٰہی بحرمت شیخ ابو الحسن علی الہنکاری رحمۃ اللہ علیہ۔ الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابو سعید مخذومی رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت پیران پیر پیر دستگیر میراں محی الدین محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت سید عبد القادر جیلانی

رحمتہ اللہ علیہ ، الٰہی بحرمت سیدنا عبدالرزاق الٰہی بحرمت سید شرف الدین قتال یا الٰہی بحرمت سید
عبدالوہاب ، الٰہی بحرمت سید بہاؤ الدین رحمتہ اللہ علیہ ، الٰہی بحرمت سید عقیل
رحمتہ اللہ علیہ ، الٰہی بحرمت شمس الدین صحرائی رحمتہ اللہ علیہ ، الٰہی بحرمت سید گدائی
رحمان اوّل رحمتہ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید ابوالحسن رحمتہ اللہ علیہ ، الٰہی بحرمت سید
شمس الدین عارف رحمتہ اللہ علیہ ، الٰہی بحرمت سید گدائی رحمٰن ثانی رحمتہ اللہ علیہ ،
الٰہی بحرمت شاہ فضیل رحمتہ اللہ علیہ ، الٰہی بحرمت شاہ کمال کیتھلی رحمتہ اللہ علیہ ،
الٰہی بحرمت شاہ سکندر رحمتہ اللہ علیہ ، الٰہی بحرمت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ
احمد فاروقی رحمتہ اللہ علیہ ، الٰہی بحرمت خازن الرحمت شیخ محمد سعید رحمتہ اللہ علیہ ۔ الٰہی
بحرمت شیخ عبدالاحد رحمتہ اللہ علیہ ، الٰہی بحرمت شیخ محمد عابد سنامی رحمتہ اللہ علیہ ،
الٰہی بحرمت حبیب اللہ مرزا جانِ جاناں رحمتہ اللہ علیہ ، الٰہی بحرمت عبداللہ شاہ المعروف
بشاہ غلام علی رحمتہ اللہ علیہ ۔ الٰہی بحرمت شاہ ابوسعید صاحب رحمتہ اللہ علیہ ۔ الٰہی
بحرمت شاہ احمد سعید رحمتہ اللہ علیہ ، الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول
رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد صاحب
قندہاری رحمتہ اللہ علیہ ، الٰہی بحرمت برہان المعرفت شمس الحقیقت فرید العصر وحید الزمان
حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمان حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت قطب اولیاء ، امام الاصفیا حضرت خواجہ محمد سراج الدین صاحب
رحمتہ اللہ علیہ الٰہی بحرمت قبلۃ المحققین فخر المدققین الفانی فی اللہ والباقی باللہ
فرد الافراد قطب الاقطاب واقف رموز المتشابہات القرآنی قائم مقام قیوم ربانی
شیخی وامامی ومرشدی وسیلتنا الی ذوالمنن حضرت خواجہ حاجی غلام حسن صاحب
رحمتہ اللہ علیہ

سلسلہ حضرات چشتیہ رضوان اللہ علیہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمتہ للعالمین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الٰہی بحرمت خلیفہ رسول اللہ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ، الٰہی بحرمت خیر التابعین
شیخ حسن البصری رحمتہ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید رحمتہ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت خواجہ فضیل بن عیاض رحمتہ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت سلطان ابراہیم ادہم رح
رحمتہ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت خواجہ حذیفہ المرعشی رحمتہ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت خواجہ امین
الدین ابہار البصری رحمتہ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت خواجہ ابو ابراہیم دینوری رحمتہ اللہ علیہ،
الٰہی بحرمت خواجہ ابو اسحاق چشتی رحمتہ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت خواجہ احمد چشتی رحمتہ اللہ
علیہ، الٰہی بحرمت خواجہ ابو محمد چشتی رحمتہ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت خواجہ ابو یوسف چشتی رح الٰہی
بحرمت حضرت مودود چشتی رح الٰہی بحرمت خواجہ حاجی شریف زندنی رح، الٰہی بحرمت حضرت
خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت امام الطریقہ خواجہ معین الدین حسن سنجری
رحمتہ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت
حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت خواجہ مخدوم علی صابر رحمتہ
اللہ علیہ، الٰہی بحرمت شیخ شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ الٰہی بحرمت
جلال الدین پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، الٰہی بحرمت شیخ عبد الحق ردولوی رحمتہ
اللہ علیہ، الٰہی بحرمت شیخ محمد عارف رحمتہ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ محمد رحمتہ اللہ
علیہ، الٰہی بحرمت شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت شیخ رکن الدین
گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ عبد الواحد رحمتہ اللہ علیہ الٰہی بحرمت امام ربانی مجدد
الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ خازن الرحمت
شیخ محمد سعید رحمتہ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت شیخ عبد الاحد رحمتہ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت
شیخ محمد عابد سنامی رحمتہ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت حبیب اللہ مرزا جانِ جاناں رحمتہ
اللہ علیہ، الٰہی بحرمت شیخ الشیوخ عبد اللہ شاہ المعروف غلام علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ،
الٰہی بحرمت شاہ ابو سعید رحمتہ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت شاہ احمد سعید رحمتہ اللہ علیہ، الٰہی
بحرمت حاجی الحرمین الشریفین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد
قندھاری رحمتہ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت حضرت وحید الزماں حاجی الحرمین الشریفین مظہر

فیض الرحمان پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان رضی اللہ عنہ، الٰہی بحرمت حضرت قطب الاولیا، امام الاصفیا، حضرت خواجہ محمد سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت قبلۃ المحققین فخر المدققین الفانی فی اللہ والباقی باللہ فرد الافراد قطب الاقطاب واقف رموز المتشابہات القرانی قائم مقام قیوم ربانی شیخی و امامی و مرشدی وسیلتنا الی ذی المنن حضور حضرت خواجہ حاجی غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ۔

سلسلہ حضرات سہروردیہ رضوان اللہ علیہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

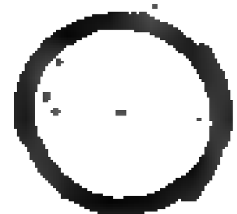
الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ اللعالمین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم، الٰہی بحرمت امیر المومنین خلیفہ رسول اللہ علی کرم اللہ وجہہ، الٰہی بحرمت حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ۔ الٰہی بحرمت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ۔ الٰہی بحرمت حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ۔ الٰہی بحرمت ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ احمد دینوری رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید یار محمد رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت وجید الدین عبد القادر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت شیخ صدر الدین رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت مخدوم جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت سید اجمل پراچی رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت سید بڈھن پراچی رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت درویش محمد بن قاسم لودھی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت عبد الواحد رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت محبوب ربانی مجدد

الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد سعید رحمتہ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت شیخ عبدالاحد رحمتہ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت شیخ محمد عابد رحمتہ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت مرزا جان جاناں رحمتہ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت حضرت غلام علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت شاہ ابوسعید صاحب رحمتہ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شاہ احمد سعید رحمتہ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت حاجی دوست محمد قندھاری رحمتہ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت حاجی محمد عثمان رحمتہ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد سراج الدین رحمتہ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حاجی غلام حسن صاحب سواگ رحمتہ اللہ علیہ۔

سلسلہ شریفہ نقشبندیہ بزبان پارسی از مولانا عبدالکریم صاحب

احمدؐ و صدیقؓ و سلمانؓ قاسمؒ و جعفرؒ دگر، بایزید و بوالحسن بوالقاسم خورشید فر
بعد ازاں شد بوعلی بویوسف دریائے فیض، عبد خالق عارف و محمودؒ شاہ دادگر
پس علی بابا سماسی پس کلال و نقشبند، پس علاؤ الدین و یعقوب آں مہے چرخ ہنر
پس عبید اللہ و زاہد خواجہ درویش اجل، خواجہ امکنگی و باقی وارث خیر البشر!
پس مجددؒ عروۃ الوثقیٰ و سیف الدین بود، پس محمدؐ محسن و نورِ محمد داں زبر
جانجاناں مظہرؒ عبداللہ شاہ و بوسعید، زاں سپس احمد سعید را از داں خیر و شر
پس قیوم دوست محمدؒ پس قیوم عثمان شد، شہ سراج الدین شد انہار فیوضش بے سمر
قطب عالم غوث اعظم گشتہ قیوم زماں، غلام حسنؓ شد بعد از جملہ شہاں باکر و فر
یا الٰہی از طفیل جملہ پیرانِ کبار، از گناہے عیب پوش و ز خطایش درگذر

حب ذات خود عطا کن و اعرض عنی عن غیور
نق قلبی عن وساوس دور دار از من ضرر



قند شکر دے پارے

حضرت خواجہ صاحب قدس سرہ بسا اوقات اپنی زبان فیض ترجمان سے سرائیکی اور پنجابی میں مختلف اشعار بیان کرتے تھے۔ اور آپ اشعار اکثر و بیشتر وعظ و تقریر کی محافل میں ہی پڑھا کرتے۔ ہم یہاں ان تمام اشعار کو یکجا کر رہے ہیں تاکہ قارئین مختلف عنوانات کے تحت تلاشِ اشعار کی لاحاصل زحمت سے بچ جائیں۔

کلمہ نبی دا عجب دوا ہے
ہر تاں مرض دا عجب شفا ہے
بھائیو پڑھو تم کلمہ نبی دا۔ کلمہ نبی سوہنڑیں احمد جیدا۔ ذکر کرو تم نام نبی دا،

جیندا وصف آپ خدا ہے
کلمہ نبی دا عجب دوا ہے
جو کوئی کلمہ نبی دا پڑھسی
دوزخ اندر مول نہ سڑسی
بن حساباں جنت وڑسی
ایہا تاں کلمہ دا عجب جزا ہے
کلمہ نبی دا عجب سنگارے
کڈھ ہڈیاں کوں چا کلمہ تارے
جیں وت پڑھیا تنگھ ونیدا پارے
ایہا تاں کلمہ دی عجب جزا ہے
کلمہ نبی دا توڑ چڑھیسی
کڈھ ہڈیاں کوں چا پار پوچیسی
حضرت اُس کوں دامن لیسی
ایہا تاں کلمہ دی عجب شفا ہے
جو کوئی کلمے دا منکر تھیسی!
قبر و قیامت روسی دھوسی
تلے دوزخ وچ ونج کھڑسی
منکر کلمہ دی ایہا سزا ہے
کلمہ دے نال تاں چا رکھ یاری
دل پر کلمے کوں کر دچا جاری
جیں وت پڑھیا ہکے واری
اُس دا ضامن آپ خدا ہے
کلمہ نبی دا عمر دا گانڑا ہال
جھوک فنا دی کہیں نہیں راہنڑاں
دلوں پڑھ توں شیخ نمانڑاں
اڈڑک ونجناں جھوک فنا ہے

افضل واعلیٰ اشان نبی دا
وچہ نبیاں مرسل اعظم
حوراں پریاں جن تے آدم

کیا کجھ بولے دادرسیدا
خادم دار دے ملک معظم
ہر ہک بردہ شاہِ عرب دا

افضل واعلیٰ اشان نبی دا

چار کتاباں نعت نبی دی
انت حبیبی وانت طبیبی
لکھ صلواتاں لکھ سلاماں
شان لبت دا یحی العظاماں
کون ومکاں رب پیدا کیتا
لوح وقلم کون ثبت نہ کیتا
اول ما خلق اللہ نوری
اول آخر توں کرنی پوری
جن تے سبھ تمامی تارے
نور تیڈے توں لہن چمکارے
نو آسمان ہن شائق تیرے
ملک فلک کوں پودن گھیرے
بادصبا دی شائق رہندی
خشک لباں کوں تری ڈیندی
چوڈاں طبقاں ظاہر ہو یوں
دشمن رب دے دا قاہر ہو یوں
بعض مچھیاں رب پیدا کیتیاں
نام تیڈے کوں ورد رکھیندیاں

مادح مدحت کرن عجیبی
ورد وظیفہ بجر بریدا
ارض وسما تے پڑھن کلاماں
خوشبو در دہن وریدا الخ
بستہ اخلاق خیبر کلیدا
جے تیئں نام تساڈا نہ نبیا
رتبہ تساڈا مظہر نوری
برگزیدہ توں برگزیدہ
رم جھم لائی لیل نہارے
رات ڈہاں تھی سرگردیدہ
سرگرداں تھی ڈیون پھیرے
شوق تیڈے وچہ نور وحیدا
دردمنداں دے پیغام پچیندی
کادتے کم لہیسے نت ادھیندا
راز خدا دے ماہر ہو یوں
دین یقین توں جن شہر مبیندا
وچہ دریاواں دے عیش کریندال
گل وچ پا کر طوق زری دا

درخت جہان رب پیدا کیتا
پرچہ نیلا رب اس وچہ کیتا
جنت دوزخ خدمت گاراں
دوزخ ہویا دشمناں کارن،
آدم ہا وچہ چکڑ پانی
رحمت عالم ہیں سدھی مہربانی
وچہ روحاں رب بوٹی لائی
نام تیڈا رب اس نے لکھائی
شیث نبی ہے بیٹا آدم،
نوح تیڈے توں اشرف اکرم
نار خلیل تے تھئی گلزاراں
برکت نور تیڈے انواراں
موسیٰ کلیم تھئی واعظ آیا،
جو احمد مرسل بالا پایا
سبھے یہودی بجھ کے رل آئے
سب فرمان اوہندا منائے
عیسیٰ علیہ السلام پیغمبر
ہو واں امت احمد دا اقدر
سب پیغمبر اعلیٰ دا اعلیٰ
کارن تو دلبر دے شالہ
چار یار پیارے تیرے
خاصے محرم خلیفے تیرے
یار پہلی دی صدیقؓ وصداقت

مثل بادام اس میوہ نیتا،
اسم تیڈا اٹھیا مغز اوہیندا
ملک موکل نت سنواراں
جنت پہونتا دوست جریدا
ذات تیڈی اگے رب کوں بھائی
ایہو فرمودہ ذات رب دا
رنگا رنگ اس گل پھل چائی
سے نیکیاں دے اکھیاں دیدہ
سوہنی صورت تے خلق مکرم
لدہس درجہ پیغمبری دا
جاہ انگارا ندی باغ بہاراں
برداً امراً تھیا ناری دا،
نعرہ اسی دا ایہو آیا،
آسی آخر زماں اوہیندا
صدق یقین سیتی قدم دھرائے
دین محمدی خوب جمیندا،
منگے دعائیں ای اللہ اکبر،
بردہ تھیکر فلک پری دا
پیدا کیتے حق تعالیٰ،
ہو دیں شانی امت رلیدا
نور اکھیاں دے ہال دے بیرے
ہر ہک صاحب قدر مجیدا
امیر عمرؓ دی عدل وعدالت

عثمان دی حیا، دیانت
چاچے نبی دے بہت پیارے
جام شہادت پی کے سدھارے
حسن رضؓ حسینؓ پیارے رب دے
دشمن انہاں دے وچ غضب دے
باہو ناقص عقل نمانا،
داصل بھیوم یار یگانا،
افضل دا اعلیٰ شان نبی دا

شجاعت علیؓ کوہ لرزیدا،
وچ جنگاں دے نال کفار دے
جنت خلد دل شراب چشیدہ،
سردار شہیداں وچ عرب دے
حبِ اماماں فرض شنیدہ
داصف تیڈا روز شباناں
دھواں گرد غبار دلیندا،
کیا کجھ بولے درد رسیدہ

طبیاں کوں میڈا ہتھ نال دکھاؤ
نڈے وارد طبیا! توں کیا جانیں
نہ ملیا یار گلیاں سنج ڈسیجن
وچھوڑا یار دا میکوں رات کالی
تساں جانو تساڈیاں جاہ تے جاہیں
تساں جانو تساڈیاں جاہ جگیراں
وفادارا وفاداری کریسو!

میڈا احوال دلبر کوں سناؤ
اندر دی مرض کوں میڈا یار جانے
وچھوڑیدے تیر جگر دل پار تھیون
جینویں بلبل روندے وچ باغ خالی
چلے ڈین مسافر سنج سبھاہیں،
چلے ڈین مسافر راہ فقیراں
حسنؓ مسکین روندے کوں رہیسو،

دین تے دنیا ڈو ہیں سکیاں بھیناں تیکوں عقل نہیں سمجھیندا
ڈو بھیناں دا وچہ ہکے نکاح دے تیکوں شرع نہیں فرمیندا
بھاہ تے پانی وچہ ہکے تھاندے بیا تھاں انہیں کیندا
ڈو ہیں جہان چھٹ گئے اوہے فقیرا جنہاں دعوی سٹیا میندا

پڑھ پڑھ تسبیح تھیون کبھی تے دم ماریں دلیاں دا

خوف دا منکر ہک نہ سیٹو تے گا ج کریں پنجو یہاں دا
ڈیون کیتے گل کھوٹوں پودی گھنن کیتے جھٹ پیہاں دا

ہاڑ سھی سادن وہا دے   اسوں کتے تھوڑا کھا دے
طبیب کون پوچھن کیوں جا دے

وچ آکھوادں ڈھگے کوں ،   کالا نہ کر توں بگے کوں ،
اول آخر مرنا ہئی ،   موہنہ کیوں کالا کرنا ہئی ،

آل نبی دی کالی ناہی شاہ جی تم کیوں کالے ہو !
بھیج درود سلام نبی تے کوثر جدی حوالے ہو !

دھوتیں پوتیں رب ملدا ہو دیہا تاں ملے ہا کمیاں چھوراں نوں
چوتیں پوتیں رب ملے ہا تاں ملے ہا ڈانداں خصیاں نوں
منیں تنیں رب مل دا ہو دیہا تاں ملے ہا بھیڈاں بکریاں نوں
نہیں مل دا رب مگر مل دے دلیں اچھیاں نوں ،

آجکل طور زمانیدی جیں کوں لبھے ٹھکڑا
ادکوں چاہنے لوں کنجری بھنگ تماخوں حقڑا
نال ڈیہے دریائے شریعت بھر نہ پیتیں بکڑا
ایں جہاں توں خالی ونسیں ڈیسی گھن دسیں ٹھٹھڑا

نظر جنہاں دی کیمیا سونا کرڈے وٹا   ڈتیاں ڈاناں ربدیاں کیا سید کیا جٹ

واہ سجن تیڈی رمز عجائب رمزاں نال کوہیندے ہو
اپنیاں آپ ڈکھا کر جائیں بے تقصیر کوہیندے ہو
عاشق باجھ وصال ہمیشہ تساں وت کیوں ناز کریندے ہو

عمر ضایع وچ بیٹھوں | دو کھا دشمن دا کھا بیٹھوں
نہ زر رہیا نہ گھر رہیا | نہ ما پیو کوئی پیر رہیا
سو گئی جندڑی کوں ڈکھ لا بیٹھوں

(کتابیات)

نام کتاب	نام مصنف
۱. نفحات الانس	مولانا عارف جامیؒ
۲. ارشاد الطالبین	قاضی ثناء اللہ پانی پتی
۳. انفاس العارفین	شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ
۴. انیس الطالبین	ملفوظات خواجہ خواجگان بہاؤ الدین نقشبند
۵. سکینۃ الاولیاء	محمد دارا شکوہ
۶. زبدۃ المقامات	احوال حضرت خواجہ باقی باللہ اور حضرت مجدد الف ثانیؒ
۷. روضۃ القیومیہ	ابو الفیض کمال الدین محمد احسان
۸. تاریخ مشائخ چشت	خلیق احمد نظامی
۹. کشف المحجوب	حضرت داتا علی ہجویری
۱۰. حضرات القدس	بدر الدین سرہندی
۱۱. عین العلم	للغزالی
۱۲. التکشف	مولانا اشرف علی تھانوی
۱۳. تذکرہ اکابر اہلسنت	مولانا عبد الحکیم صاحب شرف لاہور
۱۴. تذکرہ اہلسنت و جماعت لاہور	علامہ اقبال احمد فاروقی
۱۵. مکتوبات شریف امام ربانیؒ	
۱۶. تلاش حق	غزالی رحمۃ اللہ علیہ
۱۷. حضرات نقشبندیہ مجددیہ	از جناب مولانا محمد حسن صاحب
۱۸. سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ معصومیہ	مصنفہ حافظ محمد ابراہیم صاحب سجادہ نشین موسیٰ زئی شریف

نام مصنف	نام کتاب
مولفہ سید محمد اکبر علی شاہ مجددی عثمانی	۱۹۔ مجموعہ فوائد عثمانی رح
شاہ غلام علی دہلوی	۲۰۔ مقامات مظہری لطائف خمسہ
از شاہ رؤف احمد نقشبندی	۲۱۔ مجموعہ رسائل سلوک طریقہ نقشبندیہ یعنی مراتب الوصول
مولوی محمد حسن بجنوری	۲۲۔ جواہر علویہ
للحافظ ابی نعیم احمد بن عبداللّٰہ	۲۳۔ حلیۃ الاولیاء
مولانا اشرف علی تھانوی	۲۴۔ جمالِ الاولیاء
مولفہ محمد امین شرقپوری	۲۵۔ اولیاء نقشبند
" " "	سیرت پاک شیر ربانی
حضرت صاحبزادہ محمد عمر بریلوی رحمۃ اللّٰہ	۲۶۔ انقلاب الحقیقت
پروفیسر یوسف سلیم چشتی	۲۷۔ تاریخ تصوف
پچوہدری نور احمد مقبول نقشبندی	۲۸۔ خزینہ کرم (سوانح حیات) حضرت کرمانوالے
" " " " "	
مولوی محمد حیات	۲۹۔ فیوضات حسنیہ
مولانا عبدالکریم صاحب جامپوری	۳۰۔ ملفوظات حسنیہ
	۳۱۔ رسالہ چٹان ۱۹۵۸ء
	۳۲۔ رسالہ سراج الاولیاء ۱۹۵۹ء
از خواجہ غلام محمد صاحب پیر سواگ	۳۳۔ عجائبات محمدی
" " " "	۳۴۔ بیاضِ محمدی

لا الٰہ الا اللہ

محمد رسول اللہ

ملتان میں کتاب ھذا و دیگر دینی مطبوعات ہم سے

حاصل فرمائیں

اجمیری کتب خانہ

پیر پٹھان روڈ نزد مدرسہ انوار العلوم ملتان شریف

ناشر

مکتبہ حامدیہ بارونق

جامعہ نعمانیہ رضویہ رجسٹرڈ

لیہ ضلع مظفرگڑھ